

# منہج حاکمیت قانونی فیہ

صحت اور اس کے صورت بقا میں اور اس کے زوال کے سبب کے غامض کا  
 اثر ہزاروں سالوں سے طلب کی سبب تھیں کتاب

## انجمن اہل البیاد کا قانون

اور اس کا پیش

## ترجمہ روایتی بدرالدینی

جو میں نے ساری حکامی مذاق اقامت میں ان کے سبب اہل البیاد انکے زبان میں  
 اور میں نے ان کے ساتھ کتاب میں ہمہ گیر اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ  
 علی روسنہ کے ساتھ۔ یہ تمام مذاق مصلح الدین اور ان کے ساتھ

## مطبع المطابع علی بن یحییٰ

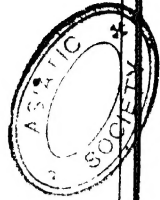
اور ان کے ساتھ۔ ترجمہ سیرم خان .. اور ان کے ساتھ



Cal. C. 1786

177 Pine apples	-	24.	05	00
60 Oranges	-	1	0	0
6 Apples	-	1	25	0
3 Caps	-	4	0	0
15- Laid	-	1	4	0
Agave hamp	-	6	0	0
Little Red	-	1	0	0
Slipper	-	1	0	0
Slipper	-	0	0	0
Lafman	-	1	0	0
...	-			
The L.	-	4	0	0
Garcia's Truck	-	0	14	0
Grandi Truck	-	2	7	0
...	-			
2 Cacao	-	8	0	0
Cheese	-	1	0	0
Mugisiat	-	3	0	0
...	-			
...	-	6	0	0

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



# گزارش مستقیم

نَحْمَدُہٗ وَنُتَعِنِّیْہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

مختاب امتحان الالباب کا فائدہ اٹھا کر ایسی عزیز الوجود چیز ہے جسکو میں نعمت غیر مترقبہ سے تعبیر کرتا ہوں اس کا ہاتھ آنا اپنے لیے عسکراؤ کی دلی خیال کرتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہرگز غلط نہیں یا بالعمدہ پیش نظر ہونے کی گنجائش نہیں کہ مکتاؤ کی زمرہ ہندوستان کے تمام کتب خانے یا دارالعلوم کے کتابی ذخیرے اس صحیفہ کی ایاب سے خالی ہیں

مفتا و قدر نے یہ فخر میرے لیے ودیعت رکھا تھا کہ پیش کتاب مجھے بیست روپے اور اس کی ترجمہ نگاری میرے لیے سرمایہ یادگار اور مضافت کے تذکار ہو۔

یو گوہر گراں بہا مجھے خزانہ کتب حضرت امیناؤی ملاؤی حیات لہم اللہ العزیز الملک حکیم محمد احسن ابن سعد خافضہ  
بجاء وراثت جنگ عبور سے دستیاب ہوا۔ اور میں اس کے مطالعہ سے روشنی گیر ہوتا رہا۔ اسے فنانا کی  
عمومیت اور فائدہ کی کثرت نے وقتاً فوقتاً مجھے اس امر پر مامور کیا کہ میں اس کا ترجمہ اپنی زبان میں کر کے  
جموطنوں اور باخترین کتب خانوں میں چھپویش کروں جس سے اس کے فیض افادہ کی عمومیت جو فی الحقیقت عربیت  
مکملہ پر محیط ہوئی ہو اسے اہل ملک کے لیے خصوصیت کے دائرے میں محدود ہو گئی ہے آزاد ہو کر

عام نفع رساں ہو جاوے۔ علی الخصوص ایسے زمانے میں کہ ہماری علم دوست ٹرنٹ کے سایہ عاطفت و قدرانی میں ہماری ملکی زبان بہت کچھ تصنیفات و تالیفات پر فائدہ ہوتی جاتی ہے طب قدیم کے ایسے مفیدہ کلک کاجکی کوئی دفعہ باوجود استقامت تبدیل کے قابل نہیں آؤر جو جگہ خود عمدہ متحن الاطباء و مستور اہل معالجین ہے اوردوران میں ترجمہ کر کے اہل ملک کیندست میں پیش کرنے کا خیال زیادہ محرک رہا۔

یہ مسلم ثابت ہے کہ ہندوستان کے مدارس طب یہ و دارالعلوم اور شائق رؤساء صے سے انشئیہ تصنیفات کی ضرورتوں کو محسوس کر رہے ہیں اور ہماری مدبر گورنٹ بھی ہمیشہ سے متوجہ رہی ہے کہ معالجہ و تفریب کے لیے کامل لایق معالجوں کی جمعیت ملک میں بڑھتی جاتی کہ اس نے طب جدید کے رواج کے ساتھ اور علوم کی تعلیم کی سند اور ڈپلومہ کی قیود مقرر کی میں جکے حاصل کیے بغیر کسی ڈاکٹر پروڈنٹری کے مغز خطاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور بعد ازاں تعلیم یافتہ شخص اپنی جان کو اس کے قبضے میں نہیں دے بیٹھا طب قدیم ایسے ہی بعض وجہ سے بدنام ہو رہی ہے اور جس طرح یونانی حکیم جبرائیل کو بوجہ انکی بے علمی کے صرف چند دواؤں کی واقفیت یا تجربہ کی قلیل مضامین کے سبب نظر حقارت سے دیکھتے ہیں طب انگریزی کے تعلیم یافتہ طبیب یونانی پر عام طور سے باوصف انکی ذی علمی اور کمال فن کے نظروقت نہیں ڈالتے اسکی باعث وہی "بدنام کنندہ" مگر نامی چند، لوگوں کا گرو ہے جو فن طب اور ماہرین فن کے واسطے قابلیت کا بدنام داغ بنے ہوئے ہیں۔

یہ کتابائع تحصیل طلبہ علم طب کے لیے امتحان میں نہایت کارآمد ہے اور اسکے اصول سوال و جواب کی عمدہ نظیریں انقبض فن انسان کے لیے دیکھ و طالب فروغی کے اخذ کتاب میں زبردست رہنما کا کام دیتی ہیں۔ طب قدیم کی اس سے زیادہ پرانی مستند کتاب اس جزئیہ خاص میں جو حاوی اصول عام ہومیئری نظر سے نہیں گزری۔ علاوہ سوالات و جوابات علمیہ کے۔ کجالی۔ جراحی۔ رنگ تہ بندی وغیرہ کے متعلق اس میں

ایسے ابواب ہیں جن کے فائدہ مند قواعد طب قدیم میں عملاً جاری تھے اور زمانے کے انقلاب سے ایسے متروک ہوئے کہ آج انکے سقوط سے نفس علم و فن کی کمالیت میں فقدان کا پٹ لگنا یا جانے لگا۔  
 اس کتاب سے وہ وقت بھی باسانی رفع ہو جاوے گی جو طالب علموں کو مدارس طبیبہ میں اپنے مختصوں کی عدم ہمدردی سے واقع ہوتی ہے اکثر طلبہ مدارس طبیبہ کے پرچہ ہائے امتحان بلاد دور و دراز میں مختصوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جنکی جانچ و تہیز میں طلبہ کو شکوہ و مرہبان مدارس سے ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہمارے ملک میں قومی طور پر یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوئی کہ اطلبہ یونانی اپنے مقابل میں دوسرے کو بہتری سے یا کر کیا اس کتاب کے داخل تعلیم ہونے سے طلبہ مدارس کی شکایت کا بہ سہولت الشدا ہو نا ممکن ہے جو تعلیمی تکتہ چینی کے دروازے کے مسدود ہونے کا عمدہ آلہ ہے۔

کتاب دیکھنے سے ہو یا موزا ہے کہ جس طرح ہر فن کے قواعد و اکیٹ ہماری حکمران گونیٹ مرتب کرتی ہے اسی طرح اس وقت جبکہ طب قدیم یونانیوں سے عرب میں منتقل ہوئی تو وہاں کے کالمین کی تحریک سے عبدالعزیز بن علی منطب نے بعد معذرت گستری سیدالوزراء **صفی الدین** اس کو زبان عربی کے رشتہ تحریر میں منسلک کر کے وٹس ابواب پر شیعہ زہد کیا ہر باب میں بیش بیش سوال جواب کتب قدیمہ لکھا ہے۔ اس بناء کر کے درج کیے کہ کتاب مذکور جو میرے پاس ہے وہ قدامت کی لا جواب دستاویز ہے مشتمل ہجری سے قبل کی سلک تحریر میں آئی ہوئی ثابت ہوئی اہل عرب کا قدیمی خط ہے سرخماں خط طٹ میں ہے۔ جو اس دور میں کتابت کے لیے مرسوم تھیں معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین اسلام میں سے کسی نے شامان مغلیہ کے عہد سلطنت میں اسکو تحفہ ہندوستان کے کسی فرماں روا کو بھیجا کیونکہ اس کتاب پر شاہی کتب خانہ کی مہر ہیں ہیں اور مختلف سلاطین کے عہد میں جو نیکا ثبوت بیاقی ہیں۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ شہاب الدین

محمد شاہجہاں بادشاہ کی خواہش اس پر ثبت ہیں غالباً گردین فلک کج رفتار نے عہدہ کے مفیدہ میں  
سلطنت کے تغیر کے ساتھ جب تمام شاہی کارخانوں کو زیر و بر کیا تو کتب خانہ پر بھی وہی مصیبت آئی اور  
کتب اس محفوظ مقام سے نکلے۔ اس میں چند ورق کم تھے جنکو زمانے کی دستبرد نے شیرازے سے جدا کر کے  
اس کے کمال میں سخت نقص پیدا کر دیا تھا۔

میں نے اسے اس فکر میں تھا کہ کوئی نسخہ اس کا اور ملے تو اس سے مقابلہ کر کے اسکی تکمیل کر لوں اور ترجمہ  
کروں۔ لیکن ہندوستان کے مشہور اخبارات میں اشاعت اہل علم و فضل سے رجوع شائقین کی تلاش حتیٰ کہ  
خیلی ملکی اخبارات تک میں شہرہ کرنے سے کام نہ نکلا۔ اور کہیں سے آواز نہ آئی کہ دوسرا نسخہ مقابلے کے لیے  
موجود ہے آخر مجبور ہو کر مالامیر کلاہ لائبرک کلاہ کے موجب کمرہت باندھ کر ترجمہ شروع کر دیا۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی ترجمہ نگاری میں مجھے کن کن مشکلات کا سامنا ہوا۔ اول میری کم مانگی علم و دور  
عربی و حبشی فصیح زبان کا ترجمہ اور وہ بھی اردو و حبشی مفہوم زبان میں تفسیر، لغات و اصطلاحات طبیبہ  
یونانیہ کا ایسا ترجمہ کہ نفس لفظ کے مختص اثرات معدوم نہ ہو جاویں۔ چوتھے۔ کتاب کی کنگنی سے اکثر الفاظ  
کا مشکوک ہو جانا۔ پانچویں بعض مقامات اصل کتاب میں کتابت کی غلطی چھپے جواہوں میں ایسی کتابوں کا  
حوالہ جن کے ناموں سے اس وقت ہندوستان کے طبیبوں کے کان نا آشنا ہیں۔ ساتویں عبارت کتاب  
کا بعض مقامات سے کٹا اور شاہین خانہ خن کہ کن کن باتوں کی تصریح کی جائے جو میرے لیے دشواریاں بن کر  
کامیابی ارانے میں سبب رکھ رہی ہیں اور انکی تکلیف دل من و اند و من و اند و اندل من، مگر الحمد للہ  
کہ ان تمام غرضوں سے میرا قدم جاوہ استقلال سے نہ ہٹا اور برابر ترجمہ نگاری کی راہ میں سرگرم رہا۔

آغاز ترجمہ میں خیال تھا کہ ملکی رعایتوں اور طب قدیمہ کے حاوی مطالب کل ہر نیکیہ اطہار کی ضرورتوں سے

اس کا ترجمہ انگریزی-فارسی-اردو-تین زبانوں میں کیا جائے تاکہ اپنے فوائد کی کثرت کے ساتھ سب کے لیے  
یکساں کامد ہو اور اس طرح قالب طبع میں آئے کہ ایک صفحہ میں دو کالم ہوں۔ اول عربی و دوم فارسی۔  
وہ میرے صفحے میں بھی دو کالم کیے جاویں پہلا اردو و دوم انگریزی مگر جب زبان اردو ہی کے ترجمے میں مجھے  
بہت کچھ عقول کو برداشت کرنا پڑا تو علمی زبان انگریزی اور عدم آگہی مصطلحات طب جدیدہ اور غیر موجودگی  
ایسے لائق ذکر کی جو طب کی دونوں شاخوں کا ماہر ہو میرے اس ارادے کے فسخ کر دینکی اور معین ہوئیں۔  
ترجمہ اگرچہ کئی سال سے تیار ہو گیا تھا الا اوراق کی کمی نے اسکی اشاعت سے باز رکھا تھا۔ اس عرصے میں اکثر  
میرے فاضل لائق احباب برابر سامعی رہے کہ میں اس نقصان کو نظر انداز کر کے موجودہ ترجمے کو ہی حالہ ا  
لنفع الخلائق شائع کروں مگر مجھے اطمینان سے امید تھی کہ من جد و جد کے بموجب مشکلے نیست کہ آسان  
نشود۔ ہر ماہیکہ ہر سال انشورہ کا مشہور منقولہ میری محنت تلاش ضائع نہ ہونے دیکھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میری  
تجسس جو بانی کا نکل باہر ہوا اتفاقاً جناب شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی سابق پروفیسر عربی  
محمد علی علیگناہ کسی تقریب سے دہلی میں آئے۔ میں نے ان سے کتاب مذکور کا تذکرہ کیا مولو اصباح صاحب  
نے باوجود اپنی وسعت نظر و زیر مردود واقفیت کے کتاب سے اپنی عدم واقفیت ظاہر فرمائی۔ ہاں اس کے ساتھ  
وعدہ فرمایا کہ اگر کہیں نگاہ پڑی تو ضرور اطلاع دوں گا۔ اسکے چند دن بعد مولو اصباح کو سفر بیروت و مصر طہینہ  
دیش ہوا اور وہاں اسکے علم و فضل نے کتب خانوں کی سیر کرائی۔ اس کتاب کی ایک نسخہ قلمی خدیو کے کتب خانے میں  
انھوں نے دیکھا اور اپنی یادداشت کے لیے دنبا لایا۔ وعدہ میرے کتب خانے تکھڑے اور الماری اور  
کتاب کے نمبر اس طرح پاٹ ہک میں نوٹ کر لیے۔ غیر خصوصی ۳۳ نمبر عمومی ۳۳ نمبر ۳۳ جلد سادس فہرست  
کتاب خدیو جس فہرست کا صفحہ سر لٹنا شبلی نے لکھا ہے اسکی موج پر یہ لکھا ہے ”الجزء الساوس من فہرست

العربیہ المحفوظۃ بالکتب خانۃ المدنیۃ الکائنۃ بسرے درب لجانہ بمصر المحروستہ المغربیۃ طبقہ اول بمصر ۱۳۰۵  
 جب وہ مع الفخر مندوستان واپس آئے تو یہ نوید مجھے سنائی اور میرے بھی دیکھنے میں نے ان فیروں کے دل سے  
 سے ہنرمند بنانے سے طرزیات کا سلسلہ جاری کیا۔ واللہ علم بعد مقام یا غیر ملکی تعلقات کے الحاق سے غرض میری  
 سعی بھی مشکور نہ ہوئی۔ میں نے مکرئش علمی موضوع کو تکلیف دی انھوں نے اپنی علم دوستی و اخلاق عظیم  
 مزین تکلیف کو ادا کر کے اپنے توسط سے میری کتاب مصر مجاوی اور سنی **جایز زیدان** کی اپنی دوست  
 فاضل پروین کی معرفت کتب خانہ خدیوہ کے نسخہ سے کسے گمشدہ اوراق کو باقیادہ نقل مقابلہ معرفت احمد بن ابراہیم  
 کر کے مجھے چند روز میں واپس مل گادی۔

ترجمہ نگاری کے زمانے میں احباب طلاب کا بہت عزیز وقت میری کم فرصتی خدمت مضی کی وجہ سے ضائع  
 ہوا خاص کر بار والا قدر حکیم محمد نعمت اللہ خالص صاحب بلوی اور برخوردار حکیم فہر را محمد بیگ سلیمان اللہ  
 تعالیٰ کو اپنی گرانمایہ اوقات زیادہ صرف کرنی پڑی ان سب کی شکر گزاری محبت میں میرا ساغورل لبریز  
 ہے۔ بعد کلمہ اسکی نظر ثانی کی وقت میرے مہربان حکیم محمد غیاث الدین خالص صاحب سلامۃ اللہ انسان  
 جو اسکی صحت و مقابلے میں جانتناں کوشش کی اور میرے مکرم جناب نواب سید زکریا خاں صاحب  
 سابق ڈپٹی ایسپیکٹر سرسبز تعلیم بریلی نے جو عبارت کی درستی اور زبان کی ہمواری میں توجہ بلیغ فرمائی۔  
 ماوراس کے اصحاب طب کے شفا کے جوابات میں جو وقت واقع ہوئی اسکی سند تحقیق و بساط کتاب  
 رئیس مولانا رسول اللہ تعالیٰ و یضیح حضرت مولوی محمد عبدالحی صاحب خیر آبادی خلف حضرت مولانا محمد  
 فضلی صاحب خفور ہوئی یا رفیع شکر کہ جناب مولوی ابو محمد عبدالحی صاحب بلوی مفسر فقہانی  
 نے فرمائی اور نواب وجہیہ الدین احمد خالص صاحب جنکی سفارش کی بدولت مولوی محمد شملی صاحب

اس کتاب کو مضبوط کیا۔ ان تمام حضرات کی سپاس گزاری معاشرت کے لئے میری زبان اور قلم کی بے بسی میں  
الفاظ نہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے ان بزرگواروں کو جزا جلیل عطا فرما و ص۔

اگرچہ فن طب چند لپٹ سے متصل میرے خاندان میں چلا آتا ہے اور نیز میری عمر کا سارا حصہ بھی اسی میں  
صرف ہوا ہے۔ الا انسان مرکب من الخطار والانس میان کے عام کلیہ یا خود میرے فقیر علم کی  
خاص چیزئہ کے باعث سے مجھ کو اعتراف ہے کہ باوصف خرم و احتیاط ممکن ہے کہ غلطیاں ہوں۔ ناظرین  
الہ الا بصارت سے التماس ہے کہ اگر اس میں میرے متعلق اخلاط ملاحظہ فرمائیں تو اپنی الوہیت سے اُنکی  
اصلاح کریں اس لئے کہ میرا مقصد اس ترجمے سے محض نفع رسانی یا نہ فحاشی ہے اور اس ضمن میں اسے  
واسطے اجرا فرمادی کا حصول جو رفاد کے کاموں کے لئے منجانب اللہ ضروری ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ معاصرین کا ملین اسکو ہدف سہام مطالعت بنائیں بلکہ چشم قبولیت سے دیکھیں  
اور نہ کان خدا ان معالجین کی ناقص العلوی کے نظام کے دائرے سے نکلیں جس کی وجہ ہماری طب قدیم بنام ہند  
ہے اور چالیس دن کی ایک چمکشی سے ولی اور ایک منیران الطب پڑھنے سے طبیب کی مثل جو ان پر  
صادق آتی ہے اس سے محفوظ رہیں اور یہ کتاب محکم امتحان ہو جائے

اسکی ترتیب و تدوین میں مصارف کثیر کا مجھے بار اٹھانا پڑا ہے اس لئے مدارس اگر اسکی خریداری میں میری  
اعانت کریں خواہ داخل درس کرنے کے اعتبار سے خواہ امتحان میں اس کے سوالات لینے کی غرض سے  
تو قدر دانی علم و فن کے نامانی نہیں ہے اسی واسطے میں نے اسکو حربہ ذکر و اہم ہے کہ بجائے نفع کے  
نقصان حاصل نہ ہو۔

اس زمانے میں زیادہ قدر دانی و سرپرستی کی توقع بادی النظر میں گورنمنٹ ہالیہ سے ہے کیا عجب ہو



کہ انگلند طبعاً ہند کی یونیورسٹیاں اگر اسکی قبولیت فرمائیں یہی یہی آرزو ہے کہ اگر حیات متعارف  
 وفا کی تو اس کے فارسی ترجمہ پر بھی کوشش کا قلم اٹھاؤں گا۔ لیکن انگریزی ترجمے کا باعظیم میر میردوش  
 کے عمل سے درجہ زائد ہے۔ ہاں مابطف شامیش ہند گامے چند، کے فخر سے سے گونٹ عالیہ  
 توطہ واداد فراموشے نوین لہنے روحانی و جسمانی قویٰ کو پھر اس فیض ساں کام کی نذر کر سکتا ہوں۔

آخر میں میرا عاجزانہ التماس ہے کہ جو صاحب اس کتاب کے مطالعہ سے لطف و فائدہ اٹھائیں ان سے  
 استدعا ہے کہ عاصی کے حق میں اور اس کے اصل مصنف مغفور کے اور حضرت استاذی احترام الدولہ  
 بہادر مہر و راجن جن بزرگواروں کے علی قدر حال مدد ہی سے یہ ناظرہ و لفریب کرسی نشین شہود ہوا۔

ان کے لئے دعا ہے مغفرت فرماویں \*

”برکریاں کارہا و شوائسیت“

{ خادم الاحبار و المعالجین محمد بدر الدین ہلوی اصراری عفا عنہ }

## فہرست ترجمہ اردو سنہ ۱۲۸۱

## فہرست امتحان الالباب کا فہرست

۱۷	پہلا باب نبض کی پہچان میں	۱۶	الباب الاول فی النبض
۳۷	دوسرا باب قاورے کے بیان میں	۳۶	الباب الثانی فی البول
۴۷	تیسرا باب تپوں اور جرجان کے بیان میں	۴۶	الباب الثالث فی الحمیات و البجارین
۶۵	چوتھا باب علامات کے بیان میں	۶۸	الباب الرابع فی العلامات البجدۃ المخوفۃ
۸۳	باب پانچواں دواؤں کے حال میں	۸۳	الباب الخامس فی الادویۃ
۱۰۵	چھٹا باب دوا کرنے کے حال میں	۱۰۴	الباب السادس فی الدواوات
۱۲۳	ساتواں باب ان چیزوں کی بیان میں جو جراہ نکھیں بنانیولے سے پوچھی جاتی ہیں	۱۲۲	الباب السابع فیما یسل عنہ الکھال
۱۶۱	آٹھواں باب ان باتوں میں جو جراحتوں پوچھی جاتی ہیں۔	۱۶۰	الباب الثامن فیما یسل عنہ الجرح
۱۸۳	نواں باب ان چیزوں میں جو شکستہ بندو پوچھی جاتی ہیں۔	۱۸۲	الباب التاسع فیما یسل عنہ المجر
۱۹۹	دسواں باب طب کے اصولی کے بیان میں	۱۹۸	الباب العاشر فی مسائل من صول فی الصناعتۃ
۲۲۰	نفل من مطب مترجم عنہ احترام الدولہ	۲۱۸	نہذی از حالات وصفات مترجم



من یوت الحکمة فقد أوتی خیرا کثیرا

صحت اور اُس کے حدوث و بقا مرض اور اُس کے زوال کے سبب کے خالق  
ہزار ہزار شکر کہ علم طب کی بے نظیر کتاب

امتحان الابرار کا و لا طبر

اور اُس کا ہئیل

تجرۂ دومنی بذر الدجی

جو کہیں روسای حکمای خاقان قابو نہ ملدیں۔ ہنسل انٹل اطہای المذہب و الزمان حاجی  
زمین شریفین حضرت جناب حکیم محمد عبدالدین خان صاحب ہلوی مظلہ السامی علی سلاطین  
نے کیا ہے۔ باہتمام عراجم صلیع امدین احمد رضا خان

مصلح المطابع قحہلی مرین طبع ۱۳۱۷ھ

ترجمہ ہیرم خان



الحمد لله الذي امد بفوائده الحكم واسبغ فواضل نعمه وحسب خلق الانسان  
وعلمه ما لم يعلم وجعل له من الحيوان والنبات والمعادن ما يحفظ صحته  
بأونه ونزيل استقم وصلى الله على سيدنا محمد خاتم الرسل وعلى آله وسلم  
اما بعد فان علوم قد اشرفت نيرانها ونظمت بعد الخمول  
آياتها وقويت انفس اربابها وعلت بهم طلاياها وقام سوق الفضائل  
تلاؤا والمعارف في هذه الدولة الكريمة وقل جاز الحق وزهق الباطل فاعلم الاديان  
فقد قام مجد الازال قائما وعز حايبه لالبح عزه ملازما وتشيدت اركانه



جمع حمد ہے اُس خدا کو جس نے مَدُّو کی فوائد ملے اور انعام کیا بڑی بڑی نعمت سے اور پیدا کیا انسان  
 اور تعلیم کیا اُس نادان کو اور مقرر کیا اُس کے لیے جانداروں اور روئیدگی زمین اور کانوں سے وہ  
 چیزیں جو اُس کے حکم سے نگاہ رکھیں انسان کی سخت کو اور دُور کریں ہر طرح کے سقم اور علت کو اور  
 رحمت کرے خدا ہمارے سردار جناب ختم الرسل محمد مصطفیٰ اور اُس کی آل پر اور سلام بھیجے اُن  
 برگزیدگانِ بارگاہِ عز و جلال پر بعد خدا معبودِ واحد و دو صاحبِ مقامِ محمود کے  
 واضح ہوا و قدردانِ علوم پر لائح ہو کہ تحقیق روشنیاں علوم کی چمکی ہیں اور نشانیوں اسکی بعد پوشیدہ  
 ہو جانے کے ظاہر ہوئی ہیں۔ اربابِ علوم کے نفس قوی ہیں اور تہمتیں طالبانِ علوم کی بڑھ گئی ہیں  
 اور بازارِ فضائل کا قائم تھلے۔ اصحابِ معارف نے اِس آیت کو اِس عہد میں پڑھا ہے کہ تو کہہ حق آیا  
 اور باطل مٹ گیا، پس علمِ ادیان یعنی فقہ اور شیع کا تو یہ حال ہے کہ اسکی بزرگی قائم ہوئی ہے خدا عیشہ  
 اُسے قائم رکھے اور اُس کے طلبکار کی اُمید اس عہد میں دائم رکھے کہ مضبوط ہو گئے ہیں اِس کے ارکان

وطاب لطالبه: مانه لكل ذلك بالنظر الاسنى من المقام الاسمى  
سيد الوزير مالك الاعناق صاحب بقية السلف مفتى الفريقين  
صفى الدين عبد الله بن على لازالت الافلاك لامره طائعه وتيجان  
الاملاك فى مقامه ساجدة ركعت ما بدت شمس طائعه وسحت سحب  
ها مته هامة: صاحب الذى لا راد من لبشر لما اراد فهو حبر العلم  
الذى لا يفتر تياره وبدر المجد الذى لا يكسف انواره وسراج الفضل  
الذى لا يخيبوناره وغمام الكرم الذى لا يقلع امطاره قد استولى على  
امد الكمال فلن يوصل اليه ويستعلى على دول الغاية فلم يزل يحرم عليه  
فهو من الدهر تسبح وصده من الفخر واسطة عقده فلو ناجا النظم قوافيه لقال فيه  
اذا ما رايت رفعت لجمد تلقتهما يمينك واليسار به وان ما غارة شنت  
لفقر تعصبا الغنى بك ويد اليسار به جمع اشنت الفضائل وملك  
اغناق الاحرار بالحرم والعزم والنابل وشهد قول القائل به خلقت بلا مشاكاة  
لشيء به فانت العوقى وثقلان وون به شمس لايمان مشرقة فى سمار مجياه وآيات  
انوار يهدي لميت الفضال بهه ومجياه تلوح فى افق اطلما غرته كانهاملة الاسلام فى  
الممل فآياته الباهرة لا يحصى عدوها ولا يحصر ولا ينسى محفوظا ولا يسرفا لقوة

سبح الفخر

قلته

الفضائل

محبوطها

اور اُس کے طالبوں کا اچھا وقت ہے اور مساعد ہے زمان پس یہ نکل ترقی نظر روشن سے اُس بارگاہِ بلند کی ہے جو سیدالوزار ہے تمام گردنوں کا مالک ہو رہا ہے۔ اگلوں کا بقیہ ہے اور دونوں فریق کا بھتی ہے صفی الدین عبداللہ بن علی ہے ہمیشہ آسمان اُس کے حکم کے فرماں بردار رہیں اور تاج فرشتوں کے اُس کے آستان کے سجدہ گزار رہیں۔ جب تک کہ آفتاب آسمان پر درخشاں رہے اور ابر زمین پُختہ افشاں اور باراں رہے۔ ایسا صاحب ہے کہ جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے کوئی بشر اُس کو رو نہیں کر سکتا ہے۔ وہ علوم کا ایسا دریا ہے جسکی موج کبھی ٹک نہیں جاتی۔ اور بزرگی میں وہ ایسا ماہِ کامل ہے کہ جسکی روشنی کو کبھی کہیں نہیں لگتا۔ ایسا چراغِ فاضل ہے جس کی نوک نہیں ہوتی اور ایسا برکرم ہے جسکی جھڑی نہیں ٹھنکتی۔ ایسی حد پر پہنچا ہے جہاں پہنچا نہیں جاتا اس انتہا پر غالب ہوا ہے کہ کوئی اُس سے نہیں ٹکراتا۔ پس وہ زمانے میں کتنا ہے فخر سے اُس کو ہر زمانہ کا رشتہ بندھا ہوا ہے۔ پس اگر نظر کجے تکلف قوانی ہاتھ آتے تو اسکی مع میں اشعار کہے جاتے۔

جب بزرگی کا ہونشاں برپا	اُس کو لے لے تراپین ویسار
کوئی غارتگروں سے گرٹ جلاے	پھر وہ تیسے کرم سے ہوزردار

تمام فضائل اسکی ذات میں باہم ہیں۔ سب آزاد اُس کے امداد اور مال سے بندہ بے دام و درم ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

مجھ سا پسیدہ نہیں ہوا کوئی	تو ہی بالاپسے اس وجہ ہیں کم
----------------------------	-----------------------------

آفتاب ایمان کا اُس کے چہرہ پرتا ہاں ہے اور اُس کے نور کی نشانیاں ایسی درخشاں کہ مُردہ گمراہ کو بھی راہِ راست دکھاتی ہیں اور گمراہی سے نکال کر ہدایت کے رستے پر لاتی ہیں۔ اُسکی پیشانی شتاب میں ایسی چمکتی ہے جیسے تمام ملتوں میں تمتِ اسلام۔ اُس کی آیات باہرہ گئی نہیں جاتیں حصر میں نہیں آتیں۔ اُن میں سے جو یاد ہیں بھلا نہیں سکتے۔ اور اُن کو سیطِ چھپا نہیں سکتے۔ پس قوت



الانسانية عاجزة عن استيعاب فضائله معترفة بالتقصير عن اداء فرض  
مدحه ونوافله وفيه اقول

لو شغلنا به حكايا الاعمارا	او طوينا الدهور والاعصارا
واستعنا بكل مكر وضنا	في درجتي الاسماع والابصارا
وانتخبنا الالفاظ نظما ونشرا والمعاني تصفيا واعتبارا	
ثم قضى بنا المقال الى ما لا تنأى به ليد اختصارا	
ايها الصاحب المليك ومن	حاز عسلا وسودا وفخارا
ومت في غرة ورفعة شان	وصعود محمد لن يبارا

لنذكر

فالتمه الصاحب اعلاه التذلي من عذروا شرف من شغل عن التجاوز فصغ  
وغفروا ما علم الابدان فالامل فيه ادام الله ايامه نصات عوده  
وتحليته حاله وتبليغ المعنى به من الغر في هذه الدولة الكريمة غاية آماله ليطهر علم  
الابدان في منطاطها علم الاويان فهو علم يعرف به احوال بدن الانسان  
اغماله طاعات الله وذلك ان الله سبحانه خلق لعباده من الادوية كل ما يحتاج اليه  
من الامراض جعل في الانسان عقل آله يستخرج بهما منفعة وعلمه استخراج الادوية  
بصنائه لطب الهمم الحيوان الذي لا عقل له معرفة ما يحتاج اليه من الادوية

انسانی اُس کے استیعاب فنِ نائل سے عاجز ہے اور اپنی تقصیر پر خود معترف ہے اور اُکرنے سے اُنکی  
وجہ کے فرض و نوافل سے۔ اور اسی باب میں یہ اشعار ہیں۔

ہوتے مشغول من ساری عمر	اور گزرتے دہور اور عصر
اور مدہینے فکر سے اس میں	اور لگا دیتے سمع اور البصار
نظم اور شہ میں بھی سینے لفظ	خواہ بالغہ من خواہ بلا ظہار
اور پہونچا تھے اُس کلام کو بسم	لاننا ہی کی حد کو یسے تکبار
تنبہ ہی وہ مع مختصہ ہوتی	تیرے قابل نہ ہوتی وہ زہنہار
اُنے مر سے صاحب اور اُسے مالک	لئے وہ ہے جب کو سب علو و فخار
نم ہمیشہ رہو زما سنے میں	غزت و نشان سے تاب و ز شمار

پس بارگاہ ایسے صاحب کی سزاوار اس کے ہے کہ اپنی تقصیر کا عذر کرے اور اشرف۔ ہم اس  
بات سے کہ جس سے سوال کریں کہ ہمارے قصور سے درگزر سے اور بخش دے۔ آپ علم ابدان کا  
حال منو ہیں! امید اس علم کی اس صاحب کے عہد دولت میں یہ ہے کہ اس کی اسل تر و تازہ اور اس کی  
حال آراستہ ہو اور اس کا حاصل کرنے والا اس دولت میں اپنے منتہاے آرزو میں غزت سے  
پونچے ماس کو جو اُس کا خواستہ ہو۔ اس واسطے تاکہ ظاہر ہو علم ابدان شل علم ادیان کے۔ کیونکہ یہ علم  
متفہم معرفت احوال بدن انسان۔ کہے۔ ہے۔ کل کام اس کا خدا کی بندگی ہے اور اُس کے بندوں کا  
سبب صحت و زندگی ہے اس وجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کے لیے ہر حکم میں دوا پیدا  
کی ہے کہ بسبب اُس کے امراض سے خلاص پائیں اور انسان کو عقل دی ہے تا اُن او یہ کالفع  
نکالیں اور کام میں لائیں تا بندگانِ خدا بیماریوں سے نجات پائیں اور علم طب کو اُن دواؤں کے  
نکالنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہاں تک کہ حیوانات لا یعقل کو بھی اُن کالفع و ضرر کا الہام فرمایا ہے

فترى الحيوان يعرف الادوية النافعة من غير تعليم من ذلك ان الابل تجتنب  
 الافعى من قرارها باستنشاق نفسه حتى يخرجها ويبرزها اليه فتسرفيقتدى بها وهي  
 في ذلك تلدغ شفتيه وهو لا يكثر ثم انه يبادر بعد اكله اياها الى السهر طين  
 النهرية فياكلها في اثر اكله الافاعي ليدفع بذلك ضرر السم من الحيات  
 فيقوم اكله السراطين مقام الترياق ثم انه يصبر على الظمار الشديد و  
 يطاول العطش لمفطر لعلمه انه ان شرب لما البار وعلى اثر لدغ الافاعي  
 هناك فهو ياتي المار فيظرب اليه من بعد ولا يشربه خوفا من الهلاك وهذا الهام  
 من الله سبحانه وتعالى ولقد رايت في رسالة التميمي ان السقنقور لا يحسن  
 انسانا فهو يساقه الى المار او الى ان يبول ويتمرغ فيه فان سبق لسقنقور  
 الى المار او بال وتمرغ فيه مات لمحضوض وان سبق لمحضوض الى احداهما  
 استفقور ومنها ان الذئب اذا طوى نبت الاسفيل خدرت قوائمه ولم يقه على  
 الحركة فياخذه الثعلب وتحصن به خوفا من ان ياتي الذئب الى جرائه فياكلها  
 ولقد رايت في طبيعيات الشفلا بن سينا ان الفهد اذا اكل من الدوار  
 المعروف بنحانق النمرع الى زبل الانسان فاكله فشفى وان سلخفاة اذا اكلت الحيتة  
 بعد ذلك من صغتر الجبل وامثال هذه الاشياء كثيرة فصناعة الطب امثال

لعله

التي

پس انسان بطریق اولیٰ اس علم کے حاصل کرنے کو بنا ہے کیونکہ اس کو عقل و فہم بغیر سب کچھ عطا کیا ہے۔ پس دیکھتا ہے تو بعض بعض حیوانات کو کہ بغیر سیکھنے سکھا بنے کے نفع کرنے والی دواؤں کو جو دہنچاتے ہیں چنانچہ ان میں سے پاڑہ جانور بوسونگھ کر افعیٰ کو اُس کے بل میں تھکا لاتا ہے اور بانکھ افعیٰ اُس کے ہونٹ میں کاٹتا ہے وہ اُس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور کھا جاتا ہے پھر وہ پاڑہ پیچھے افعیٰ کھانے کے نہری سرطان کو تلاش کر کے کھاتا ہے گویا وہ سرطان نہری اُس کے واسطے تریاق ہے تا افعیٰ کے زہر کو دفع کرے۔ پھر پیاس پر صبر کرتا ہے اور پانی نہیں پیتا اور دیر تک پیاسا رہتا ہے بسبب علم اس بات کے کہ اگر بعد افعیٰ کے کاٹنے کے پانی پیوں گا مر جاؤں گا۔ پھر وہ پانی کے پاس آتا ہے اور دوسرے دیکھتا ہے اور بخوف مرگ ڈر جاتا ہے۔ اور میں نے رسالہ شیمی میں دیکھا ہے کہ سفقور جب انسان کو کاٹتا ہے تو یا تو وہ خود پانی کی طرف سبقت کرتا ہے یا میٹاب کر کے اُس میں لوٹتا ہے تو اُس کا کاٹا ہوا مر جاتا ہے اور اگر انسان ان دو باتوں میں اُس سے سبقت کرے تو سفقور مر جائے۔ اور اسی رسالہ میں دیکھا گیا ہے جب بھیڑیا کو لوکاندہ کے ڈنٹھل پر چلنا ہے تو اُس کے ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں چلنے پھرنے اور حرکت سے بیکار ہو جاتے ہیں پس اسی وجہ سے لہڑی اُن ڈنٹھلوں کو لیجاتی ہے اور اپنے غار کے منہ پر کھرا جی پناہ بناتی ہے تاکہ بھیڑیا اُس کے پاس نہ آئے اور اُس کو کھانہ جائے۔ اور طبیعات شفا میں جو ابن سینا کی کتاب ہے میں نے دیکھا ہے کہ جب پلنگ اُس دوا کو جس کو خافق اُتھر کہتے ہیں کھا جائے تو انسان کے براز کی طرف میل کرتا ہے اور براز کو کھا جاتا ہے اور اُس سے شفا پاتا ہے۔ اور کچھ واجب سانپ کو کھا جاتا ہے تو اُس کے بعد معتز جلی کو کھا جاتا ہے۔ اور مثل اس کے اور میت سی چیزیں ہیں کہ جانور اپنے نفع و ضرر کو اُن سے جانتے ہیں۔ پس صناعات طب یہ بھی ایسی جی مثل و

يتوصل بها الى اجتناب المنافع واجتناب المضار فمحتاج الطبيب يكون  
لطيف المحس حسن الجرس ذكي لقلب حديد الذهن صحيح الفكر جيد الذكر صادق  
القول ناصح المن استنصحه كثير المطالعة ملازم القراءة وقد ذكر جالينوس  
في اليامرني باب الغفة ان الطبيب يحتاج الى ان يجتمع فيه اربعة اشياء  
ان يكون ورعا ذا فطنة ودين وفهم والثاني ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع  
المرضى الذين يعالجهم الثالث ان يكون ذا علم وخبرة بطبائع العلل  
يتولى علاجها الرابع ان يكون ذا علم وخبرة بقوى الادوية فهي صناعة شبيهة  
وتربتها عند ذوى الرتب عاليتها رأيت لابن الجوزي كتابا في صناعة  
الطب يقول فيه حكى عن شبيب بن آدم عليه السلام انه طهر  
الطب وانه ورثه عن آدم قال حدثنا ابو سعيد اخبر به محمد بن اسناد بلغ  
فيه سعيد بن جبير عن ابن عباس عن انس بن مالك صلى الله عليه وسلم انه قال  
كان سليمان بن داود عليه السلام اذا صلى راى شجرة ثابتة بين يديه  
فيسالها ما اسمك فان كانت تغرس غرست ان كانت لدوا ركبت  
روى عن سامة بن شريك قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وجارت  
الاعراب فقالوا يا رسول الله اتيت ذوى قال نعم يا عباد الله وانا ان الله جل وعز  
واضع

مانند سے ظاہر ہوئی ہے جس سے طبیب پہنچ جاتا ہے منافع کے حاصل کرنے پر اور مضار سے پرہیز کرنے پر پس طبیب محتاج ہے اس بات کا کہ جس اُسکی لطیف ہو اور دریافت اچھی ہو اور دل اُس کا ذکی ہو اور ذہین تیز ہو اور فکر درست ہو اور بیان راست ہو بات کا سچا ہو اور خیر خواہ اُس کا ہو جو اُس سے نصیحت چاہی۔ اکثر کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہے اور پڑھتا بھی رہے جالیہ سنوس نے کتاب یام میں باب عصمت میں ذکر کیا ہے کہ طبیب کو حاجت ہے ان چار باتوں کی ایک یہ کہ متقی و پرہیزگار ہو صاحب عقل و دین و فہم ہو۔ دوسرے یہ کہ اُن بیماریوں کے حال سے آگاہ ہو جن کا علاج کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اُن بیماریوں کی طبیعتوں کو بھی خوب جانتا ہو جن کا معالج ہے۔ چوتھے یہ کہ دواؤں کی قوتوں کو بھی جانتا ہو۔ پس یہ صناعت بہت روشن ہے اور اس کا رتبہ سب کے نزدیک بہت بلند ہے۔ میں نے ابن جوزی کی ایک کتاب اسی طب کے باب میں دیکھی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اس طرح سے حکایت کی گئی ہے کہ حضرت شیدائے نبیؐ فرزند آدم علیہما السلام سے طب ظاہر ہوئی ہے اور اُن کو حضرت آدم علیہ السلام سے میراث میں پہنچی ہے اور وہی ابن جوزی یہ لکھتے ہیں کہ ابو سعید نے روایت کی ہے محمد سے اور محمد نے روایت کی ہے اپنے اسناد سے کہ جو پہنچی ہے سعید بن جبیر تک اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ نہت سلیمان بن داؤد جب نہات پڑھا کرتے تھے تو ایک درخت جا ہوا اپنے آگے دیکھتے تھے تب اُس سے پوچھتے تھے کہ تیرا کیا نام ہے اور کس کام کا ہے جو لگانے کے کام کا ہوتا تھا تو لگایا جاتا تھا اور اگر دوا کے کام کا ہوتا تھا تو لکھا جاتا تھا۔ اسامہ بن شریک نے کہا ہے کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ چند زمیندار بادیہ نشین آئے اہل عرس کی یا رسول اللہ ہم دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں آئے بند گانے دوا کر و کیونکہ خداوند عالم نے کوئی درد ہمیں بنایا

الاوضع له شفا غير دار واحد قالوا ما هو يا رسول الله قال اللهم قال الحسن  
 ابن قيس اربع يسوبهن المرء لعلم والادب والفقه والامانة وثلاث لا ينبغي  
 للعاقل ان يعين علم يحشه على عمل وطب يذب به عن جسده وصناعت  
 يستعين بها على امر معاشه وقد روى عن الشافعي رحمه الله انه قال لعلم  
 علما علم الدين وعلم الدنيا فالذي للدين هو الفقه والذي للدنيا طب  
 وعنه رحمه الله انه قال صنفان لا تخار بالناس عنهما الاطباء لا بدانهم وفقهاء  
 لا بدانهم وقد قيل لا ينبغي للعاقل ان يسكن بلدا ليس فيه خمس سلطان  
 عادل وقاض عالم وطبيب ماهر وسوق قائمة ونهر جار واهل اهل  
 هذه الصناعات هي المقام الصاجي اسماء الله ثم مواد  
 الضرر به من يتناول اليها وليست عنده ابلية ولا له من  
 العلم مزية لانها مرخاة الخطام مطلقة الزمام مهيلة لمساك مكروبة  
 الاخطار والمهالك فالجوام المزينة يد في امراض العين  
 والجراحة والكحاح يد في امراض البدن لان  
 الباب مباح فرسم الله **عبد العزيز**  
 لقد خاض في مدحه ولايته اقليلة شارب جنة يلا وذو كرميلا

کہ اسکی شفا نہ بنائی ہو مگر ایک دُرد ایسا ہے کہ اسکی دوا نہیں۔ ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا  
دُکہ ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بڑھا ہوا ہے۔ اخف بن قیس نے کہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں  
چین سے آدمی سہوار ہوتا ہے۔ ایک علم۔ دوسرا دُب۔ تیسری خستہ یعنی علم دین۔ چوتھی  
امانت۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ سزاوار نہیں عاقل کو کہ ان کو ترک کرے۔ ایک علم ایسا جو بخت  
کر عمل پر۔ یعنی رغبت و لائے عمل کی۔ دوسرا طب کہ جو مرض کو اس کے بدن سے دور  
کرے۔ تیسرا پیشہ جو اسکی معاش کی مدد کرے۔ اور شافعی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے  
کہا کہ علم دوسم کا ہے ایک علم دین۔ دوسرا علم دنیا۔ پس جو علم کہ واسطے دین کے ہے وہ فقہ  
ہے اور جو واسطے دنیا کے ہے وہ طب ہے۔ اور پھر شافعی سے منقول ہے کہ دو گروہ ایسے  
ہیں کہ آدمیوں کو ان سے بے نیازی نہیں۔ یعنی وہ سب دکا رہیں۔ ایک تو طبیب واسطے علاج  
ابدان کے۔ دوسرا فقہ واسطے علم ادیان کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عاقل کو نہیں چاہیے کہ ایسے  
شہر میں رہے جہاں یہ پانچ چیزیں نہ ہوں ایک باو شاہ عادل۔ دوسرا قاضی عالم۔ تیسرا  
طبیب ماہر یعنی آگاہ۔ چوتھا چلتا ہوا بازار۔ پانچویں نہرواں۔ المختصر زوار اس علم طب کی  
بارگاہ و صابجی ہے خدا اس بارگاہ کو بلند کرے جس نے مواد ضرر کے جو طب کے نام سے ان  
لوگوں سے ہوتے تھے جو اس علم کے لوگ نہ تھے اور جن کو علم میں زیادتی نہ تھی دفع کردیئے  
اور یہ خرابی اس وجہ سے تھی کہ یہ علم ریزہ ریزہ ہو گیا تھا اور باگ اس کی چھوٹی ہوئی تھی حالانکہ اسکے  
رستے سب ہولناک ہیں بڑے بڑے خطروں اور مہلکوں کی راہیں ہیں۔ پس اس کی یہ نوبت  
ہو گئی تھی کہ حجام یعنی فصد کرنے والا آنکھوں کی دوا کرنے لگا اور جراح اور مجال امراض بدنی کا  
علاج کرنے لگا۔ دروازہ اس علم کا ایسا سبب ہو گیا کہ جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا۔ پس خدا رحمت  
کرے **عبدالعزیز** پر جو اپنے مخطوطے زمانے میں بڑی شفا اور ذکرِ نیکیت کو گھیر کر لکھیا



وودعنا للمعالم الصاجي اذولاه وهرا طويلا وبعد فلما كانت  
 عادة المملوك ان يجدم الجنب العالي الصاجي اعلاه الله  
 بخدمة تدرس ولا تدرس لانها تنقل من السطور الى الصدور  
 سلك ذلك المسلك وعمل هذا المختصر يتبين به معرفة هذه  
 الصناعة ومقدار فهمه وتطهير به جودة علمه وعلمه وقبلة الى ابواب  
 عشرة في كل باب عشرون مسألة لا يسع اذى طبيب الا ان  
 تكون على خاطره وذكره ولم اذكر الا المشهور المنصوص ثم ذكرت  
 اجوبتها والمكان الذي اخذت منه ليكون حجة للسائل اذا جاوز  
 المسؤل بغير الجواب قيل له هذه المسئلة مسطورة ذكرها  
 فلان في كتاب كذا وكذا في موضع كذا وكذا وليس لي فيه سوء  
 الجمع لهذه المسائل والتقاطها من كتب الاوائل وسميته امتحان  
 الابرار لكافة اطباء واثبت سبانه يوفقي لخدمة المقام  
 الصاجي في كل زمان ويجعلني من قوم قال  
 الله فنيهم يستبشرون  
 برحمته منه وضوان

اور بڑی دعا ہے بارگاہِ صاحبی کو جس کو مدتِ دراز تک حاکم کیا ہے۔ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالعزیز بادشاہ تھا جس نے اپنے بھٹوڑے زمانے میں علمِ طب کا ایسا انتظام کیا کہ جس کی ثنا اور ذکر باقی ہے اور خدا بلند رکھے بارگاہِ صفی الدین عبد اللہ بن علی کو جس کو اُس بادشاہ نے اپنا وزیر مقرر کیا کہ جس نے مدت تک اُس انتظام کو قائم رکھا اور پھر مخلص یہ کہتا ہے کہ چونکہ عادتِ ملوک کی یہ ہے کہ بارگاہِ عالی میں اپنے آقا کی ایسی خدمت کرے کہ چہ بیتی پڑھائی جائے اور کبھی کہ نہ نہ ہونے پائے۔ کیونکہ یہ خدمت ایسی ہے کہ سطروں سے نقل ہو کر سینوں میں رہتی ہے۔ پس یہ ملوک بھی اسی راہ پر چلا ہے اور اس مختصر کتاب سے کو لکھا ہے تاکہ اس سے صناعتِ طب اور مفادِ فہم اُس کی ظاہر ہو۔ اور اس کتاب کے سبب سے اس ملک کی بھی جو دولتِ علمی و عملی آشکار ہو اور منفعتم کیا ہے میں نے اس کتاب کو دس ابواب پر اور ہر باب کو بیس مسکلوں پر کہ میں طبیب کو زیادہ ایذا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر اُس قدر جو دل میں آسکے اور یاد رہ سکے۔ اور میں نے اس مختصر میں بیان نہیں کیا مگر اُس بات کو جو مشہور ہے اور اطباء کی کتب میں مسطور و مذکور ہے بعد اس کے اُن سوالوں کے جواب بھی لکھے ہیں اور جوابوں کی بھی وہ جگہ لکھی ہے جہاں سے میں نے لیے ہیں تاکہ سائل کو محبت نہ رہے جب وہ جواب پائے۔ اس امر کی کہ یہ جواب کہاں سے لکھا ہے وہ دیکھ لے جہاں سے لیا ہے اور میرا سوا اسکے کچھ کام نہیں کہ جمع کیا ہے ان مسائل کو اور چنا ہے اگلی کتابوں سے اور نام رکھا ہے میں نے اس مختصر کا امتحان الالباب رکھا فہم الاطباء یعنی ان سوالات سے آزمائش اُن عقلمندوں کی ہے تمام اطباء سے۔ اور خدا سے سبجا نہ محکو ہر زمانے میں اِس بارگاہِ صاحب کی خدمت کی توفیق دے اور اُس گروہ میں جو اُس کی رحمت و رضوان سے خوش ہوں گے

محشور کرے پد

# الباب الاول

في النبض وهو عشرون كلمة

السؤال الاول - هل يمكن الطبيب ان يعرف من النبض اسم  
المعشوق وكيف ذلك -

الجواب - هذا منقول من حبر عيات القانون لابن سينا حيث  
قال اعشق مرض وسواسي يكون النبض فيه مختلف النظام كنبض  
اصحاب الهنم حتى انه يستدل من النبض على اسم المحبوب  
وطريق ذلك هو ان يذكر اسماء كثيرة وتكون اليد على  
النبض فاذا اختلف عند ذكر شخص اختلفا فاعطيا فصفت  
شكله وشخصه وكو عليه ذكره فان تزايد اختلافه وصار شبيهها بالمتقطع  
فقد عرفت اسم المحبوب

السؤال الثاني - كم هي الاشياء التي يحتاج المتدرب في

قام

## پہلا باب

نبض کی سچائی میں اور اس کے متعلق باتوں کے بیان میں وہ بیسوال ہیں

**سوال** کیا طبیب کو یہ بات ممکن ہے کہ کسی عاشق کی نبض سے اس کے معشوق کا نام پہچانے  
تا ٹھیک ٹھیک اسی کا عاشق جانے۔

**جواب** شیخ الرئیس کے قانون کی جزئیات میں لکھا ہے انھوں نے یوں کہا ہے کہ عشق ایک  
وسواسی بیماری ہے جس سے عاشق کو نا چاری ہے۔ اس کی نبض مختلف ہو جاتی ہے ایک حال پر  
رہتے نہیں پاتی۔ جو رنجیدہ آدمی کی نبض کا حال ہے وہی عاشق کی نبض کی چال ہے۔ یعنی کبھی جو  
وصال کا خیال آتا ہے تو عاشق خوش حال ہو جاتا ہے دل کو اس خوشی سے طاقت آتی ہے۔

نبض میں بھی جو دل ہی سے نکلتی ہے قوت آتی ہے۔ اور جب وصال محال ہوتا ہے اور قلب کو  
اندوہ کمال ہوتا ہے تو طاقت کم ہو جاتی ہے اور نبض بھی برہم ہوتی ہے یہاں تک کہ طبیب حاذق  
اس نشان سے اس کے معشوق کا نام جان سکتا ہے اور عشق کے مرض کو اچھی طرح پہچان سکتا ہے اور  
طریق اس راز نہانی اور مرض جانی کی شناخت کا یہ رکھا ہے اور قانون میں بھی لکھا ہے۔ طبیب  
اس مرض کے آگے بہت سے نام لے اور ہاتھ نبض پر رکھے رہے پس جب کسی شخص کا نام پوچھتے  
وقت نبض میں بڑا اختلاف پائے تو اس شخص کی شکلی اور صورت اور جن کی کیفیت مکر زبان پر  
لائے پس اگر اختلاف نبض کا بڑھے کہ نبض اس کی نبض منقطع سے ملے پس معشوق کا نام سمجھ جائے  
اور علاج مرض کا کام میں لائے

**سوال** وہ چیزیں جنکی شناخت کی طرف نبض دیکھنے والے کو عاجز ہے اور مرہن کے علاج ہیں

منه

النبض الى تعرفتها

الجواب نمسنة هذا منقول من المقالة الخامسة من النبض الكبير للينوس حيث يقول اول ما يحتاج الطبيب ان يعرفه من نبض مقدار الانبساط الثاني زمان الحركة الثالثة حال القوة التي تحرك لعرق الضارب الرابع حال صفاق العرق وقرع الخامس ان يعرف زمان يسكون -

السؤال الثالث كم هي المزاجات الحاصلة للنبض اذا كان المنغير له الحاجة والقوة وكيف يكون النبض -

الجواب اربعة هذا منقول من المقالة التاسعة من كتاب النبض الكبير للينوس حيث يقول الاول ان يكون القوة كثيرة اضعف مع حرارة زائدة يجعل النبض صغير البطيئا متواترا جدا الثاني قوة ضعيفة مع فتور الحرارة الغريزية وضعفها يجعل النبض خافا ويكون خموه بسبب ما يجوز من القوة ويكون اصغرا والبطا كالمزوجة الاولى لا اله دون الغاية لقصوى من التواتر والثالث قوة زائدة وحرارة زائدة معا تجعل النبض شديد اعطيا جدا ولا يكون سريعا جدا الرابع صحة القوة وعود الحرارة يجعل النبض معتدلا في اعظم كثير الا بطا في غاية تفاوت خاصة كانت

اُسکی ضرورت سے کتنی میں مفصل بناؤ۔ اور کسی کتاب کا حوالہ لاؤ۔

**جواب** وہ پانچ ہیں۔ جالینوس کے نبض کبیر کے پانچویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے۔ جالینوس نے اُس کتاب میں لکھا ہے کہ نبض کی چیزوں میں سے پہلی وہ چیز ہے کہ جس کی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ انبساط یعنی نبض کی کشادگی کی حالت ہے۔ دوسری چیز جسکی طبیب کو ضرورت ہے وہ نبض کا زمانہ حرکت ہے۔ تیسری چیز نبض کی قوت ہے جس کے سبب سے رگ جہنہ نبض کو حرکت ہے۔ چوتھی طبیب کے ہاتھ کا نبض پر پڑنا اور نبض کا اُسکے ہاتھ کو لگنا۔ یعنی طبیب نبض پر ہاتھ رکھنا جائے اور نبض کا حال پہچانے۔ پانچویں نبض کے سکون کا زمانہ جاننا ہوا اور اُسکی کمی بیشی کو بخوبی پہچانتا ہو۔

**سوال** کتنے جڑ حاصل ہیں نبض کو جب کہ بدل دے نبض کو حاجت اور قوت اور نبض اُس وقت کیسی ہوتی ہے؟

**جواب** چار جڑ ہیں اور یہ جواب نقل کیا گیا ہے نویں مقالہ کتاب نبض کبیر میں سے جو جالینوس کی ہے وہ یوں کہتا ہے اول یہ ہے کہ نبض میں قوت ایسی ہو کہ اُس قوت میں ضعف بہت ہو یعنی ایسی قوت ہو کہ خود قوی نہ ہو اور زائد حرارت بھی ہو پس یہ ضعف قوت کا حرارت زائدہ کے ساتھ نبض کو چھوٹا اور دیر روا اور متواتر بہت کر دیکھا۔ دوسرا جو یہ ہے کہ قوت نبض کی بھی ضعیف ہو اور حرارت اصلی میں بھی فتور ہو یا حرارت اصلی میں کمی ہو تو یہ صورت نبض کو دبا ہوا کر دیگی اور یہ دب جانا نبض کا اس سبب ہو گا کہ قوت اُسکی ضعیف ہے اور نبض اس صورت میں چھوٹی اور دیر ہوگی مانند پھلے جوڑے بکرائی بات ہے کہ تواتر میں انتہا کو نہ پہنچے گی یعنی تواتر بہت نہ ہو گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ نبض میں قوت بھی زائد ہو اور حرارت بھی زائد ہو بہت سی۔ پس یہ صورت نبض کو بہت سخت اور بہت غلیظ بنا دیگی اور جلد چلنے والی نہ ہوگی۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ نبض کی قوت بھی صیح ہو اور حرارت بھی صیح ہو اور یہ صورت نبض کو معتدل کر دیگی بزرگی میں اور دیر ویر چلے گی نہایت تندرستی کے ساتھ خصوصاً جبکہ

البرودة قد قويت كثيرا-

السؤال الرابع في ان يعلم ان في النبض طبيعة موسيقارية-  
الجواب- هذا منقول من الكليات لابن سينا حيث يقول  
كما ان صناعة الموسيقى تتم بتأليف النغمة على نسبة في  
الحدة والنقل وبإدوار الإيقاع مقداراً لازمة التي تحللفتها  
لذلك الحال في النبض فان نسبة ازمنتها في السرعة و  
التواتر نسبة الإيقاعية ونسبة احوالها في القوة والضعف  
نسبة تأليفية وكما ان ازمنة الإيقاع ومقادير النغم قد تكون  
متفقة وغير متفقة كذلك الاختلاف قد تكون منتظمة وغير  
منتظمة وايضاً نسبة احوال النبض في القوة والضعف  
والمقدار قد تكون متفقة وقد تكون غير متفقة-

السؤال الخامس- في كم امر يكون آلات بارات التي يعتبر  
بها تشابه نبضات او تشابه اجزاء نبضة او تشابه جزئ  
من النبضة



برودت بہت ہوگی فقط

**سوال** اس امر میں کہ نبض میں طبیعت موسیقاری کیا پائی جاتی ہے۔

**جواب** یہ جواب شیخ ابن سینا کی کلیات سے نقل کیا گیا ہے شیخ نے اس طرح سے کہا ہے جیسا کہ موسیقی کے راگوں کا بنانا آواز کی ترکیب دینے سے پورا ہوا ہے اس طرح سے کہ مثلاً پہلے کسی آواز کو تیز کیا پھر آسکو بھاری کیا اور پھر اس کو ہلکا کیا اور پھر ان زمانوں کی مقدار کو واقع کیا جس میں وہ تغیر و تبدل آوازوں کا تحلیل ہو گیا یعنی ایک بار آواز نکالی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بھاری کیا اور پھر اس بھاری آواز کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اتنی دیر میں یہ تینوں کیفیتیں پوری ہو گئیں اور یہ امر اتنے عرصے میں ایک ہیئت مجموعی پر ظہر آپس ایسا ہی حال نبض کا ہے اس واسطے کہ نبض کا جلد چلنا اور پے در پے چلنا گویا ایسا ہے جیسے راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر اس کو برابر نکالے جانا اور پھر قوت اور ضعف نبض کا یہ گویا مشابہ ترکیب کے ہے جیسا کہ راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر آواز کو بھاری کیا اور پھر اس کو ہلکا کر دیا۔ اور جیسا کہ راگ میں آوازوں کے نکالنے اور آوازوں کے مقدار کے زمانے کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی متفق نہیں ہوتے ایسا ہی وہ اختلاف چہیدا ہوتے ہیں کبھی انتظام سے ہوتے ہیں اور کبھی نہیں۔ پس در صورت انتظام کے تو کوئی اور راگ اور راگنی نکل سکے گی اور اگر غیر منتظم رہا تو وہ کوئی درست راگ نہ ہوگا اور اسی طرح احوال نبض قوت اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتا ہے اور کبھی غیر متفق

**سوال** وہ کہتے امر ہیں جن میں کئی نبضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک ہی نبض کے اجزاء کا مشابہ ہونا یا کسی ایک نبض کے جزو اہد کا مشابہ ہونا کسی اور نبض سے اعتبار کیا جاتا ہے یعنی یا تو کئی شخصوں کی نبضیں آپس میں ملتی جلتی ہوں یا کسی ایک شخص کے نبض کے اجزاء باہم ملتے ہیں یا ایک نبض کا محض ایک جزو اور نبضوں کے ویسے ہی جزو کے موافق ہو۔



الجواب - هذا منقول من الكليات لابن سينا في اموجزته  
في اعظم واصغر والقوة والضعف وسرعة والبطور والتفاوت  
والتواتر والصلابة واللين -

السؤال السادس - كيف يغير النوم النبض على الاستمرار او الخوا وكيف يكون  
النبض عند اليقظة اما طبيعية واما بسبب من خارج -

الجواب - هذا منقول من الكليات لابن سينا حيث يقول  
النبض يختلف احكامه بحسب الوقت من النوم وبحسب حال  
النفس فالنبض في اول النوم صغير ضعيف لان الحرارة  
الغريزية حركتها في ذلك الوقت الى الانقباض والغور  
الى الانبساط والظهور لانها في ذلك الوقت تتوجه بكليتها  
بتحريك النفس لها الى الباطن لهنم الغذاء والنضاج  
الفضول ثم يكون اشدا بطاؤا وتفاوتا لان الحرارة الغريزية وان حدث  
فيها تزييد بحسب الاحتقان فقد عدست التبريد الذي كان لها  
في حال اليقظة بحسب الحركة المسخنة فاذا استمرى الطعام  
في النوم عاد النبض فقوى لتبريد القوة بالغذاء وانصرف ما كان

**جواب** شیخ کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ وہ پانچ امر ہیں جن سے چند مقبول کا باہم مشابہ ہونا یا ایک نبض کے اجزاء کا آپس میں مشابہ ہونا یا ایک ہی جزو کا اور نبضوں کے کسی جزو کے مطابق ہونا اعتبار کیا جاتا ہے اول عظم یعنی بزرگی نبض کی ابعاد ثلاثہ یعنی طول - وعرض - وعمق میں اوصغر یعنی چھوٹا ہونا دوسرے قوت یعنی زور آور ہونا اور ضعف یعنی سست ہونا تیسرے سرعت یعنی جلد چلنا اور بطور یعنی دیر چلنا چوتھے تفاوت یعنی حرکات میں فرق ہونا - اور تواتر یعنی حرکات کا پے درپے ہونا پانچویں عملا بت یعنی سخت ہونا آگہ کا اور لین یعنی نرم ہونا۔

**سوال** ہیٹ بھرے سونا یا خالی ہیٹ سونا نبض کو کیونکر بدلتا ہے اور بیداری میں نبض کا کیا حال ہوتا ہے خواہ طبی ہو خواہ کسی سبب خارجی سے ہو۔

**جواب** شیخ کی کلیات سے نقل کیا جاتا ہے وہ اس طرح سے فرماتا ہے کہ نبض کے احکام خواب و استیلا کے اوقات کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور محاذ اربعہ کیفیت سے منصف ہوتے ہیں پس نبض ابتدا خواب میں ضعیف و صغیر ہائی جاتی ہے کہ سوا سطلے کہ حرارت غریزی اُس وقت اُس کو حرکت دیکر انقباض اور دباؤ کی طرف لاتی ہے اور انقباض و طور سے اُس کو دباتی ہے پس لامحالہ سست اور چھوٹی نظر آتی ہے اس لیے کہ وہ اصلی حرارت اُس وقت نفس کی تحریک سے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور غذا کے پچانے اور فضلوں کے پکانے کا کام لیتی ہے۔ پھر نبض نہایت مسج کی تفاوت اور بطبی ہوتی ہے۔ یعنی دیر دیر چلتی ہے اور ایک جزو کی حرکت دوسرے سے نہیں ملتی اس لیے کہ حرارت غریزی اگرچہ گھٹ جائیکے سبب زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر وہ زیادتی معدوم ہوجاتی ہے جب بیداری کی حالت میں کت کی گرمی سے ہوتی ہے۔ اسکی ایسی صورت ہے کہ جیسے کسی مکان میں آگ سلگائیں اور پھر اسی جگہ اسکو دبا دیں اگرچہ اسکی حرارت اُس جگہ بڑھ جائیگی مگر نہ اسقدر جو ایندھن کے برابر لگائے سے نظر آئیگی پس جب کھانا پضم ہو جائیگا تو نبض اپنی قوت پر پھر آئیگی اور غذا کی قوت سے قوت زیادہ پائیگی اور وہ جو غذا کے

لاحقاً

اتجه الى الغور لتزير الغذاء فيعظم النبض فاذا تهاوى النوم عاد النبض ضعيفاً  
 لاختناق الحرارة الغريزية وضغط القوة تحت الفضول التي من حتمها  
 التي تنفرغ بانواع الاستفراغ الذي يكون باليقظة التي منها الرياضات  
 الاستفراغات فاذا صادف النوم من اول الوقت خلا فيدوم لصغره  
 البطور والتفاوت في النبض فاذا استيقظ بطبعه مال النبض الى العظم والسرعة  
 متدرجاً وان استيقظ بسبب مفاجئ جعل النبض عظيماً سريعاً مختلفاً  
 الى الارتعاش ثم يعاود الى الاعتدال سريعاً

احوال

السؤال السابع - ما سبب النبض المنشاري الجواب هذا نقول من  
 الكلمات لابن سينا حيث يقول سبب النبض المنشاري اختلاف  
 المصبوب في جرم عرق في عقبه فجاءته ونضجه واختلاف اجزاء العرق  
 في صلابة ولينه وورم في الاعضاء العصبانية ابن التليذ يقول على ذلك  
 اسبب في منشارية النبض لصاحبات الحنجرة نحوها غير ما ذكره وهو ارتفاع  
 اجزاء الحنجرة وانخفاض اجزاء اللام والافعال من موجه هذا في الشرايين التي  
 تنبض في نفس لوم ثم تنعدي تلك الحركات المختلفة الى سائر الشرايين لان  
 فاعل الانبساط والنفث بالادوي واحد وهو القوة الحيوانية -

ہضم کی ضرورت سے دلگی تھی اور آبِ دہی ہوئی نہ ہوگی تو بڑھ جائیگی۔ پس اگر نسونے والے کی منہ  
دیر تک ریگی تو نبض پھر سست چلے گی۔ کسو اسطے کہ ایک تو حرارتِ غریزی گھٹی رہے گی دوسرے  
نبض ان فضلوں کے نیچے دہی ریگی جن کا حق یہ ہے کہ بیداری کے سبب سے نکالے جائیں۔ اور  
ریاضت وغیرہ کے اخراج کے لیے عمل میں آئے۔ اور اگر کوئی خالی پیٹ سووے گا تو نبض چھوٹی  
اور دیر اور متنوعات ریگی پھر اگر خود بخود جاگا تو نبض بڑی اور جلد روی کی طرف آہستہ آہستہ بڑھیں گی  
اور اگر ناگہ جگا دیا جاوے تو نبض بڑی اور جلد روا اور حرکت میں مختلف اور کانپتی ہوئی ہووے گی۔  
پھر جلد اعتدال کی جانب عود کریگی اور قبل از خواب جیسی تھی ویسی ہی ہو جائیگی۔

**سوال**۔ کاہے سے نبض منشاری ہو جاتی ہے یعنی آ رہ کی طرح کیوں آمد و رفت پاتی ہے۔

**جواب**۔ شیخ الرئیس کو کلیات سے منقول ہوا ہے کہ انھوں نے یوں کہا ہے کہ نبض کے منشاری  
ہونے کا سبب اختلاف اس چہرے کا ہے کہ جو رگ کے جرم میں آتی ہے۔ اسکی عفتونت یعنی بد بوئی  
اور کچا پن اور نفع یعنی پک جانے سے نبض منشاری ہو جاتی ہے اور اجڑے نبض میں اختلاف آتا ہے  
کوئی نرم کوئی سخت ہو جانا ہے یا ورم عصبانی میں یہ صورت ہوتی ہے یعنی آ رہ کی طرح نبض کی حرکت  
ہوتی ہے اور ابنِ تلمیذ نبض کے منشاری ہونے میں ذاتِ الجذب کی جاری میں علاوہ اس سبب کے  
کہتا ہے خلاف اس کے جو شیخ نے کہا ہے وہ یہ ہے کہ نبض کے اجڑا کبھی سبب حاجت ہوا کہ بلند  
ہو جاتے ہیں اور پھر دڑو کے باعث سے پست نظر آتے ہیں یا ورم ہی کے سبب سے نبض میں یہ  
اثر ہو جاتا ہے جو کوئی جڑ بلند اور کوئی پست ہاتھ میں آتا ہے یہ صورت ان جہندہ رگوں میں ہوتی ہے  
جو خاص ورم میں دب جاتی ہیں۔ بعد ازاں یہ مختلف حرکتیں تمام جہندہ رگوں میں بھی دیکھنے میں  
آتی ہیں۔ اس واسطے کہ انبساط کا فاعل اور انقباض کا مفعول وہ ایک ہی قوت حیوانی ہے جس کے  
سبب سے جہندہ رگوں کی روانی ہے۔

السؤال الثامن لم كان نض اصحاب الاستسقاء المائي مائل الى الصلابة  
 الجواب نه نقول من نض الكبير لجا لينوس حيث يقول نض اصحاب الاستسقاء  
 المائي مائل الى الصلابة من قبل انه يحتج فيه رطوبة كثيرة فيما يحويه البطن قد  
 ينال العروق لضواري من تلك الرطوبة آفة على طريق المشاكلة  
 فبسبب تجمد العرق يجعله مائلا الى الصلابة وبسبب ما ينال القوة من  
 الآفة والمضرة وبسبب برد العرق يصير النض اصغرو بمقدار ما يصير عليه  
 من الصغر يكون اشد تواترا لا سيما متى كان مع هذه العلة حمى السؤال  
 التاسع ما نض اصحاب اليرقان من غير حمى ولم ذلك الجواب نقول  
 من المقالة الثالثة عشر من نض الكبير لجا لينوس حيث يقول نض صحا  
 اليرقان من غير حمى صغير صلب شديد التواتر وليس بضعيف لا سيرع واما  
 لم كان صلبا فهو يقول لان من شأن المرة الصفر ان يحفف بمنزلة ما يحفف الماء  
 الملح وبهذا السبب يجعل صفاق العرق جف صلبا والصغفر لان الآلة الصلبة  
 لا تستطيع ان تنبسط انبساطا تاما وكذلك صامق تواتر حجب زيادته في الصغرو  
 ليس بضعيف لان القوة ليست بضعيفة ولا يبرح لانه حال من الحمى متى كان مع حمى كما  
 نض صريحا من قبل الحاجة لسؤال العاشر ما هو نض الحسن الوزن ما هو نض النون

**سوال** استسقاء مائی کے بیماروں کی نبض کی طرف مائل ہوتی ہے یعنی کسوجہ نبض میں یہ صلابت حاصل ہوتی ہے۔

**جواب** جالینوس کے نبض البیر سے یہ جواب منقول ہوا ہے اُس میں جالینوس نے یہ لکھا ہے استسقاء مائی کے بیماروں کی نبض سختی کی طرف مائل ہوتی ہے اور سبب سے کہ بہت سی رطوبت جو پیٹ میں جمع ہوتی ہے وہ چندہ رگوں کو متاثر کرتا ہے کہ بہت سی رطوبت ہوتی ہے۔ پس اُس کشش کے سبب سے جو رگوں میں آتی ہے نبض بھی کھینچ جاتی ہے اور اُس ضرر سے یہ نبض ہوتی ہے جو نبض کی قوت میں پایا جاتا ہے اور نیز رگوں کی سردی سے بھی نبض چلتی ہوتی ہے اور اُن رگوں کو اور بھی نظر آتا ہے خصوصاً جب اس مرض کے ہمراہ تپ بھی ہو۔

**سوال** یرقان کے بیماروں کو جب تپ نہ تو نبض کیسی ہوگی اور کس وجہ سے نبض تپاں ہوگی۔

**جواب** جالینوس کے نبض البیر کے تیرھویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے کہ حکیم مذکور نے اس طرح لکھا ہے کہ یرقان بے تپ والوں کی نبض صغیر اور سخت اور شدہ یا اتواتر ہوتی ہے اور ضعیفہ اور مدیجہ نہیں اور ایسی نبض کا ہونا اس بیماری میں عجیب اور بدیع نہیں اس واسطے کہ غلیظ صفرا کی شان سے یہ ہے کہ وہ آب شوکہ طرح خشک کرنا ہے پس اسی سبب سے نبض کا صفائی یعنی ہلکا ہونا لگتا ہے خشک اور سخت ہوتا ہے اور نبض کے صغیر ہونے یعنی چھوٹے ہونے کا یہ سبب ہے کہ آله خشک اور سخت قدرت کشائش کی نہیں رکھتا اور اتواتر کی زیادتی بھی اسی صغر سے پائی جائیگی یعنی جس قدر نبض چھوٹی ہوگی اور حرکت وہاں برابر آئیگی نبض بھی برابر ہر چلتی جائیگی اور ضعیفہ بدیں جہت نہیں ہوتی کہ نبض کی قوت میں کچھ قلت نہیں ہوتی اور یہ اس سبب سے نہیں کہ وہ تپ کی حرارت سے خالی ہے پس ظاہر ہے کہ سرعت سے خالی ہے اور جب یرقان کے ساتھ میں تپ ہوگی تو نبض بھی سریع بدیں عیب ہوگی **سوال** کوئی نبض اچھے وزن کی ہے اور کوئی وزن سے ہٹی ہے اور کوئی وزن میں مخالف ہو رہی ہے اور کوئی وزن سے

وما هو مخالف للوزن وما هو خارج الوزن الجواب هذا منقول من المقالة الاولى  
من النقص الكبير الى لينوس حيث يقول ان في كل سن من السن المعرق وزنا ما  
طبيعا فان زمة الوزن سمي الوزن ان غدا قليلا وكان ان غدا للوزن الطبعي موافقا لوزن يكون  
سقي سيب من صاحب سمي بجانب لوزن ان لم يكن موافقا لسقي سيب من صاحب ثم كان موافقا  
لوزن يكون في سن من الانسان اي سكي ان قيل له مخالف لوزن وان لم يفت  
النقص بنقص احد من الانسان قيل خارج الوزن لسؤال الحادي عشر من القول  
في النقص حسن لوزن السقي لوزن المستوي المختلف والمنظم وغير المنظم في حكم جنس من  
اجناس النقص بعد الجواب في اربعة اجناس منقول من المسمى في المقالة السابعة  
يقول النقص الحسن لوزن السقي لوزن المستوي المختلف والمنظم وغير المنظم لا يوجد الا في  
اربعة اجناس هي الجنس الذي من كية الانسباط والجنس الذي من كيفية الحركة والجنس  
الذي من مقدار القوة والجنس الذي من وقت السكون لان الاختلاف لا يحسب سوى هذه  
الاربعة الاجناس السؤال الثاني عشر هل بين النقص مستوي المختلف معتدل مثل العظيم  
والصغير السريع والبطي الجواب ليس بينهما معتدل هذا منقول من المقالة السابعة من الخبر  
العلمي من المسمى حيث يقول النقص المختلف والمستوي ليس بينهما متوسط لان النقص المستوي  
يطبع سمي على مختلف خارج عن الطبع ولا يكون الا عن مرض والمتوسط بينهما ليس متوسط

ناتج

السؤال الثالث عشر في اي الابدان يكون النقص اعظم في الابدان الضعيفة متضاهيا طبيعيا

باہر نکل گئی ہے جواب چالیسوس کے نبض کبیر کے پہلے مقالہ سے نقل کیا ہے کتاب مسطور میں حکیم مشہور نے یوں لکھا ہے کہ انسان کے ہر سن میں نبض کے لیے حرکت طبعی ہے پس کسی سن میں اگر نبض اس وزن کی ہے جو اس سن کو لازم بھیری ہے تو وزن میں اچھی ہے اور اگر کچھ اس وزن لازم سے گھٹی یا بڑھی ہے مگر کسی ایسے کی نبض سے ملتی ہے جس کا سن صاحب نبض کے سن سے قریب ہے۔ پس وہ نبض وزن سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور جب نبض کسی اور قریب سن والے کی نبض سے موافق نہ پائی جائیگی بلکہ کسی اور سن کی نبض سے مطابقت دیکھنے میں آئیگی تو وہ مخالف الوزن کہلائیگی اور اگر کسی نبض سے ملی نہ ہوگی تو خارج الوزن گئی جائیگی **سوال** کیا کہتے ہو اچھے وزن کی نبض میں اور بُرے وزن کی نبض میں اور برابر وزن کی نبض میں اور مختلف وزن کی نبض میں اور منظم نبض میں اور غیر منظم نبض میں کہ یہ مخالفت ہر ایک نبض کی کس کس جنس میں پائی جاتی ہے جن کے سبب سے ہر ایک نبض جدا جدا نام پاتی ہے۔ **جواب** چالیسوس سے نبض میں یہ فرق آتا ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ سے منقول کیا جاتا ہے اس نے کہا ہے کہ نبض اچھے وزن کی اور بُرے وزن کی اور برابر وزن کی اور مختلف وزن کی اور منظم اور غیر منظم چالیسوس کے سوا نہیں پائی جاتی۔ اول جنس کشادگی۔ دوسری کیفیت حرکت کی تیزی مقدار قوت کی چوڑھے وقت سکون کا اس واسطے کہ اختلاف نبضوں کا سوائے ان چالیسوس کے اور سبب نہیں ہوتا **سوال** کیا نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل بھی ہوتی ہے جیسے نبض عظیم اور صغیر اور سریع و بطی میں **جواب** نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل نہیں ہوتی ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ میں یہ بات لکھی ہے کہ نبض مستوی اور مختلف کے درمیان میں کوئی اور نبض نہیں ہے اس واسطے کہ نبض مستوی وہ نبض طبعی اور صحیحی ہے اور مختلف وہ ہے جو طبعی سے نکلی ہوئی ہے اور نبض مختلف مرض میں ہوتی ہے اور متوسط ان دونوں میں کوئی نہیں **سوال** کس کس بدن میں نبض بہت بڑی ہوتی ہے آیا دبلے بدن میں جو طبعی ہی دبلے ہوں یا سوتے



في الابدان العجلة ولم ذلك الجواب هذا منقول من الملكي حيث يقول  
 في الابدان القضيضة يكون النبض عظم من الابدان العجلة كثيرة اللحم وقوى  
 النبض في الابدان العجلة اضعف ونقص الشرايين الابدان العجلة يستمر وثقلا كثيرة اللحم لان  
 النبض في الابدان العجلة اشد وتواتر ذلك لضعف القوة عن عظيم الشرايين لتعمل تولد النبض  
 مقام عظم السؤال الرابع عشر كيف يكون نبض الحامل ولم ذلك الجواب  
 هذا منقول من الملكي يكون نبض الحامل عظيما شديدا السرعة والتواتر لان الحرارة  
 في ابدان الحوامل قوية بسبب نبضات الى فراجه من حرارة الجنين المتولد  
 من حرارته الى شرايين المرأة لالتصال شرايين الجنين التي في المشيمة  
 بشرايينها الا انها في الشهر السادس يصير نبضها ضعيفا بطيئا السؤال الخامس  
 عشر ما هو النبض الخاص بكل واحد من اصناف الاستسقاء الجواب  
 هذا منقول من القانون لابن سينا حيث يقول اما الرقي فيكون النبض فيه صغيرا  
 متواترا مائلا الى الصلابة مع شئ من التمدد بسبب صلابة الحجب ربما مال في  
 اخره الى اللين لكثرة الرطوبة واما الخفي فيكون النبض فيه موجي عريض لين  
 واما الطبل فيكون النبض فيه طويلا ليس بضعيف السؤال السادس عشر  
 كيف يكون نبض اصحاب الهمم الجواب هذا منقول من الملكي

بدنوں میں جو خلقی ہی ایسے ہوں اور کیوں ایسا ہوتا ہے جواب ملکی سے نقل ہوتا ہے اس کا مصنف یوں کہتا ہے کہ وہ بے بدنوں کی نبض موٹے اور پُر گوشت بدنوں سے بہت بڑھی ہوتی ہے اور نیز بہت قوی ہوتی ہے اور موٹے بدنوں کی نبض ضعیف اور چھوٹی اس واسطے کہ گوشت کی کثرت شراب یعنی جہنڈہ کو چھپاتی ہے اور بھامی بنا دیتی ہے مگر اتنی بات ہے کہ اس نبض میں توازن مسا ہوتا ہے کس واسطے کہ ثوت کا ضعیف نبض کو عظیم نہیں کر سکتا پس اس جگہ توازن کا کام آتا ہے جو رگ جہنڈہ کے عظم کے قائم مقام ہوتا ہے **سوال** حاملہ عورتوں کی نبض کیسی ہوتی ہے اور کہیں ویسی ہوتی ہے جیسی ہوتی ہے جواب ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ حاملہ کی نبض میں عظم شدید اور سرعت اور توازن پایا جاتا ہے اس لیے کہ لنگے بدن میں حمایت قوی ہے اس سبب کہ لنگے مزاج میں پریکے پتے کی گرمی ملتی ہے کیونکہ پتے کی گرمی عورت کے شراب میں پختی ہے اس لیے کہ پتے کی جہنڈہ رگیں بواسطہ مشیمہ عورت کی جہنڈہ رگوں سے متصل ہیں۔ پس دونوں کی رگیں حرارت میں شامل ہیں مگر چھپے ہوئے نبض ضعیف اور بڑی ہوجاتی ہے یعنی سست اور دیر چلتی ہوتی نظر آتی ہے۔

**سوال** استسقا کی ہر قسم کی نبض کیسی ہوتی ہے درست درست بناؤ جیسی ہوتی ہے جواب شیخ الرئیس کے قانون سے یہ جواب لیا ہے شیخ نے یوں لکھا ہے کہ استسقاے نرقی میں یعنی اس استسقا میں کہ بس میں پانی بھر کر پیٹ پھول جاتا ہے اور مشک کی طرح کھل کھل کر تا نظر آتا ہے نبض بیمار کی صغیر یعنی چھوٹی ہوتی ہے اور متوازی چلتی ہے اور بالکل سختی بھی ہوتی ہے مع کسی قدر کچھاؤ کے اس وجہ سے کہ پیٹ کے حجابوں کے کھینچنے سے نبض بھی کھینچی رہے اور اکثر مرض کے احراز ملنے میں جب رطوبت کی کثرت ہوجاتی ہے تو نبض بھی نرمی کی طرف آتی ہے اور استسقاے طبعی میں جس میں گوشت بڑھ جاتا ہے نبض موجی ہوتی ہے اور نرم اور چڑی ہوتی ہے اور استسقاے طبعی میں یعنی جس میں ہوا بھر کر پیٹ بڑا ہوجاتا ہے نبض طویل یعنی لمبی ہوتی ہے اور قوی ہوتی ہے **سوال** بچہ اور اندوہ والوں کی نبض کیسی ہوتی ہے بیان کرو جیسی ہوتی ہے جواب نقاب ملکی سے نقل ہوتا ہے کہ ایسے

صغير ضعيف متفاوت فان طال حتى يخل القوة فان النبض يصير  
 دووبا ثم يصير تمليا عند ما تخل القوة وتسقط السؤال السابع عشر  
 كيف يكون نبض اصحاب الخناق وما علامات انتقال ماوته الى  
 ذات الرية او الى ناحية القلب من جهة النبض الجواب هذا منقول  
 من القانون لابن سينا اما نبض اصحاب الخناق في اوله فتواتر  
 مختلف ثم يصير غير متفاوتا فان صار النبض موجيا عظيما وحدث  
 سعال فهو ثقیل الى ذات الرية فان ضعف النبض جدا وضعف و  
 تفاوت وحدث خفقان واخلت الحرارة الغريزية وحدث غشي فالمرء  
 منصبة الى ناحية القلب السؤال الثامن عشر اللذة كيف تجعل  
 النبض الجواب هذا منقول من المقالة الثانية عشر من النبض كبر  
 بالينوس حيث يقول اللذة تجعل النبض عظيما متفاوتا بطيئا  
 السؤال التاسع عشر ايا اول على الخوف النبض يصلب غاية الصلابة  
 او اللين للين الجواب كلاهما سوار هذا منقول من المقالة الرابعة عشر  
 من النبض كبر بالينوس حيث يقول واما النبض الصلب غاية الصلابة  
 فانه مخوف غير مأمون على مثال اللين غاية اللين لان غاية الصلابة

علامة

نفسه ثقيل

لوگوں کی نبض سست اور چھوٹی ہوتی ہے اور برابر نہیں چلتی۔ پس اگر اندوہ و راز ہو جائے یہاں تک کہ قوت گھل جائے تو نبض دووی یعنی گرم کی چال کی ہو جائیگی۔ بعد ازاں جس وقت کہ قوت بالکل سقوط پائے گی تو نبض غلی یعنی چینیوٹی کی چال پر آئیگی۔

**سوال** خناق کے بیماروں کی نبض کا حال کہو اور یہ بتاؤ کہ کیا علامت ہے نبض سے انتقال مادہ خناق کی طرف ذات الریہ کے یا طرف دل کے۔

**جواب** شیخ الریس نے قانون میں لکھا ہے کہ خناق والوں کی نبض اول مرض میں مختلف اور متواتر ہوتی ہے۔ بعد ازاں صغیر اور متفاوت ہو جاتی ہے۔ پس اگر نبض موجی اور بڑی ہو جائے اور اس کے ساتھ کھانسی بھی ہو پس جانلو کہ خناق حلق ذات الریہ کی طرف منتقل ہو جائے گا اور اگر نبض ضعیف ہو اور چھوٹی اور متفاوت بھی ہو جاوے اور اس کے ساتھ خفقان بھی پیدا ہو اور حرارت غیر نرمی گھل جائے اور غشی بھی ہوئے لگے پس مادہ دل کی طرف گرنے لگے گا۔

**سوال** لذت نبض کو کیا کر دیتی ہے۔

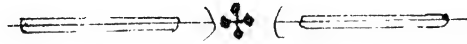
**جواب** جالیسنس کے نبض کبیر کے بارہویں مقالہ میں لکھا ہے حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ لذت کسی شے کی ہونے میں کو عظیم اور متفاوت اور درمیانہ پڑتی ہے۔

**سوال** کوئی صورت زیادہ تر خوفناک ہے۔ نبض کا بہت سخت ہونا یا نہایت نرم ہونا۔

**جواب** دونوں امر برابر ہیں اور ایک دوسرے سے خوفناک نہیں چنانچہ جالیسنس کے نبض کبیر کے چودھویں مقالہ میں یوں لکھا ہے حکیم موصوف اس تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ نبض سخت جو انتہا کی سخت ہو پس وہ از بس خوفناک ہے۔ مثل نبض نرم کے جو نہایت نرمی کے ساتھ ہو۔ اور ایچم و ہاک ہے۔ اس واسطے کہ نہایت سختی نبض کی یا تو کسی سبب ظاہری سے ہوگی۔

تكون اما بسبب حسا او ورم عظيم في بعض الاحشاء واما بسبب جمود  
يحدث عن برد واما بسبب عيس يحدث عن حمى محرقة واما بسبب  
تشنج قوى شديد واللين غايه اللين يكون بسبب رطوبة منفردة جدا  
السؤال العشرون كيف يكون النبض في الورم اذا استحال  
الى المدة.

الجواب هذا منقول من المقالة الثانية عشر من النبض الكبير  
لجالينوس حيث يقول يكون النبض مختلفا عديم النظام باينال آلات  
من الآفة وبسبب ضعف القوة ومقاومة الطبيعة للمرض ومجاورتها



یا ورم اشتہ سے یا سردی سے متھرجاے سے یا تپ محرقہ کی لپٹے یا سبب تشجی توی اور شک ورجہ غرض ثابت ہے ہم نے  
جانی جو وہ طوبہ کی یاد دہی سے نظر باقی ہے۔ پس طوبہ مفطرہ حرارت و غریزی کو دباو مگی۔ اسی سبب سے بعض  
لین غایہ البین ہی خوشنماہ ہوگی۔

سؤال کیسی ہوتی ہے جس میں وہ نہیں جبکہ وہ نہیں جانتا ہے۔

**جواب** یہ بالینوس کے نہیں کپڑے کے بارہویں مفاد سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ جنس ایسی صورت میں مختلے اور سبک اختیار ہوگی جس میں شہت کے لڑکھٹ سے پوری ہے اور قوت ضعیف ہوگی۔ بہتہ اور حیض مرض کا مقابلہ کرنے سے اور اس سے بچنے کے لئے ہے۔

## الباب الثاني

في البول - وهو عشرون مسألة

السؤال الاول - البول الابيض الرقيق ان ظهر في اليوم الرابع من المرض وتبعه علامات روية بماذا تحكمت -

الجواب هذا منقول من المملكي حيث يقول ومتى ظهر هذا البول مع اعراض روية في النوم فان المريض يموت قبل السابع -

السؤال الثاني في البول الاصفر الرقيق على ماذا يدل -

الجواب هذا منقول من المملكي حيث يقول على ان طبيعته لم يكن بها انضاج المادة جيداً لضعفها وانها قد اخذت في انضاجها وابتدات باللون فغيرته الى الصفرة وانه اسهل عليها ثم تاخذ بعد ذلك في انضاج القوم

السؤال الثالث البول الابيض الغليظ اذا ظهر في يوم بجران وخاصة في الرابع على ماذا يدل الجواب منقول من كتاب بول للاسرايحي حيث

يقول - يدل على الخلاص من اوجاع المفاصل والاورام العارضة في

صول الآذان فان كان ظهوره بعد بجران دل على معاودة من المرض

## دوسرا باب

قارئین کے بیان میں اور اسکی علامت نشان میں اور ہمیں بھی بیسوال ہیں

**سوال** پہلا یہ ہے کہ پیشاب سفید اور پتلا اگر بیماری سے چہتے دن ظاہر ہوا اور اس کے ہمراہ اور بھی بُری علامتیں ہوں تو یہ صورت کس بات پر دلالت کرتی ہے۔

**جواب**۔ یہ جواب ملکی کی کتاب سے نقل ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ جب بیمار کو چہتے دن ایسا پیشاب آئے اور اس کے ساتھ بُرے اعراض بھی خواب میں پائے جائیں پس بیمار ساتویں دن سے پہلے مر جائے گا۔

**سوال** پیشاب زرد اور رقیق کس چیز پر دلالت کرتا ہے۔

**جواب**۔ یہ بھی ملکی کی کتاب سے لکھا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ طبیعت کو مٹانے کا پورا پورا پکا ناممکن نہ ہوا بسبب ضعف اپنے کے۔ اس نے پکا نام شروع کیا۔ اور ابتدائے رنگ کی۔ پس اس کو زرد کر دیا۔ اس واسطے کہ یہ اس پر آسان تھا۔ پھر قوام کا پکا نام شروع کیا۔

**سوال**۔ سفید اور غلیظ پیشاب جب بحران کے کسی دن مخصوصاً چہتے دن آئے تو کس چیز کی طرف راہ دکھائے۔

**جواب**۔ اسرائیلی کی کتاب ہل میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب اس امر کے اوپر دلالت کرتا ہے کہ بیمار اوجاع مفصل سے اور ان اوبام سے جو کانوں کی جڑوں میں ہوں خلاصی پائے۔ اور اگر بعد بحران کے ایسا پیشاب دیکھا جاوے تو مریض دوبارہ عود کر آئے۔



السؤال الرابع - البول الغليظ اذا دام على حاله لم يتغير زمانا على ما ذابيدل -  
الجواب منقول من كتاب البول للاسراييلي حيث يقول ذابيدل على  
ورم يحدث فيما دون الشرسيف فان تبعه دلائل محمودة دل على سلامة  
والاول على خوف -

السؤال الخامس البول الاحمر اللطيف اذا كان له رائحة رقيقة نضلة -  
فيه شبهة بالشعر ما دلالة الجواب منقول من كتاب الاسراييلي -  
البول حيث يقول ذابيدل وهو دال على خوف -

السؤال السادس البول الغليظ الذي لا يصفو اذا كان بصاحبه صبح  
في الراس امتداد في الشرسيف ما دلالة الجواب منقول من كتاب الاسراييلي  
حيث يقول ذابيدل على ريقان روي يحدث قبل الساب فان صار لطيفا -  
تعليق كمد اللون وسائر العلامات تشابهة دل على كحة وفساد من البول  
لمن كثير من الطعام - السؤال السابع البول الاحمر الصرف اذا كان  
وبصاحبه استقرار ما دلالة الجواب منقول من كتاب الاسراييلي حيث يقول  
ذابيدل على موت قريب الله اعلم وحكم - السؤال الثامن البول  
على لون الدم وكان صاحبه يقيا شبهة بالزنجار مع خشونة اللسان ما دلالة

**سوال** غلیظ پیشاب اگر جیشہ پنج ایک ہی حال پر رہتا ہے اور کسی وقت اپنی کیفیت نہیں بدلتا تو کس

بات پر دلالت کرتا ہے؟

**جواب** اسرائیلی کی کتاب البول میں لکھا ہے حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ غلیظ پیشاب کا ایک ہی حال پر

رہنا دلالت کرتا ہے کہ سولہ شریف کے کہیں ورم پیدا ہوا ہے پس اگر اس کے ہمراہ اور ولائل اچھے

پائے جائیں گے تو سلامتی پر دلالت کرے گا اور اگر نہ پائے جائیں گے نوڈراوے گا۔

**سوال** سخن رنگ کا ہلکا پیشاب جب آئے اور اس میں تیز کواور ثقل کہہ کر اس میں بال کی صورت

کی صورت کی کچھ نہیں ہو یا جاوے تو وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے اور انجام اس مرض کا کیا ہوتا ہے

**جواب** اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ یہ پیشاب جراثیم اور جب پڑتا ہے تو مرض کی

دلالت کا خوف دلاتا ہے۔

**سوال** غلیظ بول جو صاف نہوا و صاحب بول بہر ابھی ہوا و سر میں دروہی ہوا و شریف میں

کچھ اویسی پایا جاوے تو ایسا پیشاب کس مرض کی آمد بتاتا ہے؟

**جواب** اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب جراثیم کے پرتان پر دلالت کرتا ہے

کہ وہ ساتویں دن سے پہلے پیدا ہوگا اور اگر وہ پیشاب ہلکا ہو جاوے اور اس کے وسط میں سیاہ رنگ

پایا جائے تو تمام علامات تشابہ پائی جائیں تو ایسا پیشاب پرتان کے پھر آئے پروردہن کے فاسد ہوجانے پر دلالت

کرے گا۔ فاصکرمس شخص کے لیے جو کھانا بہت کھانا ہوا اسی خبر دیگا۔

**سوال** سخن پیشاب جس وقت کہ تھوڑا ہوا و صاحب بول کو استسقا ہو تو کس بات پر

دلالت کرتا ہے کہ کیا ہو۔ **جواب** اسرائیلی کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایسا پیشاب قرب موت پر دلالت کرتا ہے

**سوال** پیشاب جب خون کے رنگ کا ہو و صاحب بول زنگاری رنگ کی مٹی بھی کرتا ہو و زبان میں

بھی خشونت پائی جائے تو یہ رنگ کیا صورت دکھلائے۔

الجواب منقول من كتاب الاسرائيلي حيث يقول هذا يدل على شروموت  
السؤال التاسع - البول الاشقر اذا كان له زبد كزبد الشرب ما دلالة  
الجواب - يدل على اختلاط عقل -

السؤال العاشر - البول الاسود متى كان رقيقا من اول المرض على ما ذيل  
الجواب منقول من الملكي حيث يقول يدل على الهلاك لا محالة  
السؤال الحادي عشر - كم هي اصناف النفل الراسب

الجواب منقول من الملكي حيث يقول انها ثلثة احدها الغامضة وهي ما يتميز  
في اعلى القارورة الثاني التعليق وهو ما يتميز في وسطها الثالث الرسوب  
وهو ما يتميز في اسفلها -

السؤال الثاني عشر البول الاخضر الدم الخضرة اذا كان مع حمى لهبته اوليئة  
ما دلالة الجواب منقول عن الاسرائيلي ان كان مع حمى لهبته دل على اختلاط  
والكل مع حمى لينة وكان اكثر من مقدار الشرب من المار دل على فوبان البطن  
السؤال الثالث عشر البول الاسود اللطيف مع الحمى الالهبة اذا كان له  
نفث اسود غوام لا يتقر ولبصاجه سهر وحمى ما دلالة الجواب منقول عن  
الاسرائيلي يدل على طول المرض وان انحلاله يكون بانبعاث الدم

**جواب** کتاب اسرائیلی سے یہ بیان ہوتا ہے کہ ایسا پیشاب دلائل کرتا ہے اور پُرانی کے اموات ناگہانی کے۔

**سوال**۔ بھورے رنگ کا پیشاب ہو اور اس پر کھٹ مثل کھٹ شراب کے ہوں تو ایسا پیشاب کیا جاتا ہے اور کیا مرض پیش آتا ہے۔

**جواب** ایسے پیشاب سے عقل کا اختلاط پایا جاتا ہے۔ یعنی دائمی میں فتور آتا ہے۔

**سوال** سیاہ پیشاب جبہ اول مرض ہی میں تپا ہو تو مرضیں کا کیا حال ہو۔

**جواب** ملکی میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب ضرورت موت و دلائل کرتا ہے۔

**سوال** وہ بھوک جو پیشاب کی تہ میں مٹیا جاتا ہے کے طرح کا ہونا سنہ۔

**جواب** ملکی سے نقل کیا جاتا ہے کہ پیشاب کا بھوک تین طرح کا پایا جاتا ہے۔ ایک تو وہ ہے جو بادل کی طرح شیشے کے اوپر آ جاتا ہے دوسرا وہ بھوک ہے جو پیشاب کے درمیان میں ملق پایا جاتا ہے۔ تیسرا وہ بھوک ہے جو شیشے کی تہ میں ہوتا ہے۔

**سوال**۔ سبز رنگ کا پیشاب جو برابر سبز ہی رہے اور اس کے ہمراہ تپ سوزندہ یا نرم ہو تو ایسا پیشاب کیا پیش آتا ہے اور کیا بات بتاتا ہے۔

**جواب** اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ ہو تو اختلاط عقل لاتا ہے اور اگر تپ نرم کے ساتھ ہو اور یہ پیشاب زیادہ مقدار میں اس پانی سے جو پیا تھا ہو تو بدن کا گھٹنا پایا جاتا ہے

**سوال** ہلکا سیاہ پیشاب تپ سوزندہ کے ہمراہ جب کہ اس کے اوپر بھوک سیاہ رنگ کا تیرتا ہو کہ کبھی ٹھہرنا اور

اور مرضیں کو جانگنا اور کانگن کا گنگ رہنا بھی ہوتا ہو تو اس سے کیا بات پائی جاتی ہے اور کیا صورت پیش آتی ہے

**جواب**۔ اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب مرض کا طول بتاتا ہے۔ اور بھوک کی خوشی ہے اس رنگ کا پیشاب آتا ہے۔

السؤال الرابع عشر - البول الاسود اذا كان له ثقل موجب تبشيرية بالنقط  
مع نفخة في الشرايف ووجها ما دلالة الجواب منقول عن الاسرائيلي  
حيث يقول هذا يدل على موت

السؤال الخامس عشر - البول الرقيق الاسود اذا استحال الى الشقرة و  
الغلط ولم يصحب ذلك راحة على ما ذيل - الجواب منقول من الجزليات  
لابن سينا حيث يقول هذا يدل على آفة في الكبد خصوصا على يرقان لان  
هذه الاستحالة التي الى الغلظ عن الرقة والتي الى الشقرة عن السواد يدل على  
نقصان حرارة او وقوع بضم وذلك مما يصحبه ويعقبه الخف فان لم يكن  
كذلك دل على مادة قد لحبت في الكبد ليست تستنفق وقد احدثت سوادا فان  
كانت حارة فكانت بها وقد احدثت ورما -

عنة

السؤال السادس عشر - البول الغليظ الذي لا يصفو ما دلالة - الجواب  
منقول عن الاسرائيلي حيث يقول هذا يدل على رخ نافخة غليظة قد طالط  
الثقل واثلمته فلذلك يدل على الصداغ الحاضر او سيحدث -  
السؤال السابع عشر - البول الاغمض اذا استحال في الحميات الاعيانية  
الى الغلظ ثم ظهر ثقل كثير لا يربط كان بصاحبه صداغ على ما ذيل -

**سوال** سیاہ رنگ کا پیشاب جبکہ اُس کا پھوک دانہ دار ہوا اور لمبکوں سے مشابہت رکھتا ہوا اور اُس کے ساتھ شرابیت میں نفع اور درد بھی پایا جاتا ہو تو ایسا پیشاب کیسا ہے اور اُس کا انجام کیا ہے۔

**جواب** صاحب اسرائیلی کہتا ہے کہ ایسا پیشاب جس کو آتا ہے اُسکی موت بتاتا ہے۔

**سوال** رقیق پیشاب سیاہ رنگ کا جب سہو سے رنگ کا اور گاڑھا ہو جائے اور اُس کے ساتھ آرام نہ پائے تو بتاؤ کہ کیا ہیں آئے۔

**جواب** خبر نبات میں شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ یہ پیشاب جلک کی بیماری پر دلالت کرتا ہے خصوصاً یرقان کا نشان ہوتا ہے اس واسطے کہ رقیق پیشاب کا غلیظ ہو جانا اور سیاہ کا مجھور رنگ پانا یا تو حرارت کی

کمی پر دلالت کرتا ہے یا لک کے مضمر ہو جانے پر پائیت کرتا ہے۔ اور یہ امر اُس وقت ہوتا ہے جب کہ اُس کے ساتھ یا اُس کے بعد مرض میں خفت پائی جائے اور اگر پیشاب کی وہی کیفیت ہو اور مرض میں خفت نظر نہ آئے تو معامو ہوتا ہے کہ تحقیق کوئی مادہ مگر میں ایسا چمٹ گیا ہو کہ جس کا تنقید نہیں ہو سکتا۔ اور اسی مانع نے پیشاب کو سیاہ کر دیا ہے پس گروہ مادہ گرم ہو تو یہی خیال کرو کہ اُس نے ورم بھی پیدا کیا ہے۔

**سوال** جو غلیظ پیشاب کہ صاف نہیں ہوتا وہ کیا دلالت کرتا ہے۔

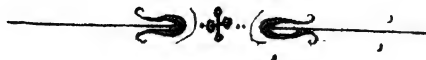
**جواب** اسرائیلی سے منقول ہوا ہے کہ کہتا ہے یہ غلیظ ہونا پیشاب کا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پھلانے والی کاظمی ہو افضل سے مل گئی ہے اور اُس کو اٹھا رہی ہے پس اسی وجہ سے وہ پیشاب یہ بتاتا ہے کہ مریض کو یا تو درد سر بالفعل ہوتا ہو یا جلد تر پیدا ہو۔

**سوال** بہت سبز پیشاب جبکہ تہاے نغمہ میں غلیظ ہو جائے پھر اُس میں ایسا افضل بہت پیدا ہو جو بیٹھے نہ پائے اور مریض کو درد سر بھی ہوتا ہو تو بتاؤ کہ انجام اُس کا کیا ہو

الجواب فيقول من جزئيات القانون لابن سينا حيث يقول هذا يدل على طول من المرض لان المادة عاصيته لذلك لم يغاظ او لا فلما غلظت لم يرب بسرعته لكن بحرانه يكون بعرق لان المادة مائلة الى العروق ومثل هذا البول يشبه اليرقان ويفارقه بانه لا يصبغ الثوب -

السؤال الثامن عشر البول الاحمر الثاني اذا كان مع قرع حسن ما دلالة الجواب منقول عن الاسرئلي حيث يقول يدل على زوال الحمى بعد السابح السؤال التاسع عشر اذا كان البول له رائحة حامضه وكانت العلة حارة على ما ذيل الجواب منقول من الكليات حيث يقول هذا يدل على الموت لانه يدل على موت الحرارة الغريزية وسيتبدل ببرودة في الكبد مع خروجه

السؤال العشرون كم هي انواع الرسوب الغير الطبعي الجواب منقول من الكليات وهي ثلاثة عشر خراطى نخالى وكرسنى ودشيشى وشببيه بالزرنج الاحمر والشفيع الصفرة والحمى ونخاطى ودششى ومدششى وشببيه بقطع الحمير ودشوى غلفى وشعري ورملى حصوى ورماضى -



**جواب** شیخ الرئيس نے قانون کو حبر نبات میں لکھا ہے۔ شیخ نے اس طرح سے کہا ہے کہ پیشاب بہت سرخ مہین کے طول پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے کہ مادہ عاصی ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اول میں گاڑھا نہیں ہوا ہے۔ پس جب غلیظ ہوا تو جلد پر نہ بیٹھے گا۔ لیکن حزن اس کا عرق کے ساتھ ہو گا اس واسطے کہ مادہ گون کی طرف مائل ہو رہا ہے اور ایسا پیشاب ریزقان سے ملتا بھی ہوتا ہے اور اس سے جدا بھی ہوتا ہے۔ اس سبب سے کہ کپڑے کو نہیں رنگتا۔

**سوال** مخالفین شیخ پیشاب جب اچھی ہضم کے ساتھ آئے تو کیا بتائے

**جواب** اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ نیکت پیشاب کی اس بات پر دلالت کرے گی کہ تب ساتویں دن مفارقت کرے گی۔

**سوال** جب پیشاب میں سے کھٹی بو آئے اور بیماری بھی گرم باقی جاسکے تو بتاؤ کہ یہ کیا رنگ دکھائے۔

**جواب** شیخ کی کلیات سے منقول ہوتا ہے اُنھوں نے کہا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے کہ یہ بیمار اب مرنا ہے اس واسطے کہ اس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حرارت غریزی فنا ہوئی اور جگر میں سردی ایک بیگانی گرمی کے ساتھ پیدا ہوئی۔

**سوال** غیر طبعی رسوب پیشاب میں کتنی قسم کا ہوتا ہے اور کس کس قسم کا ہوتا ہے۔

**جواب** کلیات میں لکھا ہے کہ غیر طبعی تلحیث پیشاب کا تیرہ قسم کا ہے اور ہم ہر واحد اس اس اہم کا ہے۔

(۱) اول خراطیغی یعنی ایسا ہو جیسے خراوی لکڑی کا پوست آنا زنا ہے اور بھوسا جیسا بھی ہوتا ہے (۲) کرنی

یعنی مٹر کے دانے جیسا ہوتا ہے (۳) ویشی وہ ایسا ہوتا ہے جیسے کیوں کا دوبا ہوتا ہے (۴) سرخ ہڑنال سے تیار ہوا

اور خوب ندوی لیا ہوا (۵) گوشت کے رنگ کا (۶) ناک کے ریش جیسا (۷) چربی جیسا (۸) پیپ کی صورت کا

(۹) خمیر کے ٹکڑوں سے ملتا جلتا (۱۰) خون کے ٹوٹے کے رنگ سے ملتا ہوا (۱۱) بال کی صورت کا (۱۲)

ریت جیسا (۱۳) بالکھ کی رنگت کا۔



## الباب الثالث

في الحيات والبحارين وهو عشرون مسألة

السؤال الاول كم هي اصناف حمى يوم المتي قسمها بن سينا - الجواب  
ثلثة وعشرون هذا منقول من الكتاب الرابع من القانون - حمى غممية  
وهيمية وفكرية وغضبية وشهيرة ونومية راجية وفرجية وتعبية - و  
استفرجية ووجعية وغشبية وجوحيية وعطشية وسدية وتحمية وورمية  
وقشقية وحرية واستخصافية من البرد واستخصافية من مارا شب  
وشهيرة وغذائية -

السؤال الثاني كم هي علامات حمى الغب الجواب عدد ما تسعة عشر  
منقول من المقالة الثانية من كتاب البحران للجالينوس حيث يقول  
احدها ان يكون معها نافض قوى الثاني ان يحس كأن لحمه يغرز بالابر  
الثالث ان يكون النبض في اوائل نوابها صغيرا بطيئا متفاوتا لا  
ان البطاؤه وتفاوته ناقص عن الالباطاء والتفاوت الذين يكونان  
في حمى الربع نقصانا كثيرا او وقت تزيدها يكون السرعة مستوية الرابع

## تیسرا باب

پتوں و زحران کے بیان میں اور ہر ایک کی علامت و نشان میں اس میں مسئلے ہیں

سوال تپ پوری کے قسم کی ہے جو شیخ ابن سینا نے لکھی ہیں۔

جواب شیخ رئیس نے تین تین قسم کی لکھی ہیں چنانچہ قانون کی چوتھی کتاب میں یوں کہتے ہیں ایک تپ غمی جو غم سے پیدا ہوتی ہے دوسری تپ جلاذہ و ریخ سے ہو یا ہوتی ہے تیسری نکاری جو سچ کے سبب آجاتی ہے چوتھی غمی جو غصہ کھانے آتی ہے یا پنجویں بہری جو بہت جاگنے سے چڑھتی ہے چھٹی انوی جو بہت سونا سے ہوتی ہے ساتویں فرحی جس کا سبب خوشی ہو آٹھویں فرعی جو ڈر جانے سے چڑھتی ہو نویں تبعی جو کسی مشقت سے ہوتی ہے دسویں ہستراغی جو مہل یا تے یا فصد وغیرہ کی بہت سے ہو جاوے گیارہویں دجی جو کسی رو کی تکلیف سے آئے بارہویں وہ ہے جو غش کی بہت سے ہو تیرہویں وہ ہے جو بھوک کی شدت سے ہو چودھویں وہ ہے جو پیاس کے باعث سے ہو جاتی ہے پندرہویں وہ ہے جو سب کے سبب سے چڑھ آتی ہے سولہویں وہ ہے جو غمی سے ہو سترہویں وہ ہے جو دم کے لاحق ہو جانے سے ہواٹھارہویں وہ ہے جو خشکی و لاغری سے ہوا نیسویں وہ ہے جو گرمی سے ہو بیسویں وہ ہے جو سفاہیہ جو سردی کھانے سے ہوتی ہے اکیسویں وہ ہے جو سفاہیہ ہے جو ٹھنڈی کے پانی سے ہوتا ہے بیسویں وہ ہے جو کسی چیز کے پانی سے ہوتا ہے تیسویں وہ ہے جو کسی چیز کے پانی سے ہوتا ہے

۱۱۔ انیس علامتیں ہیں جو جالینوس کی کتاب جو ان کے دوسرے مقام میں لکھی ہیں حکیم مذکور نے سطح سے لگی ہیں (۱) علامت یہ کہ اس ٹپکے ساتھ بہت لڑو ہو (۲) یہ کہ جسم میں ہر جگہ سوئی کی طرح سے کچھ تپ ہو (۳) یہ کہ نبض اول و ثانیہ میں صغیر اور متفاوت اور بطی ہوئے مگر یہ کہ جس کے تفاوت اور دیر میں چوتھیا ٹپکے تفاوت ہو ورنہ کی نسبت بہت کم ہو واجب اس ٹپ کی زیادتی اور

تفتيح

ان العطش والالتهاب لا يلبث حتى ينتهي منتهاها الخامس ان يكون الحرارة  
منتشرة في البدن كله بالسوار السادس انه اذا وضعت يدك على البدن  
تتيقن حرارة كثيرة كانها ترتفع مع بخار ثم انها لا يلبث ان تحوز وقيمه يديك  
السايق ان يكون عند شرب الماء البارد يرتفع من بدنه بخار حار يتقدم الجلد  
يندر بعرق الناشئ تقيما مرارا اصفر الناسخ ربما اختلف مزار او بال  
بولا يغلب فيه المرار العاشر ان يبتدى فيه عرق بخاري حاد كالعرق الذي  
يعرق الانسان في الحمام الحادي عشر ان يكون الفم كمنقبض الصبيح في  
حال الرياضة سرعيا عظيما قويا متواترا الثاني عشر انه ليس يتجاوز نوبة الحمى  
اثني عشر ساعة وهي اطول ما يكون الثالث عشر ان البول يصير الى  
الصفرة المشبعة والحرارة الناصعة معتدل الشئ وقد تحدث فيه غمامة  
بيضا رطافية في اعلاه او متعلقة بوسطه الرابع عشر انها لا يتجاوز الدهور السابع  
الخامس عشر ان يكون الزمان حارا يابسا السادس عشر ان يكون شابا سابع  
عشر ان يكون الغالب على الطبع المرار الناشئ عشران يكون صاحبه  
ليستعمل لسهو والهجم والتعب والاقلال من الطعام التاسع عشر ان يكون  
وقت الحاضر قد غلب على الناس فيهمي غب -

- شدت ہو تو نبض میں مرعین کی بڑھ کی معرفت (۴) یہ کہ پیاس اور بھڑک نہ تھے جب تک کہ تپ انتہا کہ نہ ہوتا تھے
- (۵) پانچویں یہ کہ حرارت اس تپ کی تمام بدن میں برابر ایسی پھیلی ہو کہ سب جگہ ایک سی ہو
- (۶) یہ کہ جب طبعیہ مرعین کے بدن پر ہاتھ رکھے تو اس شدت سے گرمی دہکی کہ گویا بھاپ سی نکلتی ہے اور ہاتھ سے دب نہیں سکتی دیکھیں کہ ٹھنڈا پانی پیتے وقت مرعین کے بدن سے گرم بھاپ اٹھے کہ بلند آئے اور پینا لائے (۸) یہ ہے کہ مرعین بار بار زرد قے کرے (۹) نویں یہ ہے کہ اکثر اسہال صفراوی آویں یا پیشاب کرے کہ اس میں خالص صفرا غالب رہے (۱۰) یہ ہے کہ مرعین کو ایسا تیز اور بھاپ کا پینا یا شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ آدمی کو حمام میں آ جانا ہے (۱۱) یہ ہے کہ نبض مرعین کا ایسی ہوتی ہے کسی قدر مست کی نبض ریاضت کرتے وقت جلد زرقار اور بڑی اور زردار اور پے پے ہاتھ کو لگتی ہو۔ (۱۲)
- یہ ہے کہ تپ کی قوت بارہ گھنٹے سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور یہ مدت اس کی بہت لمبی ہے۔
- (۱۳) یہ ہے کہ پیشاب مرعین کا یا تو گہرا زرد آتا ہے یا خالص سرخ معتدل قوام ہو جاتا ہے اور اوپر اس کے ایک بادل سفید سا ہوتا ہے یا درمیان اس کے ایسا ہوتا ہے۔
- (۱۴) یہ علامت ہے کہ باریاں اس کی سات سے زیادہ نہیں آتی ہیں۔ بعد ازاں حکم حضرت باری دفع ہو جاتی ہیں۔
- (۱۵) یہ ہے کہ یہ تپ گرم و خشک زمانے میں ہوا کرتی ہے۔
- (۱۶) یہ ہے کہ اکثر جوان کو آ یا کرتی ہے۔
- (۱۷) یہ ہے کہ مرعین کی طبیعت میں اکثر غلبہ صفر کا ہوتا ہے تب وہ اس تپ میں مبتلا ہوتا ہے
- (۱۸) یہ ہے کہ اس کے مرعین کو بیداری اور بچ اور تعب اور قلت غذا ہوتی ہے۔
- (۱۹) یہ ہے کہ جس وقت یہ تپ ہو اس وقت اکثر لوگوں کو یہ تپ آتی ہو یعنی اس زمانے میں بہت پائی جاتی ہو۔

السؤال الثالث - كم هي علامات حمى الربيع الجواب لشع هذا منقول  
 من المقالة الثانية من كتاب الجمران جالينوس حيث يقول اصدما  
 انها ليس تبدي في اول الامر بنافض قوى بل بحس بالبرو اكثر وهو اشبه  
 شئ بالبرو الذي يعرض للانسان شيئا في اشتعا عند شدة برد الهواء  
 وكان يبرده ويرضه حتى يصل الى الطعام - الثاني ان يكون النفض  
 في اوائل نواهبها صغيرا ضعيفا بطيا متفاوتا ويخل اليك في نوايب  
 الربيع ان العرق موثوق مسدودا انه يجذب الى داخل ويمنع من ان  
 يتفتح الثالث ويكون يحترق في الخريف فان كان الخريف مختلف  
 المزاج قوى ظنك بان الحمى ربيعا - الرابع ان ينظر في البلد بل هو معين  
 في توليد الحمى مس ان ينظر في طبيعة المريض بل هي مائلة الى السواد  
 السادس ان ينظر ما تقدم من تدبيره بل هو موله للسودا والسابع ان ينظر  
 ان كان عرضت لكثير من الناس الثامن ان ينظر في البول فانه يكون  
 ابيض رقيق مائي التاسع ان ينظر بل بالمريض طحال غليظا وهل كانت  
 عرضت له حمى مختلطة وقال جالينوس في المكان بعينه ومن لم يقدر  
 على الفرق بين حمى الربيع وبين الغبثا ول يوم فليس من لطب في شئ

المتأخر

**سوال**۔ چوتھیا تپ کی علامتیں کتنی ہیں درست بتاؤ جتنی ہیں۔

**جواب**۔ جالینوس کی کتاب بحران کے دوسرے مقام میں نو علامتیں لکھی ہیں جسکے بعد مذکور سننے اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

(۱) کہ اس تپ کے شروع میں قوی لرزہ نہیں آتا تب تک اس کا ہمارا ایسی سردی اپنے میں پاتا ہے جیسا کہ سخت جاڑے کے موسم میں ہوا کی سردی سے انسان کو سردی لگنا کرتی ہے اور گویا کہ تسخیراتی ہے اور کھاتی ہے یہاں تک کہ پہنچتی ہے سردی مقدار پر۔

(۲) یہ ہے کہ بعض اس تپ کے مریض کی اول نوبتوں میں چوٹی اور ضعیف اور متبادلت اور اپنی بدلتی اور اس چوتھیا تپ کی بعض ایسی محسوس ہوگی کہ گویا رگ جلاؤسی اور بندھی اور اندر سے کھینچی ہوئی اور نہیں سکتی (۳) علامت یہ ہے کہ اکثر یہ تپ خریف کی فصل میں ہوتی ہے پس اگر اس فصل کا طراز مختلف ہو رہا ہے تو گمان قوی کہ یہ تپ وہی چوتھیا ہے۔

(۴) یہ ہے کہ شہر کی حالت کو نظر کرے کہ آیا وہ حالت سودا کے پیدا کرنے کی معین ہے

(۵) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھیں کہ وہ مائل طرف سودا کے ہے

(۶) یہ ہے کہ پہلے اس سے کیسا علاج ہوا ہے آیا وہ علاج پیدا کرنے والا غلط سودا کا ہے۔

(۷) یہ ہے کہ آیا یہ تپ بہت لوگوں میں پھیلی ہے۔

(۸) یہ ہے کہ مریض کے پیشاب کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے کس واسطے کہ اس تپ والے کا پیشاب

سفید اور پتلا پانی جیسا ہوتا ہے۔

(۹) یہ دیکھئے کہ مریض کی تلی بھی موٹی ہے یا اس کو تپ غلط لگی ہے۔ جالینوس نے اسی جگہ کہا ہے

کہ جو شخص تپ کی ابتدا سے اس امر میں فرق نہیں کر سکتا ہے کہ یہ تپ غبی ہے یا چوتھیا ہے اس کو

طیب سے کچھ بہرہ نہیں ملا ہے۔

السؤال الرابع بحكم هي علامات الحمى الناجية في كل يوم الجواب اثنا عشر  
وهو منقول من المقالة الثانية من كتاب البحران حيث يقول الأول  
انها تبتدى بنافض من اول يوم الثاني - انها اذا تهادت بها الايام  
يعرض فيها في اول النوب برؤاها الثالث ويوجد في البعض اختلاف  
وليسه نظام في اول النوب ليس يوجد فيه ما يوجد في غيب من السعة  
وعظم والقوة الرابع وليس يحس فيها بثلث شديدة ولا تنفخ تنفسا عظيما  
الخامس يكون عطش اقل منه في سائر الحميات السادس ويكون البول  
في اول يوم منها على مثال ما يكون في اول الربيع ولا يكاد المرئض  
يعرق فيها في الايام الاول السابغ وان تكون طبيعة الهدن رطبة و  
لذلك اكثر ما يعرض للصبيان الثامن وان لم تالم المعدة والكبد  
التاسع وان يتقدم بها تخم العاشر وان ينفخ ما دون اشهر اسيف الحاد  
عشرون ان يكون لون المرئض بين الصفرة والبياض الثاني عشر وما بين  
على حد وثبها الشتا والبلد

السؤال الخامس بحكم هي العلامات الخاصة بحمى يوم الجواب ثمانية  
منقول من كتاب الحميات لجالينوس الأول ظهور النضج في البول

**سوال** جو تپ کہ دوڑاتی ہے اسکی علامت کیا کیا پائی جاتی ہے

**جواب** وہ بارہ علامتیں ہر جعالینوس نے دوسرے مقالہ میں کتاب بحران کے لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے کہی ہیں۔

**پہلی** علامت یہ ہے کہ اول ہی روز سے لوزے سے آتی ہے۔

**دوسری** یہ ہے کہ جب دن بہت گرم جائیں تو اول اول نوبتوں میں پہلے سردی پائی جاتی ہے۔

**تیسری** یہ ہے کہ بعض میں اختلاف چڑھتا ہے اور اول نوبتوں میں اس کا انتظام بگڑ جاتا ہے اور جوت اور سرعت اور بزرگی بعض کی تپ غی میں دیکھی جاتی ہے وہ اس پر روزہ کی تپ میں نہیں پائی جاتی۔

**چوتھی** یہ ہے کہ اس تپ میں بہت بھڑک نہیں ہوتی اور نہ سانس کی دھونکلی لگتی ہے۔

**پانچویں** یہ ہے کہ اونٹنی کی نسبت اس تپ میں پیاس کی قلت ہوتی ہے جیسے اونٹنیوں میں شدت ہوتی ہے۔

**چھٹی** یہ ہے کہ اس تپ میں پہلے دن پیشاب کی بھی وہی کیفیت ہوتی ہے جو پہلے چوتھیاپ میں صورت ہوتی ہے اور بعض کو اس تپ کے اوائل میں سینا نہیں آتا بدون پسینے کئی بار اتر جاتا ہے ساتویں یہ کہ مریض کی طبیعت

میں اصل ہی سے طوبت پائی جاتی ہے چنانچہ بچوں کو اکثر ایسی ہی تپ آتی ہے۔

**اٹھویں** یہ ہے کہ مدد سے لوزہ بخار جو اس تپ سے الم نہیں پہنچتا ہے۔

**نویں** یہ ہے کہ اس تپ سے پہلے غمہ ہوتا ہے۔

**دسویں** یہ ہے کہ سوائے سر شیف کے نفع ہو جاتا ہے۔

**گیارھویں** یہ ہے کہ مریض کی رکت میں زردی مائل بھفیدی ہوتی ہے۔

**بارھویں** وہ امر جو اس تپ کے حدوث میں مدد کرتا ہے شہر کا اثر اور موسم سردا ہے۔

**سوال** تپ پومی کی کون کونسی علامت جو سبکو خاص اسی تپ سے خصوصیت ہے جواب آٹھ علامتیں ہیں

جو جالینوس نے کتاب حیات میں لکھی ہیں کہ وہ اسی تپ سے خصوصیت رکھتی ہیں اول یہ ہے کہ پیشاب میں



في اول يوم الثاني وان يكون النبض قد تزايد عظما وسرعة تزايدوا قد يكون  
مع ذلك الى التواتر الثالث ان يكون انقباض العرق لا تزايد سرعة  
بينة فان تزايد في بعض الحالات كان تزايد يسيرا جارا وخروج عن الحال  
الطبيعية يسيرا الرابع طيب الحرارة ولذا ذهابها الخامس استواء النبض السادس  
تزايد الحمى من غنى تضاعف في الحرارة ولا في النبض السابع انحطاط الحمى اذا كان  
مع عرق او نذوة او مع بخار طب متخلل من البدن ثم اتبع ذلك اقلع  
تمام من الحمى الثامن وان يكون سببها باديا طاهرا -

السؤال السادس كم هي العلامات الخاصة بحمى العفونة الجواب هذا  
منقول من كتاب الحيات لجالينوس احدها ان لا يتقدم هذه الحمى شئ  
من الاسباب الظاهرة التي تعرف بالبادية الثاني وان يكون في  
ابتدائها انقباض من غير ان يكون اصاب البدن قبل حدوثها حر شمس  
شديد ولا برود شديد الثالث اختلاف النبض الرابع اختلاف الحرارة  
الخامس ان تكون كيفية الحرارة غير لذيذة ولا باهية بمنزلة حمى يوم لكنها  
بالخانية اشبه حتى يوذى ويقصر الامس الا انها في ابتداء فوثة الحمى  
من قبل ان الحرارة في هذا الوقت مغنونة والفضل التي تعمل فيها الحرق

پہلے ہی دن نفع ظاہر ہو جاتا ہے یعنی مادہ پکا ہوا نظر آتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ نبض میں بڑائی اور علوی بہت سی ہوتی ہے اور باوجود اس کے پہلے دسے بھی چلتی ہے  
تیسری یہ ہے کہ نقباض نبض کا جلد تر نہیں بڑھ جاتا ہے اور اگر کچھ کسی حالت میں ہوتا بھی ہے تو بہت کم  
ہوتا ہے اور نبض کچھ حالت طبعی سے باہر ہو جاتی ہے جیسی تھی ویسی نظر نہیں آتی ہے۔

چوتھی نرم گرمی ہوتی ہے اور ناگوار نہیں ہوتی ہے۔

پانچویں قمرات نبض کے ہاتھ کو برابر لگتے ہیں۔ کم و بیش نہیں ہوتے۔

چھٹی یہ ہے کہ تپ ایسی زیادہ ہوتی ہے کہ نہ تو حرارت دہتی ہے اور نہ نبض دہتی ہے۔

ساتھ تو یہ ہے کہ تپ سینے سے یا پیچھے سے یا تر ہواپ سے جو بدن سے نکلیں ہو کر نکلتے ہیں  
گھٹتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالکل اُتر ہی جاتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ سب اُس کا ظاہری ہوتا ہے مثلاً دھوپ کی گرمی یا ہوا کی سردی وغیرہ

سوال۔ تپ غصنی کی خاص علامتیں کتنی ہیں۔ بیان کرو غصنی میں۔

جواب۔ جالینوس کی کتاب حیات میں لکھا ہے کہ وہ سات ہیں جو تپ غصنی کی علامات ہیں

پہلی یہ ہے کہ اول کوئی ظاہری شے ایسی نہ ہوئی ہو جس کے سبب سے یہ تپ چڑھی ہو۔

دوسری یہ ہے کہ تپ سے پہلے لرزہ بھی جو قبل اس کے کہ صعب کھائی ہو یا بہت سردی اٹھائی ہو۔

تیسری یہ ہے کہ نبض کے قمرات میں اختلاف پایا جاوے ایک دوسرے پر نبض ہاتھ نہ آئے۔

چوتھی حرارت بھی ایک سی نہ ہو۔ یعنی برابر تیزی نہ ہو۔

پانچویں یہ ہے کہ حرارت کی کیفیت غیر سہاٹی ہوگی۔ جمی یوم کی نسبت مگر دغائے سے مشابہ ہوگی۔

یہاں تک کہ ایذا دہ اور چھوٹے والے کے ہاتھ کو ناگوار ہوگی مگر یہ کہ شروع تو بہت تپ میں حرارت

دہی ہوئی ہوگی۔ اور وہ فضلے جن میں یہ حرارت اتر کر رہی ہے۔

باطنة فلا تدرك اول ما ليس البدن فاذا طال لبرث الكلف على البدن  
ارتفعت الحرارة من تعمق السادس ان لا يظهر في البول للنضج اثر السابع  
ان يظهر في وقت نوبة الحمى شئ من الاعراض التي تظهر في الحمى المحرقة  
او من اعراض الحمى التي يجدها بها البرد والحر معا او من اعراض الحمى التي  
تكون في باطن البدن حرارة شديدة وطاهرة باردا او من اعراض شغل  
او من اعراض اللثقة

السؤال السابع لم صارت الحمى التي من عفونة الصفراء اخذ يوما وترك يوما  
ولعل غية ثمانية في كل يوم والرابع تركها ضعف مدة اخذها بالجاب اما المتولدة  
من عفن الصفراء فقد اجتمع فيها البرد وليس الحرارة من شأنها دوام الحركة  
وانبساط الاجزاء وهي اقوى الفاعلين اليبوسة هي اقوى المنفعلين ومن شأنها  
جمع الاجزاء وتقبضها والمنع ما يوجب الحرارة فلنوع اليبوسة دوام فعل الحرارة  
ما انقطع دوام ذلك فاخذت يوما وتركت يوما واما النابتة في كل يوم فقد  
اجتمع البرد والرطوبة والبرد من شأنه الجمع والتقبض والرطوبة من شأنها البسط  
والنفريق وهي عند العفونة تكون الفاعلة ولذلك ما يطول نوبة هذه الحمى  
وان يكون تركها في كل يوم ست ساعات وهو ربيع يوم وربما نقصت عن

باطنی ہیں۔ پس اول ہی اول طس پر نہ پائی جائیگی۔ پس جبکہ تپیلی دیر تک بدن پر کبھی رہے تو حرارت اندر اٹھتی آئیگی۔

چھٹی یہ ہے کہ پیشاب میں رطبت کے اثر نفع کا آشکار ہو معنی مادہ پاک کرتیار نہو۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ چڑھنے وقت یا نوہ عوارض جو تپ محرقہ میں ہوا کرتے ہیں کچھ پائے جائیں یا وہ عوارض ہوں جس سے سردی دگرمی کو ساتھ ساتھ پائیں یا اس تپ کے عوارض میں سے جن میں صاحب تپ بدن کے اندر بہت گرمی پاتا ہے اور ظاہر بدن سرد نظر آتا ہے یا شطرنج کے موہن دیکھیں یا تپ لٹھ کے عوارض ملیں۔ المختصر جس قسم کے عوارض نظر آئیں اس تپ کو وہی تپ ٹھہرائیں۔

**سوال** وہ تپ جو صفرا کی عفونت سے ہوتی ہے کس واسطے وہ نوبت سے ہوتی ہے کہ ایک دن چڑھتی رہے دوسرے روز چھوڑ جاتی ہے اور کیوں تپ بلغمی ہر روز ہوا کرتی ہے اور تپ سوداوی بلغمی چوتھا دون چھوڑ دیا کرتی ہے۔

**جواب**۔ جو تپ کہ صفرا کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے وہ ایک دن بیچ اس واسطے ہوتی ہے کہ کہیں دو کیفیتیں گرمی اور خشکی جمع ہیں پس حرارت کی شان سے ہے دوام حرکت اور کشادگی اور ایک کہ یہ کیفیت غامضی میں قوی تر ہے اور یہ سبب کی شان سے ہے جمع اور قبض اور منع۔ کیونکہ یہ کیفیت انفعالی میں قوی تر ہے پس یہ سبب فعل حرارت کے دوام کو روکتی ہے اس واسطے تپ صفراوی ایک دن بچا چڑھتی ہے۔

تپ بلغمی جو روز آتی ہے اس میں سردی اور تری جمع ہوتی ہے پس سردی کی شان سے یہ ہے کہ جمع اور بند کر دیتی ہے اور رطوبت کی شان سے ہے پھیلاؤ اور جدائی پس جبکہ اس میں عفونت ہوتی ایسی حالت میں وہ اور غالب ہوتی ہے اس لیے تپ بلغمی روز آتی ہے اور ترک اس کا ہر روز چھوڑ کھٹے رہتا ہے کہ وہ ایک شاذ روز کے حصوں میں سے چھوٹا حصہ ہے اور کبھی اس مقدار سے کم کا ہے زیادہ بھی ہوتا ہے مگر ہر روز روزہ ہوا کرتا ہے

وزادت وأما الربيع فهي متولدة من المرة السوداء وقد اجتمع فيها البرد  
وليس فالبرد وضعف الفاعلين وأقلها حركة وليس بها قوتى المنفعلين  
والأشترأك البرد وليس في الجمع والتقبض وفي السكون قلة الحركة  
ماتناخرت فوبه هذه لعله وتناخر دورها حتى صار تركها ضعف مدة أخذها  
السؤال الثامن كم هي الأعمار التي تتغير اليها المريض في البحران  
الجواب ستة منقول من المقالة الثالثة من البحران جالينوس حيث  
يقول وتغير المريض يكون على ستة أعمار أما أن ينقل دفعة إلى الصحة و  
يسمى بحرانا مطلقا وأما أن يقتل ويسمى بحرانا رديا وأما أن ينقل إلى الصحة  
قليلا قليلا أعني أن ينقص المرض شيئا بعد شيء ويقال له برء وأما أن يقتل  
قليلا قليلا أعني أن تخل قوة المريض ويسمى بحرانا ناقصا وأما أن يجتمع فيه  
الامران ويؤول إلى الصحة وأما أن يجتمع فيه الامران ويؤول إلى الموت  
السؤال التاسع كم هي العلامات الدالة على جودة البحران الجواب  
خمس هذه منقول من المقالة الثالثة من كتاب البحران الأول النضج  
وليقول ما رأيت أصلا ممن أتمه البحران بعد النضج الثاني أن يكون  
البحران في يوم من أيامه قد سبق وانذره يوم انذار موصل له في قوته

اور چوتھا تپ سوئے خالص سے ہوا کرتی ہے اور سردی اور خشکی اس میں باجم رہا کرتی ہے پس سردی کہ کیفیات فاعلی میں ضعیف تر اور خشکی کہ کیفیات الفعالی میں قوی تر ہے بسبب شریک ہو جانے سردی اور خشکی کے جمع اور قبض اور سکون اور قلت حرکت میں تپ کی نوبت میں دیر ہو جاتی ہے اس واسطے دورہ اس کا دو دن چھوڑ کر ہوتا ہے۔

**سوال** کتنی صورتیں ہیں کہ جن صورتوں کی طرف مریض کا حال بحران کے دن بدل جاتا ہے جس سے مریض کی صحت یا موت کا خیال آتا ہے۔

**جواب** جالینوس نے پچھ صورتیں کتاب بحران کے تیسرے مقالے میں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ دفعۃً مریض تندرست ہو جاتا ہے پس یہ بحران طاق کہلاتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ بحران ایک مارا اسے پس یہ بحران رومی کہلاتا ہے۔

تیسری یہ ہے کہ مریض کو رفتہ رفتہ صحت ہوتی جائے پس یہ بحران تندرستی ہے۔

چوتھی یہ ہے کہ بحران رفتہ رفتہ قتل کوئے اظہ سے کہ قوت مریض کی روز بروز گھٹے پس یہ نقص بحران یا مریض کی موت کا نشان ہے۔

پانچویں یہ کہ موت اور صحت کا برابر گمان ہو مگر انجام کو صحت پائے۔

چھٹی یہ کہ موت اور صحت کا برابر احتمال ہو مگر آخر موت ہی آئے۔

**سوال** کوہنئی علامتیں ہیں جن سے عہدگی بحران کی پائی جاتی ہے اور بیمار کی زندگی و تندرستی نظر آتی ہے۔

**جواب** جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے منقول ہے کہ وہ پانچ علامتیں ہیں جو بحران کی خوبی پر

دلالتیں ہیں پہلی تو مادے کا پاک جانا ہے اور بعد نفع کے بحران کا آنا ہے چنانچہ جالینوس کہتا ہے کہ بیش کے کسیکو

بند کیا کہ وہ مر گیا ہو جب بعد نفع مادے کے اسکو بحران ہوا اور دوسری یہ ہے کہ بحران اسی دن ہو جو

الثالث طبيعة المرض واعني طبيعة المرض ان تكون الحمى غبا او نائمة او  
 محرقة او ذات جنب او ذات رية الرابع لسحنة اعني بالسحنة ان يكون  
 سليما سهلا او رد يا جثيا الخامس ان يكون البحران مشاكلا لطبيعة المرض  
 السؤال العاشر كيف يعرف البحران قبل حضوره الجواب منقول من  
 المقالة الثالثة من البحران الجالينوس ينظر الى طبيعة المرض بل هو متولد  
 من صفراء او بلغم او سودا او مختلط ثم انظر في ادوار النوايب اذا كانت سريعة  
 الحركة او ينوب غبادل على ان البحران ياتي بسرعة واذا كانت تبطي في  
 حركاتها ويتبدى في وقت واحد وتنوب كل يوم دلت على ان البحران  
 لا ياتي الا بعد طول ثم ينظر في النضج فانه من اقوى العلامات ويصح ان ينقذ  
 من امر النضج التغير فان التغير اذا حدث في يوم انذار دل على ان خروج  
 المرض من علته يكون في يوم البحران الذي يحصل بذلك اليوم  
 من ايام الانذار-

السؤال الحادي عشر كم هي العلامات التي تدل على البحران الجواب  
 خمسة هذا منقول من المقالة الاولى من كتاب ايام البحران الجالينوس  
 حيث يقول اولها واخوها انذار الذي قبله الثاني قياس نوايب الحمى

الاول والثاني

دن بحران کا سب سے پہلے ہوا اور روزانہ بھی فوت میں بحران سے ملتا ہوا ہو۔  
 تیسری بحران مرض کی طبیعت کے موافق ہوا اور اس کے روز سے مطابق ہو یعنی تپِ نوبت اور تپِ بلغمی  
 اور تپِ محرقہ اور ذاتِ الجنب اور ذاتِ الریہ میں اسی روز بحران ہو جو دن اس کا ہے۔

چوتھی بحران کی کیفیت ہے کہ ایسا بحران سلیم اور سہل ہوا ہے یا ردی اور بُرا ہے اس کی بھی علامت اچھی  
 ہے اور بُری بُری ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ بحران مرض کی طبیعت سے ملتا ہوا ہو یعنی جیسا کہ مرض ہو بحران بھی اس کا ویسا ہو مثلاً  
 تپِ نوبت میں جس طرح سے کہ تپِ چڑھتی ہو بحران کے دن بھی ویسی ہی ہو۔

سوال بحران اپنے آئے سے پہلے کیوں نہ چپا جاتا ہے اور کس علامت سے وہ دن جانا جاتا ہے۔

جواب جالبینس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے مرعوم ہوتا ہے کہ بحران قبل از حشریوں  
 معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرض کی طبیعت کو دیکھئے کہ کس خلط سے پیدا ہوا ہے یا صغیر سے ہے یا بلغم سے  
 یا سودا سے یا کئی خلطوں سے ملِ نبل کرناٹ ہوا ہے بعد ازاں مرض کی نوبتوں کے دورے دیکھئے کہ  
 کس کس روز دورے ہوئے اگر دورہ جلدی حرکت کرے یا ایک دن بیچ ہو تو یہ بات بتائے گا کہ بحران  
 بھی جلد آئے گا اور اگر دورہ دیر میں حرکت کرے اور ایک ہی وقت سے شروع ہوا اور ہر روز اسکی نوبت ہو  
 تو وہ یہ ولانت کہے گا کہ بحران بعد طول کے ہو گا پھر ٹپنے کے پکھنے میں نظر کیجئے کہ یہ سب علامتوں سے  
 قوی تر ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ فصیح کی حالت سے تغیر کی بھی جو بانی کیجئے اگر یوم اندام میں مادہ متغیر ہو تو  
 مریض بحران کے اسی روز اچھا ہو جائے جو دن یوم اندام سے ملا ہوا ہے اور بحران کی خبر سے ملے ہے سوال  
 جو علامتیں بحران کو بتاتی ہیں وہ کتنی ہیں ان سبکی نشان و طبعی ہیں جواب پانچ علامتیں بحران کو بتاتی ہیں جو  
 جالبینس کی کتاب ایام البحران کے پہلے مقالے سے نقل کی جاتی ہیں اول اور قوی تر انداز ہے جو بحران پہلے آتا ہے  
 اور بحران کے ہونے کی خبر لاتا ہے دوسری تپ کی نوبتوں کا قیاس ہے کہ اس پر بحران کی اساس ہے یعنی نوبت کے



الثالث طالع الايام الرابع عدد اوقات البحران الخامس زمان البحران -

السؤال الثاني عشر في اتي الايام يكون البحران القوي الجواب منقول من كتاب ايام البحران لجالينوس حيث يقول البحران القوي السابع والرابع عشر والتاسع والحادي عشر والعشرون ومن بعد الرابع وبعد الثالث والثامن عشر -

السؤال الثالث عشر في الايام التي يكون فيها البحران رديا والتي ليست من ايام البحران الجواب منقول من كتاب ايام البحران لجالينوس - السادس واما الثاني عشر والسادس عشر فليسا من ايام البحران وكذلك التاسع -

السؤال الرابع عشر ما تقول في الايام التي بعد العشرين الجواب منقول من كتاب ايام البحران لجالينوس حيث يقول اما الحادي والعشرون فيوم بحران والعشرون منه والسابع والعشرون ايضا فاني رايت البحران يكون فيه اكثر ما يكون في الثامن والعشرين واليوم الثلثون صالح القوة ويوم الاربعين اقوى منه واليوم الرابع والعشرون والواحد

دن گئے اور اُن سے بحران کے دن لے

تیسری دنوں کی تحدیدیں ہیں کہ وہ بھی بحران کی علامتیں ہیں۔

چوتھی بحران کے وقتوں کا شمار کرنا اور اُن اوقات سے بحران کا اعتبار کرنا۔

پانچویں زمانہ بحران ہے کہ وہ بھی بحران کے ہونے کا نشان ہے۔

سوال بحران قوی کس کس دن ہوتا ہے، روز بتاؤ جس دن ہوتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے منقول کیا ہے کہ حکیم مذکور نے یوں کہا ہے کہ بحران ساتویں

روز اور چودھویں روز اور نویں اور گیارہویں اور بیسویں دن قوی ہوتا ہے اور اُن کے بعد چھٹا اور اُن کے

بعد تیسرا اور اٹھارہواں دن بحران کا ہے۔

سوال وہ کون کون دن ہیں جن میں بحران روی ہے اور اُن دنوں میں بحران کی بہی ہے اور وہ دن

کونسا ہے جس میں بحران نہیں ہوتا۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے عیاں ہے کہ وہ دن چھٹا ہے اور وہ دن جن میں

بحران نہیں ہوتا ہے وہ بارہواں اور سولھواں ہے اور انیسواں دن بھی ایسا ہی ہے۔

سوال اُن دنوں میں کیا کہتے ہو جو بیسویں دن کے بعد گتے ہو۔

جواب کتاب ایام بحران میں جالینوس کا اس طرح بیان ہے۔ کہ اکھیسواں دن روز بحران ہے

اور بیسواں دن بھی اسی میں سے ہے اور ستائیسواں دن بھی روز بحران ہے۔

بلکہ حکیم مذکور یہ کہتا ہے کہ میں نے بہت دیکھا ہے کہ آٹھائیسویں دن سے زیادہ ستائیسواں دن

ہوتا ہے۔

اور تیسواں دن قوت میں اچھا ہے اور چالیسواں دن اس سے قوی۔

اور چوبیسواں

والثلثون فالبحران فيها على فصل ما يكون واقل من هذا كثير اليوم  
السابع والثلثون حتى انه من الايام التي لا يكون فيها بحران ومن الايام  
الباخرية واما بقية الايام الاخرى التي بين العشرين والربعين فليس  
يكون فيها بحران -

السؤال الخامس عشر ما هي الايام التي فيما بين العشرين والربعين  
ولا يكون فيها بحران الجواب الثاني عشر والثاني والعشرين في الخامس  
والعشرون والسادس والعشرون والتاسع والعشرون والثلثون  
والثاني وثلثون والخامس والثلثون والسادس والثلثون والثامن  
والثلثون والتاسع وثلثون -

السؤال السادس عشر ما تقول في الايام التي بعد الاربعين - الجواب  
قال جالينوس كلها ضعيفة الحركة والقضاء المرص فيها يكون اما بالنضج  
واما بالحرارات واكثر ما يكون بالاستفراغ وقد يكون في هذه الايام  
البحران بالاستفراغ لكن ذلك يكون مرة في الندرة ورايت بقراط  
يسحق بجميع الايام التي بعد الاربعين خلا استين والثمانين والمائة وعشرين  
ثم يقول جالينوس ان من الامراض ما يكون بحرانه في سبعة شهور منها ما يكون

يكون بحرانه

اور اکتیسواں دن اگر ان میں بحر ان ہو تو وہ افضل ہے۔ اور سینتیسواں دن اور دونوں دن سے اقل ہے کس واسطے کہ یہ دن ان دنوں میں سے بھی پہلے جن میں بحر ان نہیں ہوتا ہے اور ان دنوں میں سے بھی پہلے کہ جن میں بحر ان ہوا کرتا ہے اور باقی اور دن جو ان کے سوا ہیں اور چالیس کے درمیان ہیں وہ سب خالی از بحر ان ہیں۔

**سوال** وہ دن کون کون سے ہیں جو بیس اور چالیس کے درمیان ہیں وہ خالی از بحر ان ہیں۔

**جواب** وہ بائیسواں اور پچیسواں اور چھبیسواں اور اسیسواں اور تیسواں اور چھبیسواں اور پچیسواں اور تیسواں اور چھبیسواں اور اسیسواں ہے۔

**سوال** چالیسویں دن کے بعد جو دن آتے ہیں وہ کیسے کہلاتے ہیں۔

**جواب** چالیسویں دن کے بعد جو ایام ہیں وہ سب ضعیف الحکمت بالتمام ہیں یعنی ان دنوں میں نادے کو حرکت نہیں ہوتی اور مرض میں شدت نہیں ہوتی۔ اور مرض کا گھٹا دانیوں میں یا تو مادے کے پک جانے سے ہوتا ہے یا بھڑکنے نکل آنے سے اور اکثر تو استفراغ سے گھٹ جاتا ہے اور کبھی بحران ان دنوں میں بھی استفراغ سے پیش آتا ہے۔ مگر یہ بحر ان جو طار ہوتا ہے شاذ و نادر ہوتا ہے۔

پھر حکیم مذکور نے کہا ہے کہ میں نے بقراءت کو دیکھا کہ وہ ان کل دنوں کو ضعیف جانتا تھا مگر تھوہیں اور استیعوبیں۔ اور اکیسویں دن کو بحر ان ماننا تھا۔

پھر چالیسویں دن کہتا ہے کہ بعض مرض ایسا ہے کہ جس کا بحر ان ساتویں پہینے۔

## في سبع سنين

السؤال السابع عشر - بماذا يكون تحران الورم الكائن في مخدب الكبد -  
 الجواب منقول من كتاب البحران لجالينوس باحد ثلثة اشياء اما برعاف  
 من الجانب الايمن واما بعرق محمود واما بول محمود واما كان باثنين منها جميعا  
 السؤال الثامن عشر بماذا يكون بحران الورم الكائن في مقعر الكبد  
 الجواب منقول من كتاب البحران لجالينوس حيث يقول باحد ثلثة اشياء  
 اما باختلاف مرار واما بعرق واما بقتى -

السؤال التاسع عشر ما هو البحران المشاكل للغب - الجواب اما في مرارة  
 واما اختلاف او عرق كثير في البدن كله واما عدم علم وحكم -  
 السؤال العشرون - ما هو البحران المشاكل في الثابتة  
 الجواب استفرغ بلغم كثير ويحرق عرق كثير من البدن كله -



اور بعض کا سنا تویں برس ہوتا ہے۔

نشدت میں

**سوال**۔ جو ورم کہ جگر کی اُبھرتی طرف میں ہو رہا ہے اُس کا بھران کس چیز سے ہوا کرتا ہے۔

**جواب** کتاب بھران میں جالینوس نے لکھا ہے کہ ایسے ورم کا بھران تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو ناک کے واسطے سوراخ سے لہو نکلے یا اچھا پیسا آجائے یا اچھا پیٹا ہو پس مریض بھی اچھا شتاب ہو۔ اور کبھی اس مرض کا بھران ان میں سے دو چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے یا ان تینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

**سوال**۔ جو ورم کہ گلرنگ گہراؤں میں پیدا ہوتا ہے اُس کا بھران کس چیز سے ہوا کرتا ہے۔

**جواب** جالینوس نے کتاب البھران میں لکھا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو صفراوی دستوں کے آنے سے یا پسینے سے یا قی کے آنے سے۔

مشابہ ہوتا ہے

**سوال**۔ وہ کونسا بھران ہوتا ہے جو تپ غب سے ملتا ہے

**جواب**۔ یا تو صفراوی یا اسہال صفراوی یا تمام بدن میں بہت سا پسینا آجاتا ہے کہ جس سے بھران مشابہ غب پایا جاتا ہے۔

**سوال**۔ وہ بھران کونسا ہے جو تپ ناک یعنی ہر روزہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

**جواب** بلغم کثیر کے آنے سے اور پسینے کے تمام بدن سے بہت نکل جانے سے بھران تپ ناک سے مشابہ ہوتا ہے۔



## الباب الرابع

في العلامات الجيدة المخوفة وهو عشرون مسألة

السؤال الاول اذا كان بانسان حمى مع سعال يابس والقضت الحمى  
ولبقى السعال بماذا ينذر ولم ذلك الجواب منقول من المقالة العاشرة  
من الملكي حيث يقول هذا ينذر بخراجات تحدث في المفاصل وذلك ان  
بقا السعال يدل على بقية من المادة الفاعلة للمرض لم ينضج وسحران هذه  
المادة اكثر ما يكون نخران

السؤال الثاني - اذا كان بياض العين احمر وعوقها كمدة اسودا على  
ماذا يدل ولم ذلك الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكي  
حيث يقول هذا يدل على الهلاك لاحالة وذلك ان احمرار العين اذ لم يكن  
عن رمد فانه يدل على انتشار الدملخ وغشية بمواد وموتية ومكودة عروق  
العين وسواد يدل على برودة العين هذا دليل خاص على الهلاك -

السؤال الثالث اذا كان بياض العين في وقت النوم ظاهرا ولم يكن  
ذلك عن غيرة نصيحة ولا يعقب استفراغ على ماذا يدل -

## چوتھا باب

علامات کے بیان میں یعنی صحت و مرض و موت و زندگی کے

نشان میں جو جتید اور مخوف ہیں اور وہ پیش سوال ہیں

**سوال** جب کسی شخص کو سوکھی کھانسی کے ساتھ تپ آئے اور تپ گزر کر کھانسی رہ جائے پس یہ صورت کس مرض سے ڈراتی ہے اور کیونکہ وہ صورت پیش آتی ہے۔

**جواب** ملکی کے دسویں مقالے سے منقول ہوا ہے کہ وہ یوں کہتا ہے کہ یہ صورت جہاں پیش آتی ہے تو اس امر سے ڈراتی ہے کہ چٹروں میں پھوڑے پیدا ہوں اور ایسے مریض اس مرض میں مبتلا ہوں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ کھانسی کے بعد تپ کا باقی رہ جانا دلالت کرتا ہے کہ وہ مادہ جس سے مرض پیدا ہوا تھا باقی رہ گیا ہے اور منہوز نہیں نکلا ہے اور اس مرض کا بحران بھی اکثر پھوڑوں پھنسیوں ہی سے ہوتا ہے۔

**سوال** جب آنکھوں کی سفیدی سرخ ہو جائے اور لکی رگوں میں تیرگی یا سیاہی آئے تو یہ صورت کیا دکھاتی ہے اور کیونکہ ہونے لگتی ہے جواب ملکی کے دسویں مقالے سے لکھا جاتا ہے وہ حکیم اس طرح سے بتاتا ہے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا اور آنکھوں کی رگوں کا سیاہ ہونا دلالت کرتا ہے کہ ایسا مریض ضرور مرتا ہے اس لیے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا جب تک نہیں کھنے کے سبب نہ پایا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغ میں اور لکی جلیوں میں مادہ خون آگیا ہو اور آنکھ کی رگوں کی سیاہی اور تیرگی دکھاتی ہے کہ آنکھوں میں سردی آتی ہے پس یہ صورت خاص موت کی نشانی ہے کہ لکھا جاتی ہے سوال جب آنکھوں کی سفیدی نیند میں نظر آئے اور یہ صورت کبھی صحت کی عادت میں پائی جائے



الجواب هذا يدل على الهلاك لانه يدل على ضعف الدماغ -

السؤال الرابع اذا كانت الحمى محرقة مع برد الاطراف وظهر في اللسان شح  
على ما ذابيل الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكي حيث يقول  
هذا يدل على ان الموت قريب ذلك بشريدل على ان في المرمى المتقد قرو  
السؤال الخامس اذا كان في بدن العليل قرحة متقدمة فاحضرت واسود  
على ما ذابيل الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملكي هذه علامة  
روية وذلك لان المريض اذا آل امره الى الموت فان العضو المات  
يموت قبل كل عضو لضعف الحرارة الغريزية فيه

السؤال السادس اذا حدثت حمى حادة وكان باطن البدن مليتهب  
مع عطش وظاهره بارد على ما ذابيل الجواب من المقالة العاشرة من  
الملكى هذا دليل على الموت لانه يدل على ورم حار في باطن البدن ان  
الحرارة منعكته نحو الورم ويصير الدم اليه فيحرق باطن البدن -

السؤال السابع اذا كان باطن الانسان حمى حادة قوية الحرارة وسكنت الحرارة  
وطاب لمس البدن من غير سبب على ما ذابيل الجواب هذا يدل على  
ان الموت قريب وذلك ان الحرارة تغزو الى قعر البدن فتحرق بطنه

اور کسی استفراغ کے پیچھے ہو تو بتاؤ مریض کی حالت کیسی ہو۔

**جواب**۔ اس صورت میں بھی ہلاکت ہے کس واسطے کہ پیچھے دماغ کی علامت ہے۔

**سوال**۔ جب تب مرقہ میں کسی مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور زبان پر پھنسیاں نکل آئیں تو بتاؤ کہ یہ صورت کیا بتاتی ہے اور کیا کیفیت اس سے پائی جاتی ہے۔

**جواب** ملکی کے دسویں مقالے میں لکھا ہے اُس نے اس طرح سے کہا ہے کہ اس صورت میں مریض کی موت جلد آتی ہے اور وہ پھنسی جو زبان پر ہے مری اور معدے کے زخم بتاتی ہے۔

**سوال**۔ جب بیمار کے بدن میں کوئی انجم پڑنا ہو اور پھر وہ سبز یا سیاہ ہو گیا ہو تو یہ کیسی علامت ہے اور کس پر دلالت کرتی ہے۔

**جواب** ملکی کے دسویں مقالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ علامت نہایت ردی ہے اس لیے کہ جب بیمار کی موت آتی ہے تو جرعہ پہلے ہی مآوف ہو گیا ہے وہ جرعہ سے پہلے مر جاتا ہے۔ کیونکہ حرارت غریزی میں ضعف آتا ہے۔

**سوال**۔ جب کسی کو تیز تب ہو کہ اندر تو بھڑک ہو اور اُس کے ساتھ پیاس بھی پائی جائے اور باہر سے بدن سرد ہو تو بتاؤ یہ تب کیا بات بتائے۔

**جواب** ملکی کے دسویں مقالے میں یہ بات لکھی ہے کہ ایسی تب نشانی موت کی ہے اس واسطے کہ یہ صورت دلالت کرتی ہے کہ بدن کے اندر ورم جارہے جس سے مریض استفراغ مقرر ہے۔ حرارت اسی ورم کی طرف اٹ کر جاتی ہے جو ایسی بھڑک اٹھاتی ہے اور پیاس لگاتی ہے اور لمبھی اسی ورم کی طرف جاتا ہے پس باطن بدن کو جلاتا ہے **سوال**۔ جب انسان کو تیز تب اور غوی حرارت ہو اور اس تب میں بے سبب کیفیت ہو

کہ حرارت نکلین جائے اور بدن اچھا ہو جائے تو بتاؤ کہ یہ صورت انجام کیا بتائے **جواب** ایسی صورت یہ بتاتی ہے کہ مریض کی موت جلد آتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہوتی ہے کہ حرارت اندر بکھڑکی گئی ہے پس اندر بکھڑکی

والقوة الحيوانية تثبت بجليتها لدفع مادة المرض ولا يكون لها به طاقة  
فتسقط القوة ويموت المريض -

السؤال الثامن بماذا يستدل على ان المادة قد ماتت الى عصار  
البول حتى تنذر بان البحران يكون به الجواب من كليات القانون  
حيث يقول يدل عليه قتل في المثانة وحتباس في البراز وفقدان  
علامات الاسهال والقي والرفاغ وحرقة في الاعليل فثوران البول  
وغلظه في سائر الايام وقد يوجد الرسوب فيه

السؤال التاسع بماذا يستدل على ان المادة قد ماتت الى طريق  
البراز حتى تنذر بان البحران يكون به الجواب من القانون لابن سينا  
يدل عليه قلة البول ومعض في جميع البطن ثقل في اسفله وفقدان علاماته  
القي وحدوث قراقرز وانتفاخ حالب وكثرة انصبغ البراز وعلمو  
مادون اشرا سيف ونموه وانتقال قرقرة الى وجع الظهر وقد يكون النهن  
صغيرا مع قوة وليس بصلب وقد يدل على البحران الاسهال الى العادة  
في قلة الرفاغ والعرق وكثرة الاختلاف وخصوصا المتعاقب وشرب  
الماء البارد وقد قيل انه متى كان البول بعد البحران في حمى غيبية يهض

ونتنو

جلائی ہے اور تمام قوت حیوانی مادہ مرض کے دفع کرنے کو آمادہ ہوتی ہے مگر اپنے میں طاقت نہیں پاتی ہے پس جب قوت حیوانی ساقط ہو جائیگی تو بے شک مریض کی موت آ جائیگی۔

**سوال** کیا بات اس بات پر دلیل ہوتی ہے کہ مادہ پیشاب کے اعضا کی طرف آتا ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ بجران ہونا جاتا ہے۔

**جواب** قانون کہ کلیات سے عیاں ہے۔ شیخ الرئیس کا بیان ہے کہ مثانہ کا بھاری ہو جانا اور براز کا نہ آنا اور اسہال اور قے اور کسبیر کی علامتوں کا نہ پانا اور سورخ ذکر میں جلن اور ہر روز پیشاب کا گٹھا چہن اور تیز غلبہ سے آنا بجران بولی کی علامتیں ہیں اور سب اسی بات کی دلائل ہیں۔ اور کبھی پیشاب میں رسوب بھی پایا جاتا ہے یعنی خود مادہ بھی اُس میں آتا ہے۔

**سوال** کس کس دلیل سے یہ بات حاصل ہے کہ مادہ براز کی طرف مائل ہے نہ اس امر کی خبر لائے کہ بجران اسہال کے ساتھ ہو جائے۔

**جواب** قانون میں اتنی علامتیں لکھی ہیں۔ جو بجران اسہالی پر دلالت کرتی ہیں۔

(۳) تام ہیٹ میں درد کا پایا جانا۔

(۴) براز میں رنگت کی کثرت۔

(۶) قراقبر کا پیدا ہونا ہے۔

(۸) سولے شراسیف کے سب کا اونچا ہو جانا۔

(۱) پیشاب کا کم آنا

(۳) نیچے کے دھڑ میں ثقالت

(۵) قے کی علامتوں کا نہ ہونا

(۷) کچ ران کا پھولنا ہے

(۹) قراقبر کا کم کی طرف انتقال پانا۔

اور کبھی بعض چھوٹی ہوتی ہے اور باآنکھ صلابت نہیں ہوتی مگر قوی ہوتی ہے اور کبھی بجران اسہال پر تفسیر اور پسینے کی عادت کا کم ہونا اور کثرت سے اسہال کا آنا دلالت کرتا ہے خصوصاً چھ مریض تھنڈے پانی پینے کی عادت رکھتا ہے اور کبھی کہا گیا ہے کہ جب تب غبی میں بعد بجران کے پیشاب سفید

زقيا في وقع اختلافها كما ينبغي

السؤال العاشر بماذا يستدل على ميل المادة الى العرق حتى تنذر بان  
البحران يكون به الجواب من القانون لابن سينا اذا كان النبض شديدا  
الموجية وكان امساك اليد على الجلبة يحصل نخنة نداوة ويصنع حمرة ويجد سخونة  
الجلد مع ذلك اكثر مما كانت وانتفاخه واحمراره اكثر مما كان وكان البول  
منصبغا الى غلظ وخصوصا اذا انصبغ في الرابع وغلظ في السابع ولا ينبغي  
ان يتوقع بحران عرق مع استطلاق من الطبيعة غالب -

الرجفة

السؤال الحادي عشر بماذا يستدل على ان البحران يكون بالفتى حتى ينذر به  
قبل كونه الجواب من القانون اذا حدث في العين ظلمة وغشاوة ومراة  
ثم واخلج شفة ووجع في فم المعدة وتجلب لعاب ونفقان في الضمعات من  
النبض وانخفاض وخصوصا اذا اصاب العليل عقيب نزاعا فضعف برود  
الشرايف فاحكم ان البحران واقع بالفتى لاسيما اذا كانت المادة صغرى  
واصفرا الوجه -

السؤال الثاني عشر بماذا يستدل على ان البحران يكون بالمرءات  
الجواب اذا راي العليل خيوطا حمرا اولالا وتباريق واحمر الوجه جدا والعين

اور پتلا آئے تو دست آئیں گے اور قریب ہے کہ اسماعیل خراش بھی آجائے۔

**سوال** کیا چیز یہ بات بتاتی ہے کہ مانسے کی رجوع پسینے کی طرف پائی جاتی ہے تاکہ اس امر کی خبر دے کہ جسے ان پسینے سے جوئے۔

**جواب** شیخ کے قانون میں لکھا ہے کہ جب نبض بہت موجی پائی جائے یا ٹنک کر ہاتھ رکھنے سے جلد پر ہاتھ کے نیچے تری پائی جائے اور بدن پر سوجی معلوم ہو اور باوصف اس تری کے جلد میں بہت گرمی معلوم ہو اور جلد کا چھو لنا اور سوجی بھی پہلے کی نسبت سے اکثر نظر آئے اور پیشاب بھی غلظت کے ساتھ نگیں دیکھا جائے خصوصاً جب چوستے ہی دن رنگین ہوا ہو اور ساتویں دن کا لٹھا ہوا ہو پس ظاہر اس قریب سے ہو گا کہ بحران مریض کا پسینے سے ہو گا اور اگر طبیعت پر استطلاق غالب آئے تو پسینے کے بحران کی توقع کی جاتی ہے۔

**سوال** کیا علامت ہے اس بات کی کہ بحران نئے کے ساتھ ہو گا تاکہ بحران ہونے سے پہلے خبر دے۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ جب آنکھوں میں تاریکی اور پردہ اسامیہ اور منہ کا مزہ بھی کڑوا ہوا اور ہونٹ بھی مریض کا پھڑکنا ہو اور معدے کے منہ میں درد بھی ہونا ہو اور منہ سے لعاب بھی آتا ہو اور خفقان بھی پایا جاتا ہو اور نبض بھی ہست اور دہتی ہو خصوصاً جب مریض کو بعد ان سب علامات کے پسلی کے لوگوں کے نیچے کپکپی بھی ہو پس اس کا بحران نئے سے ہو گا۔ خاص کر جب مادہ صفراوی ہو۔ اور منہ بھی زردی لیے ہو۔

**سوال** کیا چیز نکسیر کے بحران پر دلالت کرتی ہے۔ اور پہلی از وقوع اس کے ہونے کی ہدایت کرتی ہے۔

**جواب** جب مریض سخی سخی ہا چکے ہوئے طور پر دیکھے اور منہ اس کا بہت سخی ہو جائے اور آنکھ۔

والانف وسال الدم دفعة وشبهق النبض ومانج واسرع واحتمل الكلف  
 وكان اشتعال الراس شديدا جدا والصمدع ضربا نيا فيوقع رعا فالاسيما  
 اذ اول المرض والسج العادة والمراج على ان المادة دموية وان كانت  
 المادة الصفرة لوتية ايضا وتقدير بحرن برعاف -

بعقب

السؤال الثالث عشر ما تقول في الاستسقاء الذي يكون تعقيب  
 الامراض الحادة اذا كان مع جمى والم على ما ذيل الجواب من الملكى  
 ياردى قتال وذلك لما كان الاستسقاء حادثة من برد الكبد وضعف  
 القوة المولدة للدم كان شفاها لتسخين واستعمال الادوية الحارة وكنا  
 متى استعملنا مثل هذه الاشياء زونا في قوة الحمى والام واذا كان الالم  
 انما يكون بسبب ورم حار واما سبب لنزع حرارة ومتى استعملنا الاشياء المبردة  
 ليسكن الحمى زونا في الاستسقاء فيهلك لذلك المريض في اكثر الاحوال  
 السؤال الرابع عشر اذ اريت بانسان اختلاط ذهن فاذا نام وتيقظ  
 ثاب اليه ذهنه فاذا استيقظ زانا عا والى اختلاطه على ما ذيل -

التسخين

الجواب من الملكى هذه دلالة محمودة لان الطبيعة في وقت النوم يكون  
 قد قهرت مادة المرض ونضجت بقوتها الا انه ينبغي ان يعلم انه ليس في

اور ناک میں بھی سُرخی آجائے اور آنسو بھی دفعۃً بہنے لگیں اور نبض میں بھی بلندی اور موجیت اور جوش اور سرعت دیکھیں اور ناک میں کھجلی ہو اور سر میں آگ بہت بھڑک رہی ہو اور دوسری لپک کے ہمراہ ہو پس ان علامتوں سے ظہیر آگاہ ہو کہ ضرور نکسیری بھران ہے کہ یہ سب اُسکی شان ہے خصوصاً جب مرض اوسن اور عادت اور مزاج مریض کا مادے کو دوسری بنائے اور اگر مادہ صفراوی ہو تو اُس میں بھی کبھی بھران نکسیری وقوع میں آتا ہے ۔

**سوال** کیا کہتے ہو اُس استسقا میں جو امراض حادہ کے پیچھے تپ اور الم کے ساتھ ہو کس بات پر دلالت کرتا ہے اور اُس مرض میں مریض بچتا ہے یا مرنا ہے ۔

**جواب** ملکی سے منقول ہے کہ یہ استسقا بہت بُرا ہے اور مریض کو مار ڈالتا ہے اور وجہ اسکا یہ ہے کہ جب جگر کی سردی سے استسقا ہو اور اُس قوت میں جو خون پیدا کرتی ہے ضعف پیدا ہو تو اُس کی شفا گرمی پہنچانے سے اور گرم دواؤں کے عمل میں لاسنے سے ہوگی اور جب ہم ایسی دواؤں کا استعمال کریں گے تو تپ اور الم کی قوت بڑھا دینگی اور الم یا تو گرم ورم سے پیدا ہوتا ہے یا حرارت کے گزند سے ہو یا ہوتا ہے اور جب ہم تپ کے سبب سے سرد دوائیں کام میں لائیں گے تو استسقا کو بڑھا دینگی پس اکثر ہال میں بیمار مجائے گا اور ہرگز شفا نہ پائے گا ۔

**سوال** جب تم کسی آدمی کے ذہن میں ایسی پریشانی دیکھو کہ جب سوئے اور بیدار ہو وے تو ذہن درست ہو جائے ۔ اور اگر ایک مدت تک جاگتا رہے تو وہی پریشانی بھڑکے ۔ تو اس صورت سے کیا حالت ذہن میں آتی ہے ۔ اور مریض کی کیا کیفیت پائی جاتی ہے ۔

**جواب** ملکی سے یہ بات منقول ہوتی ہے کہ یہ علامت اچھی ہے ۔ اِس واسطے کہ طبیعت نیند کے وقت مرض کے بلے پر غالب ہو جاتی ہے اور اپنی قوت سے اُس بلے کو بچاتی ہے مگر یہ سزاوار نہیں ۔



كل علامة جودة الذهن علامته جيدة لان اصحاب النزف وصحاب اسل  
يهلكون وودتهم سليم لكن في الامراض الحادة وامراض الراس -

السؤال الخامس عشر احدث بصاحب السرسام عطاس على ما ذابيل  
الجواب من الملكى هذا دليل محمود وذلك ان الدماغ ولطونه قد قوى  
على دفع الفضل وبتى الموزى ولذلك قال جالينوس فى العليل الاعرض  
ان العطاس اذ لم يكن عن زكام كان من النفع الاشياء للرأس المملو بخارا  
الا انه مذموم فى سائر امراض الصدر لانه يزعج الصدر ويحدر اليه مادة

السؤال السادس عشر اخرج فى البراز حيات فى يوم من ايام البحران  
على ما ذابيل - الجواب من الملكى هذا دليل محمود لان الطبيعة تكون قد قوت  
على دفع المادة الموزية فاندفعت الحيات مع ما دفعت بقوتها -

السؤال السابع عشر اذ اريت بانسان صمما وقد حدث بعقب حمى حادة  
فاصابه اسهال مرى على ما ذابيل الجواب ان هذا الصمم يحدث عن قى  
المرا الى الراس فاذا انسخر ذلك المر الى أسفل انقضى الصمم ولذلك  
اذا كان بانسان اختلاف ثم حدث صمم انقطع ذلك الاختلاف لقضية  
فى هذا صدرها فيما قبله -

کہ طبع ہر مرض میں ذہن کی جدت کو اچھی نشانی جانے اور مرض کے دفع کرنے اور مادے کے پکڑنے میں غالب مائے اس واسطے کہ جن کو جریان خون ہوتا ہے یا محل ہو جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور ان کے ذہن سلیم دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن تیز امراض اور سر کی بیماریوں میں ذہن پریشان ہو جاتا ہے اور جدت نہیں پاتا ہے۔

**سوال** جب سر سام والے کو چھینک آئے تو یہ چھینک کیا بات بتائے۔

**جواب** ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ یہ دلیل اچھی ہے اور یہ اس کی دلیل ہے کہ دماغ کو اس کے بطون کو فضلوں کی اور موزی شے کے دفع کی قوت حاصل ہوئی ہے۔ اسی واسطے جالینوس نے بحث علل واعراض میں لکھا ہے کہ جب چھینک زکام کی وجہ سے نہ ہو تو اس سر کے لیے جس میں بخارات بھرے ہیں سب چیز سے نافع ہے۔ لیکن امراض صدر میں چھینک کا ہونا بہت بُرا ہے۔

کس واسطے کہ یہ چھینک سینے کو تکلیف پہنچاتی ہے اور مادے کو سینے کی طرف کھینچ لاتی ہے۔

**سوال** جب براز میں کسی مریض کے کسی ٹھران کے دن سانپ نکلیں تو کس امر پر دلالت کریں۔

**جواب** ملکی نے لکھا ہے کہ ٹھران کے روز اس کا ٹکنا اچھا ہے۔ کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت کو موزی مادے کے دفع کی قوت ہوئی۔ تب ان سانپوں کی جو مائے ہی سے ٹٹے نکل آئیں صورت ہوئی۔ **سوال** جب کسی آدمی میں بعد تیز تپ کے بہراہن دیکھا جائے پھر اسہال صفراوی بھی پایا جائے تو یہ امر کیا صورت بتائے۔

**جواب** یہ بہراہن سر کی طرف صفرا کے چڑھنے سے پیدا ہو جاتا ہے پس جب صفرا نیچے کی جانب اترتا ہے تو بہراہن دور ہوتا ہے اور نفع اس کا ضرور ہوتا ہے اور ایسا ہی جب کسی آدمی کو اول درجہ ہوں بعد بہراہن پیدا ہو تو وہ سب بند ہو جاتے ہیں اور یہاں تھنبہ برکس دل کے ظہور ہوتا ہے کس واسطے کہ پہلی صورت میں تو صفرا سر سے نیچے آتا ہے تب یہ لفظ بہراہن جاتا رہتا ہے اور یہاں مادہ اوپر کو جاتا ہے تب بہراہن پیدا ہو جاتا ہے۔

السؤال الثامن عشر في امي المواضع تكون البواسير اذا ظهرت دليلا محمودا  
الجواب قال صاحب الملكي اذا حدث باصحاب البواسير السواوي  
والسر سام البواسير كان ذلك دليلا محمودا وذلك بسبب انخذ الماتو  
من علوا الى اسفل -

السؤال التاسع عشر اذا حدث بمن به جمل محقرة نافض في يوم من ايام الحرج  
ما دلالة الجواب من الملكي هذا يدل على انقضاءها وذلك ان الحمى المطبقة  
يكون من الخلط العفن داخل الاوردة والعروق والنفاض يكون حدوثه  
عند خروج ذلك الخلط عن الاوردة والعروق والنفاض الى الاعضاء الحساسة  
السؤال العشرون كيف يقضى بالسلامة من ذات الجنب او ذات الرية  
من جهة ما ينفث - الجواب من الملكي اذا كان ما ينفث في ابتداء الرض  
رقيقا ابيض ثم يغلب بعد قليل بسهولة من غير شدة ودفعه بقوة وهو ليس  
باسود ولا اخضر ولا اصفر ولم يكن له رائحة دل ذلك على نضج المرض و  
السلامة منه فحضر بدته -

فيه



**سوال** کس کس جگہ بوا سیر کا ظاہر ہونا اچھا ہے۔ اور اسکی خوبی کا سبب کیا ہے۔

**جواب** ملکی کے مصنف نے کہا ہے کہ سرنام والے اور سواس سوداوی والے کو بوا سیر کا ہونا اچھا ہے کیونکہ یہ امرادے کے سفلی میں اترنے پر دلالت کرتا ہے۔

**سوال** جب تپ مجرّمہ کے مخران میں مریض کو سردی لگے تو کس بات پر دلالت کرے۔

**جواب** ملکی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سردی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اب وہ تپ اترتی ہے اور تپ اس جگہ سے کہ تپ مطبقہ میں مادہ عفنی رگوں کے اندر پایا جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مادہ رگوں سے اعضا سے حساسہ کی طرف بکھل آتا ہے۔

گرتا ہے

**سوال** کیونکہ ذوات الجنب اور ذوات الریہ میں تھوک سے حکم کیا جائے گا کہ یہ مریض جلد تر شفا پائے گا۔

**جواب** ملکی میں لکھا ہے کہ جب ابتدائے مرض میں تھوک سفید اور پتلا ہو اور پھر تھوڑے عرصے میں بسہولت کاڑھا ہو اور شدید الغلطہ ہو اور قوت کے ساتھ تھوکا بائے اور رنگ بھی اس کا سیاہ یا سبز یا زرد نہ ہو اور اس میں سے بو بھی نہ آئے تو یہ علامات مادہ کے پک جانے پر دلالت کرتی ہے اور کمی مدت اور مریض کی سلامتی کی جانب ہدایت کرتی ہے۔



# الباب الخامس

في الادوية وهو عشرون مسألة

السؤال الاول اذا تركبت حرارة معتدلة مع جوهر غليظ لطيف او مع جوهر متوسط كيف يكون اطعم الجواب من المقالة الثانية من الاصول لابن رضوان حيث يقول ان حرارة المعتدلة مع الجوهر الغليظ يحدث اطعم الحله ومع الجوهر اللطيف يحدث اطعم الدم ومع المتوسط يحدث اطعم السؤال الثاني اذا تركبت البرودة مع الجوهر اللطيف او مع الجوهر الغليظ او مع الجوهر المتوسط كيف يكون اطعم الجواب من المقالة الثانية من كتاب الاصول لابن رضوان اذا تركبت البرودة مع الجوهر الغليظ حدث اطعم الغص فان تركبت مع الجوهر اللطيف حدث اطعم الحاض وان تركبت مع المتوسط حدث اطعم القابض -

السؤال الثالث اذا تركبت حرارة زائدة مع جوهر غليظ او لطيف او متوسط كيف يكون اطعم الجواب من كتاب الاصول لابن رضوان ان تركبت حرارة زائدة مع جوهر غليظ كان اطعم حرا فان تركبت حرا

# باب پانچواں

دواؤں کے حال میں ہے اور وہ بھی بیس سوال ہیں

**سوال** جب حرارت معتدل یعنی کم نہ زیادہ کسی غلیظ یا لطیف جوہر یا کسی متوسط جوہر کے ساتھ ترکیب پائے تو اُس کا مزاج کیسا ہو جاتا ہے۔

**جواب** ابن رضوان کے اصول کے دوسرے مقالے میں یوں لکھا ہے یعنی اس طرح کہتا ہے کہ حرارت معتدلہ جب کسی جوہر غلیظ کے ساتھ ملا کرتی ہے تو اُس جوہر غلیظ میں بیٹھا مزاج پیدا کرتی ہے اور اگر جوہر لطیف کے ہمراہ ہوا کرتی ہے تو چکنا مزاج پیدا کرتی ہے اور اگر جوہر متوسط کے ساتھ پائی جاتی ہے تو ہمچکنا مزاج بنتی ہے۔

**سوال** جب سردی کسی لطیف جوہر سے یا غلیظ جوہر سے یا متوسط جوہر سے ترکیب پائے تو ہر ایک چیز کا مزاج کیسا ہو جائے۔

**جواب** ابن رضوان کی کتاب الاصول کے دوسرے مقالے میں لکھا ہے اُس نے ہر ایک کا مزاج اس طرح سے کہا ہے کہ اگر جوہر غلیظ میں سردی ہو تو وہ چیز مزے میں کیسی ہو اور اگر جوہر لطیف میں سردی آئے تو وہ چیز ترش ہو جائے اور اگر متوسط جوہر میں سردی آئے تو وہ چیز کلا کپڑے۔

**سوال** اگر کسی جوہر لطیف یا غلیظ یا متوسط میں زائد حرارت ہو تو ہر ایک چیز کے مزے کی کیا کیفیت ہو۔

**جواب** کتاب اصول ابن رضوان میں بیان کیا ہے کہ اگر حرارت زائد ہو جوہر غلیظ کے ساتھ ترکیب پاوے تو مزہ اُس شے کا تلخ ہو جاوے۔ اور اگر وہی حرارت

زائدة مع جوهر لطيف كان الطعم حريفا وان تركبت حرارة زائدة مع  
جوهر متوسط كان الطعم مالحا.

السؤال الرابع الى كم قسم ينقسم الامنان الساقطة وكم عدد هاون اين  
يجلب كل واحد منها الجواب من المقالة الحادية عشر من المرشد للتمييز  
حيث يقول اما انقسامها فثمان احدها ضرب من الالهوتية على الاشجار  
فمنها قابض الطعم كاللشوث ومنها حادة القوة كالافتيون ومنها ملين  
المرارة عطري كالورس الهندي والحبشي واليماني وقنبيل والملاذن و  
اللك فهذا هو قسم الادوية الهوائية الساقطة على الاشجار واما القسم الثاني  
من الامنان وهو جوهر من الحلاوات التي تخل بالمار والنار ويجد برد  
الهوار كالترنجبين والحسل واما عدد هاون خمسة عشر الحسل وسكر العشر و  
الترنجبين والكرنجبين والباركفيين والشيرخست والمسن والشمع و  
الملاذن واللك والورس وقنبيل واللشوث والافتيون والشكر  
فالحسل قال التيمي في مرشده هو من يسقط من الهوار كل بلد وكل قليم  
من الامصار السكونية وسقطة على ورق انواع من الازهار والنوار واما  
سكر العشر فهو من يسقط على ورق العشر رطب السقوط الاندية على النبات

زائدہ جو ہر لطیف سے لطائف تو مزہ تیز ہو جائے اور اگر وہی حرارت زائدہ جو ہر متوسط لطائف تو مزہ نکلیں ہوگا۔

**سوال** ترنگین جو گرتی ہے کے قسم کی ہوتی ہے اور کس قسم کی ہوتی ہے اور کتنے عدد پر گنتی جاتی ہے اور کہاں کہاں سے آتی ہے۔

**جواب** ٹیمبی کی کتاب مسیحی مرشد کے گیارہویں مقالے سے لکھا جاتا ہے کہ وہ تمام ترنگینوں کو دو قسم کا بتاتا ہے۔

ایک قسم وہ ہے جو درختوں پر ہواؤں سے پیدا ہوتی ہے اور حکیم طلق کی قدرت سے کبھی کسی مرض کی دوا ہوتی ہے۔ دوسری قسم ان میں سے ایسی ہوتی ہے کہ جس کا مزہ کلا بکڑتا ہے جیسے کثوث ہے۔ کہ وہ بن بد مزہ ہوتا ہے اور بعضی ان میں سے تیز قوت والی ہے جیسے اقمیون ہے۔ اور بعضی ان میں سے وہ ہے جس میں تلخی ہے مگر مٹوڑیسی اور خوشبو بھی ہوتی ہے۔ جیسے ورس ہندی اور یانی اور حبشی اور وہ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے اور قنبیل اور لادن اور لک ہے جس میں قسم ان دواؤں میں سے ہے جو ہوا سے درختوں پر گرتی ہیں اور حکیم خدا اپنی جگہ انٹر کرتی ہیں۔

اور دوسری قسم ان ترنگینوں میں سے ہے جو ہر شہر میں ہیں کہ پانی اور آگ ان کو گھلاتے ہیں اور ہوا کی ستری سے جم جاتی ہیں جیسے ترنجبین ہے اور غسل ہے کہ ہر ایک ترنجبین اصل ہے اور وہ پندرہ گنتی جاتی ہیں جو تفصیل لکھی جاتی ہیں۔ غسل۔ شکر عشر ترنجبین۔ گرگبیلین۔ باکلیش۔ شیر خشک۔ سن۔ غمخ۔ لاؤ۔ لک۔ ورس قنبیل۔ کثوث۔ اقمیون۔ شکر۔ غسل کو مٹی بے اپنی کتاب مرشد نام میں یوں لکھا ہے کہ غسل وہ ہے جو شہنم ہوا سے ہر شہر اور ہر قلعہ میں گرتا ہے آباد شہروں میں اور ویرانوں میں پھولوں کی کامیوں کی پتیوں پر ٹپکتا ہے۔

شکر عشر وہ بھی ایک شہنم ہے جو درخت عشر یعنی اکھ کے ترپوں پر گر کر گرتی ہے جیسا کہ روئیدگی چاوس نکال کر گرتی ہے



فيكسب من ورق العشرة مطلقاً للطبيعة ويجد على الورق واما الترخمين  
فهو من يقع على شوك الشرق وفيه ثمر الشرق موجود فيه مثل الماش وهو  
بارض خراسان واما الكركيين فهو من يقع بارض خراسان على ورق الطفا  
والاثل واما الباركيين فهو من يقع على ورق الخلاف واما الشيرشت  
فهو من يسقط بهر اعلی صنف من الشوك البار والمزاج واما المن نفسه فهو  
يسقط على جلنار المط وورقه وهو الرمان البري وعلى ورق السدر والنوخ  
والبلوط باليمن واما الشمع فالاطباء مجمعون على انه من يقول ليمحي في مرشه  
واما انا فلسنا ارى ذلك بل ارى ان الشمع جسم قهري يتكون من الرقيق  
النخل ويخرج من بطونها كمثل ما يتكون القز من الرقيق وود القز والدليل  
عليه ما نراه ينتقل فيه من اختلاف الوان مع سن النخل عام بعد عام وذلك  
اننا نرى الشمع ينتقل مع سن النخل في كل عام ياتي عليه الى لون غير لونه  
الاول فمن ذلك اننا نجد شمع الفراخ المسماة طرود اول عام بهيض نقيبا و  
ثاني سنة يتغير الى الصفرة وثالث سنة يكون اقوى صفرة ورابع سنة يكون  
احمر وخامس سنة يكون اشد حمرة وسادس سنة ليضرب الى السواد وسابع  
سنة يكون اسود شديدا السواد وهو غاية ما يعمر النخل واما اللاذن فهو من

اور ان پتوں سے قوت اسہالی لیا کرتی ہے اور اسی پتے پر جا کرتی ہے۔

سرخ بھین وہ ہے جو درخت مشرق یعنی جوائے کے کانٹوں پر ایسے وقت کہ جب وہ درخت پھلا ہوتا ہو گرا کرتی ہے چنانچہ اس میں اس درخت کا ٹھنڈا ماش کے موجود ہوتا ہے اور زرخیز خراسان میں ہوا کرتی سرنگبھین بھی شمع ہے کہ زمین خراسان میں ملا کرتی ہے اور درخت گز اور اشل کے پتوں پر گرا کرتی ہے۔ اور بارکھنیش خاص بید کے پتوں پر ہوتی ہے نہ اور دھتوں پر۔

اور شیشہ ایک قسم کے سرد فراج کانٹوں پر گرا کرتی ہے اور دشت ہرا میں ملا کرتی ہے۔

اور شش خاص گلنا رنطا اس کے پتوں پر ملتا ہے اور وہ انا روشنی ہے جس کے پتوں پر یہ گرا کرتی ہے اور بیرجی کے پتوں اور شفتالو اور بلوط کے پتوں پر خاص بین کے ملک میں پایا جاتا ہے۔

شیخ یونس کے باب میں تمام اقطار نے اسی پر اجماع کیا ہے جو تہی نے اپنی کتاب میں جس کا نام مرشد ہے لکھا ہے لیکن میں وہ بات نہیں دیکھتا بلکہ جو میں دیکھتا ہوں وہی اس مقام پر لکھتا ہوں واضح ہو کہ موم ایک جسم سوراخ دار ہے کہ شہد کی مکھی کے بھوک سے بنتا ہے اور اس کے پیٹ سے نکلتا ہے جیسا کہ ابریشم ایک کیڑے کے بھوک سے کہ اس کا نام تتر ہے پیدا ہوتا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ موم کا رنگ شہد کی مکھی کے سن اور عمر کے ساتھ سال بسال بدلتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مکھی کے سن کے موافق موم کا رنگ پہلے رنگ سے جدا ہوتا ہے پس اسی وجہ سے موم اس مکھی کا جو بچہ یکساں ہے جس کا نام طروف ہے۔ پہلے برس میں صاف اور سفید ہاتے ہیں۔ دوسرے برس میں زردی مائل تعمیرے سال میں تو خوب زرد پایا جاتا ہے۔

چوتھے سال میں سبز اور پانچویں سال میں اچھا سبز اور چھٹے سال میں سیاہی مازتا ہوا اور ساتویں برس میں خوب سیاہ نظر آتا ہے۔ اور اسی سات برس پر جن میں یہ یہ تعمیر ہوتا جاتا ہے شہد کی مکھی کی عمر کی انتہا ہے۔ پھر مکھی بھی تمام ہے اور موم کا بھی اتمام ہے۔ بعد لافون بھی ابن

شیخ یونس

الاسنان الساقطة مثل الطل واكثر مستقطه هو بحزيرة قبرس على شجر ترعبيه  
 اغنام تلك الجزيرة فاذا رعت الغنم ورق ذلك النبات ووطيته باطلا  
 تعلق بشعور لحاها واطلا فيها وكثافت بعضه على بعض حتى يصير مثل الكحك  
 الذي يسمى الزوفا الرطب المتعلق بلوايا الضان فيجمع للاذن من شعور تلك  
 الاغنام بامشاط الحديد ويسقوريدس يقول انه من يقع على صنف من شجر  
 يقال لقيسوس فاذا رعت الغنم تعلق في لحاها واطلا فيها لانه في كيان  
 اللبن واما اللك فقوم قالوا انه صمغ وليس بصمغ والدليل على انه ملل من  
 انا نجد ملتصبا بقضبان الكرم التي يكون منها الورق والعنب والعود المركب  
 عليه اللك في غلط انحصر بل وونها بكثير ونجد ما قد علا عليه من اللك  
 يربو ويزيد على غلط القضيب الحامل له اضعا فالكثيرة حتى يكون في غلط  
 الابهام وغلط وليس في قضبان الكرم من اللدونة الصمغية ما ان يغلط  
 ذلك العود الدقيق فيلبسه ويتراكب عليه فدل ذلك على انه جسم لطيف هو  
 يبسط على ظاهر تلك القضبان فيملبها بالخاصية التي جعلت فيها وتهوئخص  
 بموضعين من البند احدهما الديكل والاخر الصمغ او سيدان واما الورس فسمي  
 الحصى القنينة وهو عند قوم الورس الحبشي وليس بنبت ببلاد الحبشة فقط

نموس - كتاب

يراكم

تحقیق الدلیل المتعلق بضمیمہ مسئلہ مرتب تقویر البلدان بطبع بہرہ رس من مالک فرانک ۱۸۶۷ء صفحہ ۳۴۶

الرصاص والنجار العالم

تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									
تأليفه على يد المصنف									

متعلق صفحہ ۸۸ مفتوح از کتاب نقیہ البدان مطبوعہ بیروت ملک فرانسیس جی ۳۴۹ (ترجمہ) تحقیق دوسری

احوال اور عام خبیری

[illegible]

# منقول من كتاب تقويم البلدان

المطبوع بپیرس من ملک فرانس ٨٧٠ شمس ٩٢٠ هجری

الیهیل الیهیل حیث الطول اثنتان لستون ونصف العرض خمس وعشرون وعشر  
وقائق وحوکم بپیر عذب جدر ویشہ نیل مصر بان فیه تماسج وانه یرتفع ویرکب البلاء  
ثم نزل فینزع علیہ آمان کتاب رسم المعمور فقال ان اول مہر بان  
من طول مائہ وستہ وعشرین وعرض ستہ وثلاثین ثم یسیر مغرباً وجنوباً  
الی طول مائہ وعشرین وعرض ثنتین وثلاثین ثم یغرب الی طول مائہ  
واحدی عشرة وعرض ستہ وعشرین ثم یسیر الی الجنوب الی طول مائہ وسبع  
درجات وعرض ثلاث وعشرین ثم یفترق فرقتین فیصب احدهما فی البحر  
الہندی حیث الطول مائہ واربع درجات والعرض عشرون وتمر الفرقة  
الثانیة وتصب فی البحر ایضاً بعد ذلک وبین ما ذکرناہ عن ابن حوقل  
وہین کتاب زعم المعمور اختلاف کثیر وان جعلنا الاطوال التي فی رسم المعمور  
من الخالدات والاطوال المتقدم ذکرہا من ساحل البحر یقل الاختلاف  
وقد ذکرنا ما وقع الیہنا فی ذلک واللہ اعلم بالصواب ٥

# منقول از کتاب تقویم البلدان

مطبوعہ پیرس ملک فرانس ۱۸۷۸ء صفحہ ۶۲

۵۔ پہلے اس جگہ واقع ہے جہاں طول ساڑھے باغیچے ۹۲ $\frac{1}{2}$  درجے۔ عرض پچیس درجے اور عرض دقیقہ ہے اور دبئی اور بہت شیریں نہر ہے اور دریائے نیل (جو مصر میں ہے) سے اس بات میں مشابہ ہے کہ اس میں لگے ہیں اور اس قدر چڑھ جاتی ہے کہ شہروں کو غرقاب کر دیتی ہے۔ پھر اس قدر اتر جاتی ہے کہ اس میں کھیتی ہوئے لگتی ہے اور کتاب رسم المعمور کا مصنف کہتا ہے کہ نہر مہران کا ابتدا میں طول ۱۲۶ درجے اور عرض ۲۶ درجے ہے پھر مغرب اور جنوب کی جانب ۱۲۱ درجے طول تک پہنچی ہوئی چلی گئی ہے اور وہاں عرض ۲۲ درجے ہے پھر ۱۱ درجے طول تک مغرب کو چلی گئی ہے اور وہاں ۲۶ درجے عرض ہے۔ پھر ۱۰ درجے طول تک جنوب کو گئی ہے اور وہاں ۲۳ درجے عرض ہے پھر اس کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک حصہ تو بحر ہند میں جا کر اسے جہاں طول ۱۰۴ درجے اور عرض ۲۰ درجے ہے اور دوسرا حصہ بہتا ہوا چلا گیا ہے وہ بھی بعد کو بحر ہند ہی میں جا کر ہے۔ اور جن قلع اور کتاب رسم المعمور سے جو ہم نے بیان کیا ہے اس میں بڑا اختلاف ہے۔ جو طول کہ کتاب رسم المعمور میں ہیں اگر انکو ہم ہمیشہ کے طول کہیں اور جن طولوں کا کہ پہلے ذکر ہوا ہے انکو ساحل بحر کے طول کہیں تو اختلاف کم ہو جائے گا۔ اس باب میں جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ ہم نے ذکر کر دیا۔ واللہ اعلم بالصواب ۹

## دیل - کراچی - ٹھٹھہ - لاہوری بند

(تاریخ ہندوستان صنفہ سرسری الیٹ جلد اول صفحہ ۴۷۲ لندن ۱۸۷۵ء)

دیل مشہور بندرگاہ تھا لیکن اب کبھی جگہ معلوم نہیں اور دریائے سندھ کے دہانے کی شکل بدلنے کی وجہ سے اب صرف قیاس ہی پر قائم ہے۔ دیل کے مقام کے متعلق مختلف رائے ہیں۔ ہندوستان کے مورخ صاحب فرزانہ کی تصحیح کے میں اسے ٹھٹھہ کو دیل قرار دیتے ہیں۔ میر فتح محمد دیل کو ٹھٹھہ اور لاہوری بند قرار دیتا ہے اور افضل علی غلامی کی اور علی وریب غفرانی ان کے قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ مذکورہ اسے صحیح مقام پر دیل واقع تھا اور اس سے لازم ہے کہ ٹھٹھہ وہ مقام ہو۔

زمانہ حال کے مصنفین میں وی لارڈسٹن ورنل شامل ہیں۔ ٹھٹھہ کو دیل قرار دیتے ہیں۔ کپتان مک لڈو کا بیان ہے کہ عربیہ بنگ ٹھٹھہ کو دیل کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتا ہے کہ دیل بندرگاہ تھا۔ سرسری بھی یہی بیان کرتا ہے کہ عربیہ ٹھٹھہ کو دیل مندی کہتے ہیں۔ ایک جگہ کا لکھتے ہیں کہ دیل تو تیارچو لغت برٹن کے نزدیک ایک تحقیق کر ٹھٹھہ اسی مقام پر واقع ہے جہاں دیل تھا کیونکہ عرب اور ایرانی اسکول میں یہ کہتے ہیں اور ٹھٹھہ کی ساخت کی نشانوں کو نشان دہیابی کہتے ہیں۔ ویل کے لیے یہ قرار دیا ہے کہ دریائے سندھ کے دہانے پر واقع ہے۔ بعض نے لاہور کو دیل قرار دیا ہے۔ تیارچو لاری کے قریب قرار دیتا ہے اور لغت برٹن کی یہی رائے ہے۔ ڈاکٹر نیبر کے نزدیک کراچی اور ٹھٹھہ کے نام میں واقع تھا اور سرسری ٹھٹھہ کو دیل بھی کہتے ہیں۔ لیکن انہیں کچھ شبہ نہیں کہ دیل ساحل سمندر پر یا ٹھٹھہ کو دیل واقع تھا۔ میر نے نزدیک اس میں شبہ نہیں کہ کراچی اسی جگہ پر واقع ہے۔ دیل یا دیول کا نام جبکہ معنی سندھ کے ہیں یہ بتاتا ہے کہ سمندر کے کنارے پر سطح واقع ہے بلکہ کراچی ان کی نظر اس پر پڑتی ہوئی ہوگی اور یہ اعلیٰ کہ جس بلند حصہ ساحل پر اب سندھ کا قلعہ واقع ہے اسی جگہ وہ مشہور سمندر جوگا جس کے نام سے بندرگاہ دیل مشہور ہوئی اور سمندر کی طرف سے مشہور کیا گیا۔ جوہاں اس نام کی مانع ہیں کہ ٹھٹھہ دیل نہیں ہو سکتا بلکہ کراچی زیادہ قریب قیاس جو ان میں سے چند دیل میں بیان کیا ہے ہیں۔ سرسری کے یہ جواب آتے تھے وہ طوفان میں ساحل دیل پناہ دیتے تھے اس لیے یہ مقام فضلی سمندر سے چار میل اور دریا کے رستے سو میل دور نہیں ہو سکتا۔ بحری قزاق جوہاں زوں پر حملہ کرتے تھے وہ دیل میں رہتے تھے اور جنگ مارا تو م کے تھے۔ یہ ٹھٹھہ مارا تو م ساحل سمندر پر کراچی سے لاہوری بند تک رہتی تھی۔ بلاذری خلیج دیل کو ذکر کرتا ہے اور نیچ فارس سے فوج جہانوں پہنچی گئی تھی وہ دیل میں گزرتی تھی۔ ابن خلدی کہتا ہے کہ دیل ایک بڑی بندرگاہ تھی جو ساحل سمندر پر واقع ہے اور بحری تجارت گاہ و دہر ان کے مغرب میں واقع ہے اور اس جگہ سے بڑے دخت کسی قسم کے نہیں ملے۔ بحر کے اور صرف تجارت گاہ و بندہ مشہور ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ رزخیز اور شاداب ٹھٹھہ دیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کراچی دیل کے مقام پر واقع ہے اور یہ کہ دیل سے مشہور و جنرل پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ٹھٹھہ دیل کو لکھتے ہیں بلکہ کراچی کو کہتے ہیں۔ ثابت ہو چکا ہے کہ منصورہ جدید آباد جو مراد لا اطلاع دیل لکھا ہے کہ دیل مشہور شہر ہے سمندر کے کنارے پر اور اس مقام پر بلتان اور لاہور کے دریا سندھ میں گرتے ہیں ان بیانوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دیل سمندر کے کنارے پر واقع تھا اور نہ ٹھٹھہ اور نہ لاہوری بند اس مقام پر واقع ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ سمندر سے دو ہیں اور اغلب یہی ہے کہ کراچی دیل کے مقام پر واقع ہے۔

تنگینوں میں سے ہے جو جنم کی طرح گرتا ہے اور اکثر جزیرہ قبرس میں اُس درخت پر چکا کرتا ہے جس کو اُس سبزیر سے کی بلیریاں چا کرتی ہیں۔ پس جب بھیڑیں اُس درخت کی پتی کو چرتی ہیں۔ اور اپنے کھروں سے اُسکو ہال کرتی ہیں تو وہ انکی ڈاڑھیوں کے بالوں میں اور کھروں میں لپٹ جاتا ہے اور تہ بہ تہ جگر چٹ کر مثل روئی سکے ہو جاتا ہے جس کو زوفا سکے رطب بولتے ہیں۔ پس یہ اُن بکریوں کے بالوں سے لہوے کی لنگھیں سے چھڑایا جاتا ہے تب یہ لافن ہاتھ آتا ہے۔ اور حکیم دیسقوریہ کہتا ہے کہ وہ من ہے جو اُس درخت پر گرتا ہے جس کو قیسوس کہا کرتے ہیں اور جب اُس کو بکریاں چرتی ہیں تو انکے بالوں اور کھروں میں وہ اُس چٹ باقی ہے۔ اس واسطے کہ وہ مثل سریش کے چپ دار ہوتی ہے۔

اور لک کو ایک قوم تو یہ کہتی ہے کہ وہ گوئد کسی درخت کا ہے اور یہ قول اُن کا صحیح نہیں ہے دلیل اس بات پر کہ وہ بھی سن ہے (منان سے یہ ہے کہ ہم انکو کہی ان شاخوں پر جن میں پتے اور انکو پوسے میں لپٹا ہوا دیکھتے ہیں اور اُس تہی کو جس پر لک یونی ہے چنگلی کے برابر موتا دیکھتے ہیں بلکہ اُس سے بھی بہت دہلا پاتے ہیں۔ اور اُس لک کو جو اُس تہی پر جوتا ہے اُس تہی کے مقابلے سے وچند موتا پانے میں بیان نک کہ انگوٹھے کے برابر یا اُس سے بھی سوا ہوتا ہے۔ اور انکو رکی شاخوں کو نہ جیسا لیس دار جو اُس تہی کو ڈھانک لے اور تہ پر نہ جم کر موتا کر دے نظر نہیں آتا ہے۔ پس یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لک ایک جسم لطیف ہوانی ہوتا ہے جو اُن ٹہنیوں کے اوپر کی جانب پھیلتا ہے۔ پس خاص اُسی خاصیت سے جو اُس میں ہے اس صورت پر بدل جاتا ہے اور یہ لک ہندوستان میں دو جگہ دیبل شیمرو یا ملک سیدان میں ہاتھ آتا ہے۔

اور ورس جب کو حص اور قنیہ بھی کہتے ہیں ایک قوم اُس کو ورس عشی مانتی ہے وہ فقط ورس ہی کے ملک میں نہیں ہوا کرتی ہے۔



بل قد يسقط بالطين ويكلب من الصين الى الهند ويسمى الورس الهندي  
وقد يسقط ايضا ببلد اليمن وهو ثلثة اصناف - احدها يسقط بالصين ويكلب  
الى الهند الثاني الحبشي وهو يسقط ببلد الحبشة ويكلب الى مكة الثالث  
اليمني وهو ما يسقط باودية اليمن ويكلب منها وسقوطه على صنف من الشجر  
يشاكل الباذروج ويشاكل ورقه وزهره واما القنبيل فهو احد الامنان  
الساقطة وسقوطه يكون باودية اليمن كسقوط الورس واما الكشوث فبارض  
العراق ويسقط على كل شئ يشاكل الباذروج وهو الحول - واما الاقيمون  
فهو احد الامنان الساقطة من الهوار وهو يسقط على صنف من الصعتر  
يسمى الصعتره وهو ثلثة اصناف من ثلثة امصار فافضله ما يجي من خربة  
اقريطش وهو ما يجي من البيت المقدس ومن ضياع فلسطين واما السكر  
ففقومرون انه من الامنان قال اتيحي ليس هو من الامنان الساقطة  
من الهوار لكنه احدى العصارات المتخذة بالجهد -

السؤال الخامس كم هي الافكار التي تخرج من بطن الارض الجواب ثمانية  
اصناف وهي من المقالة الحادية عشر من المرسلة للتمييز وهي الثمنونيدوس  
والموميا الفاسي والموميا المغربي وقفر اليهود واثار العراقي والنفط والكبريت

بلکہ کبھی چین میں بھی گرا کرتی ہے اور وہاں سے ہند میں آتی ہے اور ورس ہندی کہلاتی ہے۔ اور کبھی یمن کے شہروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ المختصر ورس تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔

ایک وہ ہے جو چین میں گرتی ہے اور ہند میں آیا کرتی ہے۔

دوسری صغی کہلاتی ہے جو حبش کے شہروں میں گرا کرتی ہے اور مکہ معظمہ کو جایا کرتی ہے۔

تیسری یانی ہے جو یمن کے جنگلوں میں ہاتھ آتی ہے اور وہاں سے اور جگہ جاتی ہے اور وضع ہو کہ وہ درخت جس پر یہ گرتی ہے بادِ سورج کے درخت سے ایسا مشابہ ہوتا ہے کہ کلی سے کلی اور پتے سے پتہ ملتا ہے۔

اور قبیل وہ بھی ایک من ہے اور اس کے گرنے کی جگہ یمن ہے جیسے ورس یانی یمن میں ہوتا ہے۔ یہ بھی وہیں کے بن میں ہوتا ہے۔

اور کثوث زمین عراق میں پیدا ہوتا ہے اور گرتا ہے ایسے درختوں پر جو بادِ سورج سے ملتا ہوتا ہے۔

اور قتیون بھی ایک قسم ہے جو ہواسے گرا کرتا ہے اور جعفر نام درخت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تین قسم کا کہلاتا ہے۔ اور تین شہروں سے آتا ہے سب میں بہتر وہ ہے جو خزیرہ اقرطیش میں پایا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس اور زبیل فلسطین سے پایا جاتا ہے۔

اور شکر کو ایک قوم بن مانتی ہے اور ہواسے گرا ہوا جانتی ہے مگر تمبی کہتا ہے کہ وہ ہواسے نہیں گرتا۔ بلکہ وہ ایک قسم کا عصا رہے کہ بچڑ کر بنایا جاتا ہے۔

سوال وہ کتنے اٹھارہیں جو زمین سے نکلے ہیں۔

جواب تیسری نے اپنی کتاب مرشد کے گیارہویں مقالے میں آٹھ گنے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عسبر سندروس مومائی فارسی۔ مومائی مغربی۔ قفسر الیہود۔ قار عرقانی۔ لفظ۔ گندھک۔

بلکہ کبھی چین میں بھی گرا کرتی ہے اور وہاں سے ہند میں آتی ہے اور ورس ہندی کہلاتی ہے۔ اور کبھی یمن کے شہروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ المختصر ورس تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔ ایک وہ ہے جو چین میں گرتی ہے اور ہند میں آیا کرتی ہے۔ دوسری صغی کہلاتی ہے جو حبش کے شہروں میں گرا کرتی ہے اور مکہ معظمہ کو جایا کرتی ہے۔ تیسری یانی ہے جو یمن کے جنگلوں میں ہاتھ آتی ہے اور وہاں سے اور جگہ جاتی ہے اور وضع ہو کہ وہ درخت جس پر یہ گرتی ہے بادِ سورج کے درخت سے ایسا مشابہ ہوتا ہے کہ کلی سے کلی اور پتے سے پتہ ملتا ہے۔ اور قبیل وہ بھی ایک من ہے اور اس کے گرنے کی جگہ یمن ہے جیسے ورس یانی یمن میں ہوتا ہے۔ یہ بھی وہیں کے بن میں ہوتا ہے۔ اور کثوث زمین عراق میں پیدا ہوتا ہے اور گرتا ہے ایسے درختوں پر جو بادِ سورج سے ملتا ہوتا ہے۔ اور قتیون بھی ایک قسم ہے جو ہواسے گرا کرتا ہے اور جعفر نام درخت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تین قسم کا کہلاتا ہے۔ اور تین شہروں سے آتا ہے سب میں بہتر وہ ہے جو خزیرہ اقرطیش میں پایا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس اور زبیل فلسطین سے پایا جاتا ہے۔ اور شکر کو ایک قوم بن مانتی ہے اور ہواسے گرا ہوا جانتی ہے مگر تمبی کہتا ہے کہ وہ ہواسے نہیں گرتا۔ بلکہ وہ ایک قسم کا عصا رہے کہ بچڑ کر بنایا جاتا ہے۔ سوال وہ کتنے اٹھارہیں جو زمین سے نکلے ہیں۔ جواب تیسری نے اپنی کتاب مرشد کے گیارہویں مقالے میں آٹھ گنے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عسبر سندروس مومائی فارسی۔ مومائی مغربی۔ قفسر الیہود۔ قار عرقانی۔ لفظ۔ گندھک۔

السؤال السادس ما تقول في ثمر الطرفايل ذكر احدان له فائدة في الجذام  
وان كان ذلك فما علتة الجواب من الادوية المفردة لابن وافد حيث  
يقول اخبرني ثقة ان امرأة ظهر عليها الجذام فسقيت من طينج اصول الطرفا  
والزبيب مرارا فبرأت وانه جربه مرة اخرى فصح قال ابن وافد وانا تقول  
علته ذلك ان علته هو الاركانت عن ورم الطحال او سدة فيه تمنع بسبب  
احدهما جذب الخلط السوداوى من الدم وتصفية عنه فكان ذلك سببا  
لظهور الدار فريم فلما تحلل الوم انفتحت السدة باستعمالهم بذلك واربما  
في طبعه من التقطيع والجلار فعادوا الى الصحة.

السؤال السابع ما تقول في الحصا المتولد في مثانة الانسان بل ذكره  
نفع في مرض من الامراض ام لا. الجواب من المقالة الثانية عشر من  
المرشد للتمييز حيث يقول ان الحجر المتولد في المثانة اذا سحق وكحل من  
العين الكائن فيها البياض جللاه وازاله بقوة.

السؤال الثامن ما هو الدار الذي اذا شرب الانسان فيه بوله لنفسه انتفع  
الجواب من الادوية المفردة لابن وافد حيث يقول بول الانسان اذا  
شربه صاحبه نفع من نهشة الافعى والادوية القتالة وابتدأ الرجبين.

**سوال** - اگر کے پھل میں متحار قول کیا ہے کیا کسی نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ جذام کے مرض کو فائدہ دیتا ہے اور اگر یہی ہے تو سبب اس کا کیا ہے۔

**جواب** - ابن و افد نے کتاب ادویہ مفردہ میں لکھا ہے مصنف مذکور یوں کہتا ہے کہ مجھ کو ایک معتبر نے خبر دی کہ ایک عورت جذام میں مبتلا تھی پس اُس نے کئی بار بیج گز اور مویز منقی کو جوش کر کے پیائیں وہ مرض جاتا رہا اور ابن و افد نے اس دوا کو کئی مرتبہ اور عجبہ آدیا پس اسکی تاثیر کو درست پایا۔ ابن و افد کہتا ہے کہ سبب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُن کا جذام طحال کے ورم سے ہوا ہو گا یا طحال میں کوئی سدہ پڑا ہو گا جس کے باعث سے خلط سودا طحال کی طرف نکھینچا اور خون میں ملا ہوا رہا۔ اور جذام کا سبب ہو گیا پس جب ورم تحلیل ہوا اور سدہ کھلا اس دوا کے استعمال سے کہ جسکی طبیعت میں سدہ کا قطع کرنا ہے اور عضو کو صاف اور پاک کر دینا ہے پس اُن بیماروں نے شفا پائی۔ اور یہ دوا اس کام میں آئی۔

**سوال** - اُس کنکر کی نسبت کیا کہتے ہو جو آدمی کے سینے میں پیدا ہوتا ہے آیا کسی نے اُس کا کچھ نفع کسی مرض کے لیے ذکر کیا ہے یا اسکی نسبت کوئی فائدہ نہیں لکھا۔

**جواب** - یحییٰ نے کتاب مرشد کے بارہویں صفحے میں یوں لکھا ہے کہ وہ کنکر جو آدمی کے سینے میں پیدا ہوتا ہے اگر وہ کنکر گھسا جائے اور اُس آنکھ میں جس میں سفیدی آگئی ہو بطور کاجل کے لگایا جائے تو اُس آنکھ کو جلائے اور اپنی قوت سے اُس سفیدی کو مٹا دے۔

**سوال** - وہ کون مرض ہے جس میں اگر بیمار اپنا پیشاب پی جائے تو اُس مرض سے جلد شفا پائے

**جواب** - ابن و افد نے ادویہ مفردہ میں لکھا ہے کہ آدمی کا اپنا پیشاب سانپ کے کاٹے سے اُس کو نفع دیتا ہے اور جو دوائی قتال کھا جائے تو اسے پیشاب کے پینے سے شفا پائے اور بزدلی کی ابتدا میں اگر پی لے تو بزدلی نہ رہے اور مرد بنے۔

السؤال التاسع ما الذي ذكر في اسمن من المنفعة الغريبة وما كيفية العمل به  
 الجواب من المرشد للتمييز حيث يقول ان اسمن من خاصيته ان يوقف العلة  
 المسماة دار الاسد وهو الخزام وذلك ان يغلي ويسكب في انبرن واسع او  
 قدر وترك حتى يكثر ان يحلب فيه ثم جلس فيه صاحب العلة غارقا الى حلقه  
 وسكب منه على راسه دائما الى ان يبرؤ ثم اخرج منه فاغسل بالمار الحار  
 ثم يلبس ثيابه فانه متى لزم هذا الفعل اسبوعا او وقف العلة عند ذلك  
 الحول كله ولم يتبريد لكنه في العام لم يقبل يحتاج ان يعاود ذلك الفعل -

السؤال العاشر ما الذي ذكر في لبن الكلبة من المنافع - الجواب من المرشد  
 للتمييز حيث يقول ان لبن الكلبة القليلة اسن اذا طلى به موضع اشعر  
 وكر عليه حلقه وان تنف الشعر الزائد في باطن الجفن ثم طلى منه على موضعه  
 لم يعد ينبت فيه شعرا با! وكذلك في سائر الجسد بعد تنف وان طلى منه على  
 منابت اسنان الاطفال ولشاتهم الوارثة عند خروج اسنانهم سكن  
 الوجع واسرع بخروج الاسنان بغير وجع ويخرج الجنتين الميت اذا تحمل به  
 السؤال الحادي عشر ما الفائدة المذكورة في قلب نوى الزيتون وفي  
 صمغه الجواب من المرشد للتمييز حيث يقول واما القلب الموجود في جوف

**سوال** وہ نفع غریب گھی میں کونسی ہے جسکو اطباء نے ذکر کیا ہے اور اس کے عمل میں لاسنے کا طریقہ کیا ہے۔

**جواب** تہی نے مرشد میں لکھا ہے کہ گھی باقی صیت جذام کو ٹھیرا دیتا ہے اور یہ طریق اس کے عمل کا ہے کہ گھی کو جوش دے اور کسی ناند یا دیگر وغیرہ بڑے ظرف میں ڈالے اور اتنی دیر صبر کرے کہ وہ اتنا سرد ہو کہ اس میں بیٹھ سکے پھر اس میں مجذوم کو ایسا بٹھائے کہ گھی حلق تک آجائے اور کسی ظرف سے سر پر بھی برابر ڈالے جب تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے بعد ازاں بیمار اس میں سے نکل کر گرم پانی سے نہائے اور کپڑے پہن کر فراغت پائے پس اگر اس طریق سے ایک ہفتہ تک برابر عمل میں لائے تو جذام ایک سال تک بڑھنے نہ پائے لیکن سال آئندہ میں پھر اس عمل کی حاجت ہوگی جب تک کہ اس مرض سے صحت ہوگی۔

**سوال** کتنا کے دودھ میں کیا کیا نفعیتیں ذکر کی ہیں مفصل کہو جو کتابوں میں لکھی ہیں۔

**جواب** تہی نے کتاب مرشد میں یوں کہا ہے کہ جو ان کتاب کا دودھ جب بابوں کی جگہ مکر لگائیں تو اسکی تاثیر سے تمام بال منڈ جائیں اور اگر بچک کے اندر سے زائد بال اکھیر کر اسکی جگہ یہ دودھ ملیں تو اس جگہ کبھی بال نہ آئیں اور اسی طرح اگر سارے بدن کے بال اکھیر کر یہ دودھ انکی جگہ لگایا جائے تو تمام بدن میں کبھی بال آگئے نہ پائیں اور اگر دانت نکلتے وقت بچوں کے مسوڑوں پر ملیں تو دروٹھیر جائے اور دانت آسانی اور جلدی سے نکلیں اور نیز اگر حاملہ کا بچہ پیٹ میں مر جائے اور قالدہ دودھ کی تہی عمل میں لائے تو مردہ بچہ پیٹ سے نکل آئے اور عورت نجات پائے۔

**سوال** وہ کونسا فائدہ ہے جو زیتون کی گٹھلی کی گری میں ذکر کیا ہے اور اس کے گوند کا بھی نفع بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔

**جواب** تہی نے کتاب مرشد میں اسکا فائدہ یہ لکھا ہے اور استعمال کا طریق بھی یوں کہا ہے کہ اگر زیتون کی گٹھلی کی گری

نوى الزيتون فانه اذا سحق وغلط بشحم وودقيق وعمل منه ضماد قطع البياض  
العارض للاطفال واما صمغ فقال جيش انه اذا سحق ودور منه على الجراحة لمها  
السؤال الثاني عشر كم هي الادوية التي ذكر ابن وافد انها حارة يابسة  
في الدرجة الاولى وما هي الجواب من كتاب الادوية المفردة لابن افد  
اما عدها فاثنا وستون وهي <sup>١</sup>فستين <sup>٢</sup>ارز <sup>٣</sup>انزروت <sup>٤</sup>اشفنج  
<sup>٥</sup>استوخودوس <sup>٦</sup>كليل الملك <sup>٧</sup>اوخر <sup>٨</sup>ال <sup>٩</sup>بزر كمان <sup>١٠</sup>بانوج <sup>١١</sup>بادرنجبويه  
<sup>١٢</sup>داوي <sup>١٣</sup>دوسر <sup>١٤</sup>داشيشعان <sup>١٥</sup>هر بوه <sup>١٦</sup>حرير <sup>١٧</sup>حظ <sup>١٨</sup>خور <sup>١٩</sup>طرفا <sup>٢٠</sup>كرنب <sup>٢١</sup>كرسته  
<sup>٢٢</sup>كزبره <sup>٢٣</sup>كرم غنث <sup>٢٤</sup>كيسون <sup>٢٥</sup>كاوي <sup>٢٦</sup>لبايت <sup>٢٧</sup>لاذن <sup>٢٨</sup>لوف <sup>٢٩</sup>مخرب  
<sup>٣٠</sup>من <sup>٣١</sup>مبيعه <sup>٣٢</sup>نينج <sup>٣٣</sup>نشاره <sup>٣٤</sup>نارمشك <sup>٣٥</sup>نيسك <sup>٣٦</sup>نيل <sup>٣٧</sup>ساق <sup>٣٨</sup>سك <sup>٣٩</sup>شرو  
<sup>٤٠</sup>سرخس <sup>٤١</sup>سندروس <sup>٤٢</sup>سنا <sup>٤٣</sup>فستق <sup>٤٤</sup>فوه <sup>٤٥</sup>فاوانيا <sup>٤٦</sup>فوصنوبر <sup>٤٧</sup>قاقلة  
<sup>٤٨</sup>قطر <sup>٤٩</sup>قلت <sup>٥٠</sup>قبيل <sup>٥١</sup>رطب <sup>٥٢</sup>شليم <sup>٥٣</sup>شقايق <sup>٥٤</sup>شاهسفرم <sup>٥٥</sup>نرجس <sup>٥٦</sup>چندروس  
<sup>٥٧</sup>خطمي <sup>٥٨</sup>عافث <sup>٥٩</sup>غارقيون <sup>٦٠</sup>قاقلة <sup>٦١</sup>ترمس

السؤال الثالث عشر كم هي الادوية التي ذكر ابن وافد في كتابها انها  
حارة رطبة في الاولى الجواب ثلثة عشر جوز جنم <sup>١</sup>حمض <sup>٢</sup>لوتيا <sup>٣</sup>لوز  
<sup>٤</sup>لشان <sup>٥</sup>الشور <sup>٦</sup>تموز <sup>٧</sup>لوح <sup>٨</sup>سمشم <sup>٩</sup>عنا <sup>١٠</sup>قضب <sup>١١</sup>شقاقل <sup>١٢</sup>خصي <sup>١٣</sup>الشلب <sup>١٤</sup>خصي <sup>١٥</sup>الكلب

باریک پسی جائے اور اٹے اور چربی میں ملا کر ناخنوں پر رکھی جائے تو اس سے سفیدی کو جو ناخن میں پیدا ہوتی ہے مٹائے اور سحرئی لاسے اور جیش کہتا ہے کہ اگر زیتون کے گوند کو پیس کر زخم پر چھڑکیں تو وہ اسکو بھرا اور جلد اس میں گوشت آئے

**سوال** وہ کون کون سی دوائیں ہیں جنکو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم و خشک ذکر کیا ہے۔  
**جواب** ابن وافد نے کتاب ادویہ مفردہ میں باقیہ دوائیں لکھی ہیں۔ فضیلتیں، آرز، انزروت، کفنج، اسطوخودوس، اکلیل الملک، اذخر، اثل، بزرکشان، بانوہ، بادرنجبویہ، دادلی، دوسر، درشیشعان، ہرفہ، خربہ، خطہ، حور، طراف، کرنب، کرک، کزبرہ، کرم، عنب، کیسوں، کادی، لبالب، لاؤن، نوت، حلت، من، میوہ، بنج، نثارہ، نارمشک، سکر، سبل، سناج، سکت، سرو، سرخ، سندرو، سنا، فسق، فو، فادانیا، فو، ضوبر، فاقلی، فظن، فالت، فنبیل، رطب، سبل، شقایق، شاجر، شرم، نریش، حنہ، روس، خطمی، غافث، غارقیون، قاقلمہ، نرمس۔

**سوال** بناؤ وہ دوائیں کتنی ہیں جو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم و تر لکھی ہیں۔  
**جواب** تیرہ ہیں جن کو ابن وافد نے ذکر کیا ہے اور پہلے درجے کا گرم و تر لکھا ہے۔  
 جوزجہ، تمصل، توبیا، کوز، کاوڑبان، موز، ملو، شمس، عنب، قصب، شقایق، خطمی، حنہ، کلب

۱۱ گہیوں اور جو کے کھیت میں اس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے شکل جو رنگ سیاہ ہندی میں کوا کہتے ہیں۔

۱۲ ابرنیم ۱۱ گھاس ہے شبیہ اشنان ۱۳

۱۴ کیلا ۱۳

۱۵ قطف بجر ۱۲



السؤال الرابع عشر كرم هي الادوية الباردة اليابسة في الدرجة الاولى -  
 الجواب من كتاب الادوية المفردة لابن وافد اربعة واربعون وهي خمسة  
 واربعون - اس - اسنة - افاقيا - ابلج - سطر اطيثوس - باقلا - بلوطه - باذ او رد -  
 تسد - بردي - جاو رس - دليس - خن - دروار - ديباقوش - بليج - ورد - زعرور  
 خا - خسك - حرار صحر - كشمري - لحيه النيس - ماش - مقل - لحيه - سدر - سادون  
 سلت - علس - علق - فرطان - قاتل ابيه - قصب - رمان - شكاعا - شعيبر -  
 توت - تفاح - سيفجل - خل - خلاف - خرثوب - عرا -

السؤال الخامس عشر كرم هي الادوية الباردة الرطبة في الدرجة الاولى التي  
 ذكرها ابن افد في مفرداته الجواب احد عشر اجاص - اشفانج - ولب  
 بنفشج - هندبا - نيلوفر - قراضيا - قطف - سوش - سلق - خبازي -

السؤال السادس عشر كرم هي الادوية التي ذكر ابن وافد انها حارة يابسة في  
 الدرجة الثانية الجواب احد وستون - انجروه - اطفار - انوش - ابرنك - علس  
 الاسفاقس - فرنجبك - باذ روج - بهار - لطم - بلسان - جوز - بوا - جوز - جلوز - جوز  
 جده - حرر - دقني - وشخ - الكواثر - ورس - زراوند - زرنباو - زعفران - حلبة - حمام  
 ياشمين - قفر اليهود - جندبيتر - كندر - كافيوس - كحاذيوس - كك - متو -

**سوال** پہلے درجے کی سرد خشک دوائیں کتنی ہیں نشان دو دینی ہیں :-

**جواب** ابن افدس نے دو کتاب ادویہ مفردہ میں چالیس لکھی ہیں حالانکہ وہ پینتالیس ہوتی ہیں اس سبب سے تھانیا  
آملہ - سطر اٹیقوس - باقلا - بلوط - باد آورہ - بسند - بردی - جاوڑس - ولس - وخن - ودوار - دیاتوس  
ہلیلہ - وزوہ - زغورہ - خا - حلت - حرار - کشری - لیمہ - انیس - ماش - مقل - محله - سدر - سادران  
سکت - علس - علیق - فرطمان - قاتل ابیہ - قصب - رمان - شکامی - شعیہ - توت - تفاح - سفرجل -  
قل - خرثوب - خلاص - غرا -

**سوال** پہلے درجے کی سرد و تر دوائیں بیان کرو وہ بن وافد نے چھٹی اپنے مفردات میں لکھی ہیں

وہ نشان دو -

**جواب** وہ گیارہ ہیں جو بن وافد نے بتائی ہیں اور اس کی کتاب مفردات میں لکھی پائی ہیں -

اجاس - اسفناخ - ولب - بنفشہ - ہند بار - نیلوفر - قراشیا - قطف - سوس - شلق - خبازمی  
خیار - انخن  
**سوال** گرم و خشک دوسرے درجے کی دوائیں جو بن وافد نے لکھی ہیں وہ سب بتاؤ کتنی ہیں -

**جواب** کسٹھ دوائیں دوسرے درجے میں گرم و خشک ابن وافد نے بتائی ہیں وہ اس مقام پر  
اتر تفصیل سے لکھنے میں آئی ہیں -

انجورہ - انظار - آنوس - ابرک - اما علس - الاستقامت - فرخیشک - بادروج - ہنار - نظم  
بلان - جوزہوا - جوزہ - جلوزہ - جوز الرقع - جدہ - حرر - دین - وخن - الکواثر - ورس - زراوند - زرنباد  
زعفران - حلیہ - حاتم - یاسمین - قضا الہموو - جند بیہ - کندر - کامیٹوس - کافور - لک - مچو

مصطکی میری مسک - بنک - شتریں - نرجس - سوسن - سلیم - سعد -  
 سقوط قدیون - سورنجان - غسل - عنبر - عود - فراسیون - فلیج - فاغره - صمبر  
 قرطم - قلاش - قنار الحار - قضب الزریہ - راوند - شہد انج - تین - خیرى -  
 خنثی - خروغ -

السؤال السابع عشر کم ہی الادویۃ الحارة الرطبة فی الدرجة الثانية التي ذكرها  
 ابن وافد الجواب ستة - یمن - جرجير حب القلقل - لسان العصفور - معاذ - جنایا  
 السؤال الثامن عشر کم ہی الادویۃ الباردة اليابسة فی الدرجة الثانية التي ذكرها  
 ابن وافد الجواب ثلثة عشر - امیر بارش - برقطه - ناجلار - کثیر - لسان الحمل  
 ما بین شامق - عوج - عصف - عناب - الثعلب - ضمع - راکت - ریاس -

السؤال التاسع عشر کم ہی الادویۃ الباردة الرطبة فی الدرجة الثانية التي  
 ذکرها ابن وافد الجواب تسعة - لقله - یانیة - بطیخ - قنار - خیار - دلاء - طحلب  
 کماة - مشمش - قرع - حش - نخوخ -

السؤال العشرون کم ہی الادویۃ المقردة الحارة اليابسة فی الدرجة الثالثة  
 والحارة الرطبة والباردة اليابسة فیها والباردة الرطبة الجواب اما الادویۃ الحارة  
 اليابسة فی الدرجة الثالثة من کتاب ابن وافد فعدتها ثلثة وثمانون -

مصلیٰ - مرقی - مشک - بنگ - شمرس - زرخس - سوسن - شلم - سعد کوفی - عقول و قید یون - سوزجان  
عسل - عنبہ - عود - فراسیون - قلیجہ - فافرو - صبر - قرطم - قلقاس - قنار - قنار - قصبہ - الزریہ - راوند  
شبداج - تین - پیری - طشی - خرو -

**سوال** - دوسرے درجے کی گرم و نرکون کونسی دوا ہے جن کا ذکر ابن وافد نے کیا ہے۔

**جواب** - چھ ہیں۔ ہن - جحر حب - انقلقل - لسان العصفار - شفا - نازل۔

**سوال** - دوسرے درجے کی سرد و خشک کون کونسی دوا ہے۔ ابن وافد نے اپنی کتاب میں جسکو  
لکھا ہے۔

**جواب** - تیرہ دوائیں بتائی ہیں جو اسکی کتاب میں لکھی پائی ہیں۔

آمیر باریس - بزقطن - جلتار - کثیرا - لسان الجمل - مائینا - سمان - غوج - عود - شمس -

صنغ - راکٹ - رگیاس۔

**سوال** - دوسرے درجے کی سرد و تر دوائیں جو ابن وافد نے ذکر کی ہیں بتاؤ اور شفا - ہر دوا کا نام  
سناؤ۔

**جواب** - اس درجے کی دوائیں ابن وافد نے گیارہ لکھی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

بقدریمانیہ - بکج - قنار - خیار - دلاء - طلب - شجا و شمش - قمر - نخس - خورخ۔

**سوال** - تیسرے درجے کی گرم و خشک اور گرم و تر اور سرد و خشک اور سرد و تر دوائیں کتنی ہیں  
ہر ایک قسم کی جدا جدا تفصیل بتاؤ جتنی ہیں۔

**جواب** - تیسرے درجے کی گرم و خشک جو ابن وافد کی کتاب میں لکھی ہیں وہ سب دوائیں

ان ناموں سے تراستی ہیں۔

۱۔ شیرازی رنگے داروینج نیلو فرست ۲۔ مخزن ۳۔ ہندی اروی ۴۔ مخزن ۵۔ دختی مست غار ۶۔ قریب بہ رب ۷۔ اندام مخزن۔

۱۲۔ زرشک ۱۳۔ شفا ۱۴۔

السجدة - نائيسون - فحوان - اسارون - اهل - اقليمون - اشنان - بسفانج  
 بنجر مريم - بوريدان - بل - فقل - وشل - جاشير - جنطيانا - دحان - دو فوا - دزني  
 هوفار - يقون - وسق - وج - زرنب - زفت - حشفت - حامالاون - لوتس  
 حامالاون - مالس - جوز رومي - حب الراس - حب بان - حاما - حب عرعر  
 حاشا - جنطل - حب نيل - حاما - قطي - حرم - بر بطوره - كمون - كبايه - كرويا  
 كرفس - لبورمر - موميا - مقل اليهود - مروب - سوسه - مرزنجوش - نانخواه - نغاع  
 نمام - سداب - سيلنج - شكينج - سقمونيا - عسكوب - عروق - فجل -  
 اياض - اسفلنوس - بنجكت - فوج - فلفلمونه - سعة - قنطاريون - كبير  
 قنطاريون - دقيق - قردمانا - قيصوم - قسط - قرنفل - نني - قمر - قسطون -  
 قرقر - العين - رازيانج - شبت - شجرة مريم - شونيز - شمع - تربد - ثوم - خولجان  
 خرقان - غار - درنج - زوفا - راسخ - واما الحارة الرطبة في الدرجة الثالثة فاربعة  
 وهي زنجبيل - حب الزلم - راشن - ثايبا - واما الباردة اليابسة في الدرجة الثالثة  
 فتسع - بنج - دم الاخوين - يبروج - كافور - فوفل - صندل - شوكران -  
 تمر بندي - طباشير - واما الباردة الرطبة في الدرجة الثالثة فاربع -  
 بقلة حنظل - نحي - العالم - عصي اليراعي - فطر -

انجلیان - انیسوں - افخوان - آسارون - اہل اقیقون - اشنان - سفلیج - بخور مریم - ہوزبان -  
 بل وقل وشل - جاوشیر - جلیاننا - وفان - دونواد - دارچینی - ہوفاریقون - وسق - من - زررنب - زفت -  
 حشفت - حامالاون - لوس - حامالاون ماس - جزر کومی - حب الراس - حب بان - حمام - حب ع -  
 حاشا - خفل - حب نیل - حامال اقل - خمل - بریطورہ - کمون - کبابہ - کرویا - کرنس - باہور مر مومبا -  
 منقل الیہود - مرویہ - سدوسہ - مرزخوش - نانخواہ - نعنع - نام - سداب - سلخ - سکنج - یقونیا - فلفل  
 مشکوب - عروق فمل - ایاض - اسفلتوش - بنجکست - فوئج - فلفلونہ - صغیرہ - فلفلور یون - کبیرہ - فلفلور یون  
 وقیق - قودمانا - قوجوم - قوط - قرفل - تنی - قمر - قسطون - قرقو - لعیش - ازبانج - مشبت - شجرہ - مریم - شونیز  
 شمش - شربہ - ثوم - ٹونجان - خربانان - خار - درونج - زوفا - راسخ -

اور گرم و تر شیر سے درجہ کی جو این و افد کی کتاب الادویہ سے آفکار ہیں وہ دوا میں یہ چار ہیں -  
 ریشیل - حب الزلم - راسن - ثانیسیا -

اور سرد و خشک شیر سے درجہ کی جو این و افد سے لکھی ہیں وہ اس تفصیل سے ذکر کی ہیں -  
 تاج - دآ - انونین - ہیر - تاج - کافور - فیش - سنبل - شوکران - قمر بندی - طباشیر -  
 اور سرد و تر شیر سے درجہ کی این و افد سے چار بتائی ہیں - جو یہاں لکھے ہیں آئی ہیں -  
 افطہ الحشا - حی - الحالم - تسی - الراعی - قوط -

۱۰ نمبر ۱۲

۱۱ نمبر ۱۲

۱۲ نمبر ۱۲

۱۳ نمبر ۱۲

۱۴ نمبر ۱۲

۱۵ نمبر ۱۲

۱۶ نمبر ۱۲

۱۷ نمبر ۱۲

۱۸ نمبر ۱۲

# الباب السادس

في المداوات وهو عشرون مسألة

السؤال الاول - كم هي الاغراض المقصودة في المعالجة وما الذي يرشد اليها - الجواب من الكتاب التاسع واثنين من الكتب المائة للمسيحي حيث يقول انها خمسة احدها - الغرض الذي يقصد نحوه كيفية الشئ الذي يكون به المعالجة ويرشد لذلك نوع المرض الثاني الغرض الذي يقصد به نحوه مقدار الشئ الذي يتكون المعالجة والذي يرشد الى ذلك هو مزاج البدن ومقدار المرض وحال سائر الاشياء التي يدل بخافتها وموافقتها للشئ الغرض الذي به يقصد نحوه الوقت الذي فيه يتعمل الشئ الذي يكون به المعالجة والذي يرشد الى ذلك هو الوقت من المرض ومقدار قوة المريض وحال سائر الاشياء التي يدل بموافقتها وفخافتها - الرابع الغرض الذي يقصد نحوه الوجه في استعمال الشئ الذي يكون به المعالجة الخامس الغرض الذي يقصد به نحوه اختيار مادة الشئ الذي يكون به المعالجة والذي يرشد الى تعيين الغرضين هو المرض والمزاج والقوة وسائر الاشياء التي يدل

## چھٹا باب

دوار کرنے کے حال میں ہے اور ذکر اس کا ہر ایک سوال میں ہے  
**سوال** کتنی غرضیں ہیں جو علاج کرنے میں مقصد کیجاتی ہیں اور کون کونسی چیزیں ہیں جو ان اغراض کیطرت  
 راہ بتاتی ہیں۔ **جواب** کتب المصیحی کی اسٹھویں کتاب سے لکھا جاتا ہے حکیم مذکور علاج کے واسطے پانچ  
 غرضیں بتاتا ہے اول غرض جو مقصد کیجاتی ہے یعنی طبیب کو انکی حاجت پیش آتی ہے وہ کیفیت اس  
 چیز کی ہے جس سے علاج کرے یعنی وہ دوا جس سے دفع مرض کا کام لے اور اس دوار کا طرف و موضع  
 کی قسم راہ بتاتی ہے یعنی پہلے نوع مرض کی پہچانی جاتی ہے تب اسکی دوا خیال میں آتی ہے۔

دوسری غرض جو طبیب کو پڑتی ہے اس چیز کی مقدار کیطرت ہوتی ہے یعنی وہ دوا جو مرض کو لے  
 وزن میں کتنی لے اور اس مقدار کیطرت مقدار مرض کی ہدایت کرتی ہے اور بدن کے مزاج کی کیفیت  
 اشارہ کرتی ہے تاکہ جتنا مرض ہے اتنی ہی دوا کام میں لائے یا جو مزاج بدن کا ہے اس مزاج کی دوا  
 بتائے۔ علاوہ اسکے اور وہ چیزیں ہیں جو مرض سے مخالفت یا موافقت رکھتی ہیں وہ بھی علاج پر دلالت  
 رکھتی ہیں **تیسری** وہ چیز جسکی طرف طبیب محتاج ہوتا ہے وہ وقت مرض کا ہے۔ وقت ابتدا میں انتہا  
 کی دوا نہ بجائے اور علی ہذا وقت کے لحاظ سے دوا ردی جائے۔ مبادا کوئی اور مرض پیش آئے اور اس  
 بات کا رہنما خود وقت مرض یا مرہین کی قوت ہے اور اسی طرح او اشیا کی مخالفت ہے یا موافقت  
 یعنی جو دوا گرم یا سرد ہے تو مرض کے وقت کو دیکھے اور نہ مرہین کی قوت اور ضعف کو بھی دیکھے  
 تا ضعیف کو بہت قوی دوا نہ بتائے اور قوی کے لیے ضعیف کام میں لائے چوتھی چیز جسکی طرف طبیب محتاج  
 ہے وہ اس دوا کی علت جہت ہے یعنی کس واسطے دیتا ہے اور اس سے کیا کام لیتا ہے پانچویں یہ ہے کہ جس  
 چیز کو استعمال میں لاتا ہے اسکے اٹے کو اختیار کرے یعنی اسکی اصلیت کا اعتبار کرے ماردان دونوں۔



بموافقتها ومخالفتها وهي البلد والوقت الحاضر وحال الهواء  
السؤال الثاني كم هي طرق معالجة الامراض في كل واحد من الاعضاء  
خاصة وكيف هي الجواب من الكتاب التاسع والخمسين من الكتب المائة  
للمسيحي اربعة اولها الطريق الماخوذ من مزاج العضو لعليل الثاني  
طريق الماخوذ من خلقته الثالث الطريق الماخوذ من وضعه  
الرابع الطريق الماخوذ من قوته اما الماخوذ من مزاج العضو لعليل فمثل  
ان الاعضاء كلما غلبت فيه الحرارة كاللحم او غلبت فيه البرودة كالعصب  
او كان متوسطا كالجلد صار كل واحد منها اذا تغير مزاجه لطبعي يحتاج الى رده  
اليلا شيار المائلة عن الاعتدال الى خلاف الوجه الذي مال اليه  
واما الماخوذ من خلقته العضو فان من الاعضاء ما هو مجوف كالعدة  
ومنها غير مجوف ومنها صلبة بمنزلة اعصاب اليدين والرجلين ومنها  
مالها تجويف من داخل وخارج معا بمنزلة الرية فانها محيطة بها فصار الصدر  
من خارج ومن داخل اقسام قصبة الرية والعروق الصوارب متفرقة  
فيها فمتى كان العضو سخيفا تتخللها كالرية لم يتحمل ان يداوى بادوية قوية  
ومتى كان كثيفا فلززا كالكلبتين احتمل ادوية قوية ومتى كان متوسطا كالكبدة

نخسوں کو مرض اور مزاج اور قوت اور وہ چہرہ پر مریض یا مزاج کی مخالفت یا موافق ہوں خود دوا کی جہت اور دوا  
 بناتے ہیں تب مرض اور مزاج اور شہر اور وقت اور ہوا کے موافق عمل میں آتے ہیں مثلاً کسی دوائی پہل کو  
 اسہال کی جہت سے استعمال کیا جائے تو لازم ہے کہ اس دوا کی قوت اسہالی کو خیال میں لائے  
 کہ آیا یہ ہل ضعیف ہے یا قوی ہے اور بعض کی قوت کیسی ہے تا قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی  
 نہ دیکھائے اور اسی طرح مریض کے مزاج اور شہر اور ہوا کی کیفیت کو بھی دیکھئے تاکہ ان کے خلاف معالجہ  
 عمل میں نہ آئے **پیشوال** ہر عضو خاص کے علاج کے طریق کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں اور کیسے ہیں۔ **جواب**  
 کتاب مائتہ سیسی کی انستھوں کتاب میں لکھا ہے کہ ہر عضو خاص کے امراض کا علاج چار طرح سے ہوتا ہے۔  
**اول** خاص اس عضو کے مزاج سے علاج کا طریقہ نکالاجاتا ہے یعنی جب وہ عضو بیمار ہو جائے تو اس کے  
 اصلی مزاج کو دیکھ کر علاج عمل میں آئے دوسرے طریق اس کے علاج کا اسکی خلقت سے نکلتا ہے یعنی وہ کیا  
 پیدا ہوا تھا اور حالت مریض میں کیسا ہو گیا ہے تیسرے طریق علاج کا اس عضو کی وضع سے پیدا ہوتا ہے  
 اور اصل پیدائش میں کہاں تھا اور اب کہاں ہے چوتھے طریق اس کے علاج کا اسکی قوت سے لیا جاتا ہے اور قوت  
 وضعف کے لحاظ سے علاج کیا جاتا ہے مثال کے لیے ایک کی سیسی نے یوں بیان کی ہے جس طرح سے یہاں لکھی گئی ہے۔  
**اول** طریقہ علاج جو مزاج یا عضو سے لیا گیا ہے جیسے گوشت کے مزاج میں حرارت بہت ہوتی ہے اور ٹھونک مزاج  
 میں برودت بہت اور جلد میں حرارت اور برودت متوسط ہوا کرتی ہے نہ حرارت ہی غالب ہوتی ہے نہ برودت ہی سوائے  
 اگر گوشت یا عضو پہلی مزاج سے متغیر ہو جائے طبیب کو اس دوا کی حاجت پیش آئے جو اعتدال سے گزری ہو اور عضو  
 کے اصلی مزاج کی طرف پھیر لائے اور دوسرے طریق علاج کا جو عضو کی خلقت سے لیا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ مثلاً کوئی  
 عضو اندر سے خالی پیدا ہوا ہے جیسے معدہ ہے اور بعض عضو وہ ہے جو ٹھوس بنا ہے اور کوئی عضو ٹھوس تنگ سما  
 بنایا گیا ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے ٹھہ میں اور بعض عضو ایسے ہیں جو اندر اور باہر سے کھوکھلے بنے ہیں جیسے پیٹ  
 ہے کہ باہر سے تو اسکو پیٹنے کے میدان لگھیرا ہے اور اندر سے طرح طرح کی ڈھیلیاں پھینک پڑنے کی رگیں مہندہ پڑھیں

احتلج الى دوائر متوسطة واما الماخوذ من وضع العضو فهو ان ينظر الموضع الذي فيه العضو في معالجة سور مزاجه لانه ان كان قريب الموضع حتى يمكن الدوار ان يلاقيه وقوة الدوار باقية على حالها او كان بعيد الا يمكن الدوار ان يصل اليه حتى يمر باعضاء اخر زونا في مقدار الدوار بمقدار ما يعلم ان لا ينقص من قوته في طريق قبل الوصول اليه واما الطريق الماخوذ من قوة العضو فهو ان يتبرهن الفعل فعلا عاميا ينتفع به في جميع البدن مثل المعدة والحجاب وان يعتبر بل هو ذكي الحس بمنزلة العين ومتى احتجنا ان نداوى الكبد والمعدة بضما ومحلل خلطنا مع الادوية المحللة ادوية قابضة طيبة الرائحة ليبقى قوة الدوار على ما هو عليه -

ان ينقص

السؤال الثالث - كم هي مراتب المعالجة بالدوار -

الجواب من كليات القانون ثلثة - احدها قانون اختيار كيفية اى اختياره حاراً أو بارداً أو رطبا أو يابساً -

الثاني قانون اختيار كمية ونهائيتهم الى قانون تقدير وزنه والى قانون تقدير كميته

الثالث قانون ترتيب وقته

پھیل ہوئی ہیں پس جو عضو ڈھیلا اور ضعیف ہے جیسے پھیپھڑا ہے تو وہ قوی و داکو اٹھا نہیں سکتا اور جو مٹھا اور  
چکمتا ہوا ہے وہ قوی دواؤں کا تحمل ہوتا ہے جیسے گڑے اور جو اٹنے میں نہ ہے یعنی نہ مٹھا اور نہ مٹھوس جیسے  
جگر ہے پس اسکو دو لے متوسط کی حاجت ہے طیب کہ ان باتوں کے لحاظ کی ضرورت ہو اور پھر طریق  
علاج جو عضو کی وضع سے لیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی جگہ دیکھ کر جکا مزاج بگڑا ہے تاکہ طیب اس  
بات پر فائدہ ہو جائے کہ اگر وہ عضو جس کا علاج کرتا ہے اتنا قریب ہے کہ وہاں تک پہنچنے پہنچنے قوت و دار  
کی باقی رجحانگی تو ایسی دوا دے اور اگر عضو کی جگہ ایسی دور ہو کہ اور اعضا سے گزر کر دوا وہاں پہنچے گی تو دوا  
کی مقدار اسقدر بڑھائیں گے جس مقدار سے دوا وہاں تک پہنچے اور اسکی قوت نہ گھٹے اور چونکہ طریق  
علاج کا جو عضو کی قوت سے لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ عضو کو دیکھ کر آیا دوا ایسا ہے کہ اس کے علاج سے  
تمام بدن نفع پاتا ہے جیسے معدہ اور جبا ہے کہ ان دونوں کے علاج کا اثر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے  
اور اس عضو کی جس کا علاج کرتا ہے قوت جس کو دیکھ کر کیسی ہے تیز ہے یا ہیمی ہے جیسے آنکھ ہے کہ جس  
قوی کھتی ہے اور جلد واکا اثر لیتی ہے پس ایسے عضو کو دوا دیکھ کر کے مبادا نفع کے عوض ضرر دیکھا  
اور علاج درست نہ آئے پس جب ہلکا جگر اور معدہ پر ضما و حمل لگانا کی حاجت ہوگی تب محل دواؤں کے ساتھ  
تقابلن اور جوٹ دواؤں کے ملائیک بھی ضرورت ہوگی تاکہ دوا اپنی قوت پر باقی رجحانے اور جگر یا معدہ  
کو اثر نہ پھیلے اور ضرر نہ پہنچائے۔ **سوال** دوا سے علاج کرنے کے کتنے مرتبے ہیں جو اظہار نے تجویز کیے ہیں۔  
**جواب** کلیات قانون میں جو کہے ہیں وہ تین مرتبے ہیں ایک تو دوا کی کیفیت کا اعتبار کرنا یعنی گرمی سردی یا خشکی  
یا ترسی کا اعتبار کرنا دوسرے اسکی مقدار کو جان لینا اور سی پرچار کو دینا اور یہ مقدار کا جاننا دو قسم تقسیم کیا جاتا ہے  
اول طیب کو اسکا جاننا ڈاکام آتا ہے ایک تو خاص اس واکا مقدار دیکھ کر کتنی دوا دی جائے دوسرے  
اس کے اثر کی مقدار دیکھ کر اس اثر پر نظر کر کے خفنی دیکار ہوا اس قدر عمل میں آئے مثلاً ایک دوا تیسرے  
درجے کی حار ہے پس دیکھنا چاہیے کہ مریض کو اس میں سے کتنی سزاوار ہے تیسرے درجے کی تریب وقت کا

السؤال الرابع كم هي الشروط التي تراعى في الجذب الجواب من کلیات  
 القانون اربعة الاول مخالفة الجهة كما يجذب من اليمين الى اليسار ومن  
 فوق الى اسفل الثاني مراعات المشاركة كما تختبئ الطمث بوضع الجسم  
 على الشدين جذبا الى الشريک الثالث مراعات المحاذات كما يفصد  
 في علل الكبد الباسليق الايمن وفي علل الطحال الباسليق الايسر الرابع  
 مراعات التباعد في ذلك كيلا يكون المذبذب اليه قريبا من المذبذب  
 السؤال الخامس كم هي الخلال المحوثة الى تركيب الادوية  
 وما مثالها الجواب من الفصول للرازي خمسة احدها انه ربما كان الدواء  
 الذي يتففع به من علته ما وليقوى عضوا ما فضر باخر فيضطر معه الى تركيب  
 ما يمنع من ذلك مثال ذلك اخلاطنا الجندبيد يشر بالافيون كيلا يعظم  
 ضرره الثاني ان يكون الدواء لا يصل الى الموضع الذي يريد فيضطر  
 الى ان يخلط معه ما يوصل اليه كاخلاطنا الافاوية اللطيفة بالطين المختوم  
 والصمغ عند نفث الدم من الرية والصدر الثالث ان يكون ادوية  
 نافعة لعلته ما الا ان بعضها لنفع من بعض البدان والامراض  
 فيزيد الطبيب ان يكون عنده دواء يصلح لتلك العلة في اكثر الامر



ويريد الطبيب ان يكون عنده دواء يصلح ان يستعمل في علل كثيرة  
 فيضطر لتركيب ذلك الدواء من ادوية نافعة لعلل شتى كالتريق  
 مثلا النافع من ادوار شتى الرابع انه ربما احتاج ان يخرج من البدن  
 اخلاطا مختلفة فيحتاج ان يركب ذلك الدواء من ادوية كل واحد  
 منها يخرج خطا من الاخلاط مثال ذلك حب جالينوس المعروف  
 بالقوقايا المركب من الصبر والسقمونيا وشحم الخنظل وعصارة الالفنتين  
 التي مس انه ربما كان الدواء النافع لا يستعمل حتى ينخل بشئ آخر  
 كالدراسنج وسائر الادوية الحجرية التي لا يمكن ان يستعمل في المراهم  
 حتى ينخل بالادهان والخلول وتركب ويزاب مثل الصمغ والشحوم -  
 السؤال السادس كم هي اصناف معالجة سور المزاج -

الجواب من كليات القانون ثلثة - احدها ان يكون سور المزاج  
 مستحكما فيكون علاجه بالصد على الاطلاق وهذا هو المداواة المطلقة  
 الثاني واما ان يكون في حد الكون فاصلاحه مداواة مع التقدم بالحفظ  
 بمنع اسبب الثالث واما ان يريد ان يكون وسيتلج فيه الى منع  
 السبب فقط ويسمي التقدم بالحفظ -

لہذا ان دواؤں کی ضرورت ہوگی جن میں چند در چند امراض کے دفع کرنے کی نفعیت ہوگی جیسے تریاق ہے کہ وہ بہت  
 مرضوں کی دوا بالاتفاق ہے چوتھے بعض وقت میں طبیب کو مریض کے بدن میں سے اخلاط مختلفہ کے  
 نکلنے کے واسطے اُس دوا کی حاجت ہوگی جسکو ہر ایک خلط کے نکلنے کے لیے خصوصیت ہوگی جیسے  
 جالینوس کی جب ہے کہ جن کا نام قوقا یا ہے جسکو صبر اور قنونا اور عصارہ فہستین سے ترکیب  
 دیکر بنایا ہے پانچواں یہ ہے اکثر اوقات دوائے نافع استعمال میں نہیں آتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور  
 ایسی چیز سے کہ جس میں گل سکے ملائی نہیں جاتی جیسے مرداسنگ ہے اور تمام سنگیں دوائیں کہ وہ مریضوں  
 میں استعمال نہیں کیا تیں جب تک کہ وہ کسی قسم کے تیل یا سرکہ میں نہیں ملائی جاتیں یا گوند اور چربوں کی ساتھ  
 نہیں بگلائی جاتیں۔ پس طبیب اس امر کا بھی ضرور خیال رکھے کہ وہ دوا جو کسی زخم یا درد کو نافع ہے ایسی چیز  
 ہے کہ جو ضرر نہ کرے۔ **سوال** سو مزاج یعنی مزاج کے بگڑ جانے کے علاج کی کے صورتیں میں اور ان  
 علاوہ میں طبیب کو کیا کیا ضرورتیں ہیں **جواب** کلیات قانون میں تین صورتیں لکھی ہیں اور تفصیل  
 سے بیان کی ہیں ایک یہ کہ سو مزاج مستحکم ہو جائے پس علاج اُس کا مطلق اُسکی ضد کے ساتھ عمل میں  
 آئے یعنی گرم مریض میں سرد دوا دے اور سرد میں گرم تجویز کرے۔ یہ جو لکھا گیا ہے مطلق علاج ہر مرض کا  
 دوسری یہ ہے کہ سو مزاج پیدا ہونے کی حد میں آگیا۔ سینے تازہ پیدا ہوا ہوا اور بالکل نہ جا ہو پس علاج  
 اُس کا یہ ہے کہ وہی علاج بالضد کیا کریں اور علاج سے اول اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑا ہے  
 تاکہ مزاج اصلاح پر آتا جائے اور اُس سبب کے نہ روکنے سے بڑھتا نہ جائے۔  
**تیسری** یہ ہے کہ مزاج بگڑ جانے کا ارادہ ہو یعنی ابھی بگڑا ہو لیکن آمادہ ہو۔ اُس صورت  
 میں پہلے سے اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ علاج تقدیم بالحفظ نام ہوتا ہے  
 یعنی پہلے ہی سے ایسی چیزوں سے بچائے جس سے کوئی مرض پیش آسکے۔



السؤال السابع - كم هي الاشياء التي تدل على صواب الحكم في الاستفراغ  
الجواب من كليات القانون عشرة الامتلاء - والقوة - والمزاج  
والاعراض الملائمة - والسحنة والسن - والفصل - وحال الهوار والبلد  
وعادة الاستفراغ - والصناعة -

السؤال الثامن - كم هي الامور التي تقصد في كل استفراغ  
الجواب من كليات القانون خمسة احدها استفراغ ما يجب استفراغه  
ويعقبه الامحالة راحة

الثاني تامل جهة ميله كالغشيان نقي بالقي والمغص بالاسهال -  
الثالث عضويه من جهة ميله كالباسليق الايمن لعزل الكبد لا يقف  
الايمن فانه ان خفي في هذا فربما جلب خطرا وينبغي ان يكون عضو المخرج  
اخص للامتلاء المادة الى ما هو اشرف ويجب ان يكون مخبر  
منه طبيعيا كاعضاء البول لخدمة الكبد والامعاء تنقيته وربما كان  
العضو الذي يندفع منه هو العضو الذي يجب ان يستفراغ منه لكن به علة  
فيحتاج ان يمال الى غيره -

الرابع وقت استفراغه والينوس حينه القول بان الامراض

**سوال** وہ کتنی چیزیں ہیں جن سے مادے کے نکلنے میں طیب کی رستہ بھی لگی جاتی ہے اور تہہ راس کی خدا کے فضل سے بشرط حالت راست اور درست بھی آتی ہے **جواب** قانون کے کلیات میں شیخ نے لکھا ہے کہ وہ شہ

چیزیں ہیں جن میں استفرغ مفید ہوتا ہے ایک تو امتلا رہے یعنی بدن کا مادہ سے بھرا ہوا پس طیب سے بدن میں امتلا دیکھ کر تو تفتہ کرے دوسری مریض کی قوت دیکھی جائے تا اس کے موافق استفرغ ملے کا عمل میں آئے

**تیسری** مریض کے مزاج کو دیکھ لے تاکہ اس کے مطابق استفرغ کرے چوتھی بیماریاں ہیں اس استفرغ کے مناسب ہوں چطیب نے جو چیزیں لکھیں کہ استفرغ اس بیماری کے ساتھ ملنا نہ کر لکھا ہو پانچویں بدن کی لانی اور فرہی دیکھ لے تاکہ مطابق چلے چھٹی سن سال مریض کا ہے کہ کس سن میں تفتہ روئے اور کب ناروا ہے۔

ساتویں فصل کو دیکھ لے کہ کونسی فصل ہے اور مزاج فصل کا کیا ہے آٹھویں تو شہری جبل دیکھنا ضروری ہے

تہہ راس ہوا چطیب نے کس وقت اور کس موسم میں استفرغ کرنا چاہیے اور اس موسم میں وہ تفتہ کر لیا جائے تا جب یار ہے اور جس شہر میں مریض رہتا ہے طیب کو لازم ہے کہ اس شہر کی کیفیت بھی دیکھ لے کہ کس شہر اور کیا چیزیں اس ہائے کھنے کی ضرورت ہے کہ یا مریض کو استفرغ کی عادت ہے دوسری چیزیں عادت ہے کہ یا کا کیا پیشہ اور عادت ہے **سوال** وہ کتنے امر ہیں جو بہر استفرغ میں قصد کیے جاتے ہیں اور دفع مرض میں کام آتے ہیں

**جواب** کلیات قانون میں وہ پانچ امر معدود ہیں جو بہر استفرغ میں مقصود ہیں ایک یہ کہ وہی مادہ نکالا جائے جس کے نکلنے کی ضرورت ہو اور بعد اس کے نکلنے کے مریض کو راحت ہو دوسرے یہ ہے کہ مادے کے میلان میں مائل کیا جائے جب کہ وہ مادہ مائل ہو اور دوسرے نکال جانے مثلاً اگر کسی مریض کو شہی ہو تو تے کر لے اور اگر امعاء میں چھبیں تو سہل دیا جائے **تیسرے** اس عضو کو دیکھ لے کہ وہ مائل ہے کہ کونسا عضو استفرغ کے قابل ہے جیسے جگر کی بیماریوں کی واسطے دابہ کی باسلیق کھولی جاتی ہے اور دابہ سرارو کی قصد عمل میں نہیں آتی پس اگر طیب اس امر میں غلط کر جائے گا تو خطر اٹھائے گا اور ضرر وار ہے کہ وہ عضو جسکی راہ سے مادہ نکالا جائے وہ کمتر رتبہ میں ہو تاکہ مادہ عضو شرف کی جانب نہ لے اور واجب کہ جس عضو کی راہ سے مادہ نکلے وہ راہ اس لٹکے کا مخبر طیب ہو یعنی

المرتب في نظرها النضج قبل الاستفراغ وبعد الاستفراغ يجب  
ان يبقى من الملطقات واما في الامراض الحادة فالاصوب ايضا انتظار  
النضج وخصوصا ان كانت ساكنة واما ان كانت متحركة فالمبادرة الى  
استفراغ المادة اولى او ضرر حرركتها اكثر من ضرر استفراغها  
قبل نضجها وخصوصا اذا كانت الاغلاط رقيقة وخصوصا اذا كانت في  
تجاويف العروق غير بدخلة للاعضاء واما اذا كان الخلط محصورا في  
عضو فلا تحرك البتة حتى ينضج ويحصل له القوام المعتدل.

الخامس تقدير ما يستفراغ وهذا يحصل من النظر في كمية المادة و  
من النظر في القوة ومن النظر في الاعراض التي تختلف بعد  
الاستفراغ فانها ان كان فيها عرض يتبعه استفراغ نقص مما يراود  
استفراغها بقدر ما يقدر ان ذلك العرض الذي يتبعه استفراغ يستدرك  
كما يفعل في التشنج الامتلائي.

السؤال التاسع - اذا اجتمعت امراض فباي المعالجات ينبغي  
الجواب من الكليات يبدى بما يخصه احد الخواص الثلث - احدها  
بالذي ليسر الثاني دون يوم مثل الورم ولتبره اذا اجتمعا فانا نعالج

بدون

اس صورت میں اوکسی عضو کی طرف پھرنے کی حاجت ہوتی ہے چوتھا یہ ہے کہ تنفرغ کی قوت کبھی دیکھنے سے تب تنفرغ کرے چنانچہ جالینوس قلعی کہتا ہے کہ کہنہ مرضوں میں اتنا انتظار کیا جائے کہ مادہ بخاری نفعی پائے اور قبل تنفرغ کے اور نیز بعد اسکے لطیف کرنے والی دوائیں پلائی جائیں تا ان دواؤں کے سبب سے مادہ لطیف ہو جائے اور نیز غریبوں میں بھی انتظار نفع کا بہت اچھا ہے خصوصاً جس صورت میں کہ مادہ ٹھیکہ ہو اسے اور اگر مادہ حرکت میں ہے تب تنفرغ میں تیرہری کرنی اولیٰ ہے اس مسئلے کہ اس مادے کا جو حرکت کرتا ہو ضرر بہت ہوتا ہے اس ضرر سے جو تنفرغ قبل از نفع ہوتا ہے خصوصاً جس وقت کہ غلط پہلا ہو اور رگوں کے اندر بھرا ہو اور اعضا میں دخل نہ رکھتا ہو لیکن جب غلط کسی عضو میں گھرا ہو سو حرکت نہ دی جائے جب تک کہ وہ پک کر قوام معتدل نہ پائے پانچواں انداز کہ نا اس مادے کا ہے جبکہ لاجائے تا اسی انداز سے کے مطابق تنفرغ کام میں لے اور یہ انداز تین صورت سے کیا جاتا ہے تب تنفرغ نفع پہنچا ہے (ایک) یہ ہے کہ مادے کی مقدار کو دیکھیں تا اس قدر تنفرغ کریں (دوسری) مریض کی قوت پر نظر رکھیں تا قوت کے مطابق ماہر کا لیں (تیسری) ان عارضوں کو دیکھیں جو بعد تنفرغ پیدا ہوں اس واسطے کہ اگر وہ مادہ ایسا ہو کہ جسے نکالنے کے بعد کوئی عارضہ ایسا پیدا ہو کہ پھر دوبارہ تنفرغ کرنا ہو تو اس قدر تنفرغ کریں جس سے دوسرے تنفرغ میں کام پورا ہو اگرچہ بالفعل تنفرغ اوروں ہو جیسا کہ تشبیح امثالہ میں کیا جاتا ہو جس میں دوبارہ تنفرغ عمل میں آتا ہے یعنی پہلے امثالہ کے لیے تنفرغ کیا کرتے ہیں اور پھر اگر تشبیح پیدا ہوتا ہے تو دوبارہ بھی مادہ لیا کرتے ہیں

**شوال**۔ جب کئی مرض اکٹھے ہو جائیں۔ اول کس کا علاج عمل میں لائیں۔

**جواب** کلیات تا بن میں لکھا ہے اور شیخ نے یوں کہا ہے کہ ہم پہلے اس مرض کا علاج کریں گے

جس میں بن خاصیتوں میں سے ایک چیز دیکھیں گے۔

(ایک) تو یہ ہے کہ وہ مرض ایسا ہو کہ جب تک وہ نہ جائے دوسرا نہ اچھا ہو مثلاً اگر وہ زخم سے باہر نہ ہو

ہم کو علاج و دم کا اہم ہے۔

الورم او الاحتى يزول المزاج الذي يصحبه لا يمكن ان يبرأ معه القرحة ثم  
نعالج القرحة الثاني ان يكون احدهما هو السبب في الثاني مثل انه اذا  
عرضت سدة وحملنا السدة او لاشم الحمى ولم نبال من الحمى ان اتجنا  
الى ان نفتح السدة بما فيه شئ من التسخين ونعالج السلس بالمخففات الانبالي  
بالحمى لان الحمى يستحيل ان تنزول وسببها باقى وعلاجهما التجفيف و  
هو يضر بالحمى - الثالث ان يكون احدهما شديدا متما كما لو اجتمع سونوخس  
وخلج فاننا نعالج سونوخس بالتطقيته والقصد ولا نلتفت الى الخلج واما  
اذا اجتمع المرض والعرض فاننا نبتدى بعلاج المرض الا ان يغلب  
العرض ولا يلتفت للمرض كما يسقى المخدرات في القولنج الشديد للوجع  
اذا صعب وان كان نفس القولنج -

السؤال العاشر كرمي منافع السكنجيين -

الجواب من تجارب ابن المدور نقله من مقالته خنين في السكنجيين وهي  
ثمان وثمانون منفعة الاول انه يبرأ المزاج المائل الى الحرارة المفرطة  
ويعدله بتطقيته تلك الحرارة وتهديته لها - الثاني انه يحلجى البدن البارد  
اذا شرب صرفا - الثالث انه يرطب البدن اليابس اذا شرب بمزاج

تاکہ وہ مزاج جو دم کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور بدون اُس کے زخم کا اچھا ہونا معلوم نہیں ہو سکتا اور جو جائے بعد ازاں زخم کا علاج کریں گے تا وہ زخم آسانی کے ساتھ شفا پائے (دوسری) یہ ہے کہ ایک مرض کے سببے دوسرا مرض پیدا ہو پس پہلے اُس کا علاج کریں گے جو پہلے ہوا ہو جیسا کہ کوئی سببے اور تپ میں مبتلا ہوا اور سببے ہی سے تپ کا ہوا ہو تو پہلے سببے کے علاج سے ابتدا کریں گے اور بعد اُس کے تپ کی دوا کریں گے پس ہم تپ سے نڈرینے اور سببے کو دلوئے گرم سے کھولیں گے اور علاج کیا جاتا ہے سل کا خشک کرنے والی دواؤں سے اور تپ سے نڈرین گے اِس واسطے کہ تپ کا جانا جب تک کہ سل بخا ہے محال ہے کیونکہ سل کا علاج اِس کا خشک کرنا ہے اور اِس میں تپ کے ضرر کا خیال ہے (تیسری) یہ ہے کہ ایک مرض ایسا ہو کہ جس میں دوسرے کی نسبت اہتمام بڑا ہو جیسا کہ اگر سونوخ اور فالج ایک وقت میں جمع ہوئے تو ہم پہلے سونوخ کا علاج کریں گے اور دوا میں حرارت کے بھائی کی دینے اور مرض کی فصدا کریں گے اور فالج کو کیطون کچھ انفات بھی نہوگا جب تک مرض سونوخ سے بری ہوگا اور جب مرض اور مرض دونوں جمع دیکھیں گے تو اول مرض کی دوا کریں گے مگر جب عرض غالب پایا جائیگا تو پہلے اُس کا علاج کیا جائیگا اور مرض کیطون تو جب بھی ہوگی جب تک عرض سے شفا کئی ہوگی جیسا کہ سن کرنے والی دوائیں اُس قوی نہیں جس میں سخت درد ہو پہلے پلائیں گے جب تک کہ درد سے جو قوی لچ کے سببے عارض ہوا ہے فرصت نہ پائیں گے اس واسطے کہ وہ درد سخت اور بڑا ہے اگرچہ قوی لچ کے سبب سے ہوا ہے۔

**سوال** سکنجین کے منافع بتاؤ کتنے ہیں مفصل بیان کرو جتنے ہیں۔

**جواب** اپنی کتاب تجارب میں ابن المدون نے مقالہ رضین سے جو سکنجین کے باب میں ہے، لکھا ہے تاکہ

لکھے ہیں اور اِس تفصیل سے بیان کیا ہے۔ (۱) یہ کہ اِس مزاج کو جو بہت حرارت کی طرف مائل ہو سرد بخانی

ہے اور اِس حرارت کو جو مفرط ہے بھاتی ہے تاکہ مزاج معتدل ہو جائے اور صاحب مزاج آرام پائے۔

(۲) یہ ہے کہ اگر فالج میں پی جائے تو سرد بدن کو گرم کرے۔

(۳) یہ ہے کہ اگر رین جسے پانی میں ایک حصہ ملے خشک بدن کو تر کرے۔

كثير يكون هو الربع والمثلثة اربع - الرابع انه يحفف البدن الرطب  
بتقطيع الطوبات واحداها من البدن ونقصها الى خارج اذا شرب صرفا  
وخاصة اذا شرب صرفا سخنا الى مش انه ينفع من الغب الدائرة -  
السادس انه ينفع من الغب الدائمة السابع انه ينفع من حمى الربع النابتة  
الثامن انه ينفع من حمى الدق التاسع انه ينفع من الحمى الموانطة الدائمة  
العاشر انه ينفع من الحمى الموانطة النابتة الحادى عشر ينفع من الحمى المطبقة  
المعروفة بمونوس وهى الدمية الثانية عشر ينفع من الحمى الحقة الثالثة  
عشر ينفع من الحمى المركبة من حمى ملغم وحمى غب دائمة الرابع عشر ينفع من  
حمى مركبة من حمى بلغمية دائمة وحمى بلغمية نابتة الخامس عشر ينفع من حمى مركبة  
من غب دائمة وغب نابتة السادس عشر ينفع من الحمى المركبة من حمى ملغم  
دائمة وغب نابتة وهى شطه الغب السابع عشر ينفع من الحمى الربع  
الثامن عشر ينفع من تركيب غب نابتة وحمى ربع التاسع عشر ينفع  
من تركيب حمى ربع نابتة وربع دائمة العشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة وربع دائمة  
الحادى والعشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة وربع نابتة الثانى والعشرون ينفع  
من تركيب حمى غب نابتة وربع دائمة الثالث والعشرون ينفع من تركيب حمى غب نابتة

(۴) یوہے کہ تریدن کو خشک کرے اور طوبت کو کاٹ کر باہر ڈالے خصوصاً صرف اگر نیکو استعمال میں آئے۔

(۵) غب دائر کو نفع دیتی ہے۔ (۶) غب دائی کو۔ (۷) تپ ربع نائبہ کو

(۸) تپ دی کو۔

(۹) تپ مواظبہ نائبہ کو۔

(۱۰) تپ مواظبہ دائمہ کو۔

(۱۱) تپ مطبقہ کو جو سونخس کہلاتی ہے اور وہ تپ دموئی ہے۔

(۱۲) تپ محرقہ کو۔

(۱۳) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی اور تپ غب دائی سے۔

(۱۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی دائم اور بلعنی نائبہ سے۔

(۱۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائی اور غب نائبہ سے۔

(۱۶) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلعنی دائمہ اور غب نائبہ سے جبکہ نظر الغب کہتے ہیں۔

(۱۷) حلی بلعنی چھٹا بنا کر کو نافع ہے

(۱۸) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور تپ ربع سے۔

(۱۹) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ ربع نائبہ اور ربع دائی سے۔

(۲۰) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ غب دائمہ اور ربع دائمہ سے۔

(۲۱) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمہ اور ربع نائبہ سے۔

(۲۲) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور ربع دائمہ سے۔

(۲۳) اُس تپ کو جو تپ غب ذات القنرات کی ترکیب سے ہو۔



الرابع والعشرون<sup>١٢</sup> ينفع من تركيب بلغمية ذات فترات وغب ذات فترات  
 الخامس والعشرون<sup>١٣</sup> ينفع من تركيب حمى وائمة وربع ذات فترات السادس<sup>١٤</sup>  
 والعشرون<sup>١٥</sup> ينفع من حمى عفونة الاخطاطا سربا ويكملها ويكوبها السابع والعشرون<sup>١٦</sup>  
 ينفع من حمى الدق التي يكون حدوثها في الاعضاء الرطبة الموجودة في نفس  
 الاعضاء الاصلية الباطنة الثامن<sup>١٧</sup> والعشرون<sup>١٨</sup> ينفع من حمى الدق التي يكون  
 حدوثها في الاعضاء الرطبة التاسع<sup>١٩</sup> والعشرون<sup>٢٠</sup> ينفع من حمى الدق التي يكون  
 حدوثها في الرطوبة الموجودة في نفس الاعضاء الاصلية الثلثون<sup>٢١</sup> ينفع من حمى  
 يوم الحادثة عن التعب الحاد<sup>٢٢</sup> والثلثون<sup>٢٣</sup> ينفع من حمى يوم الحادثة عن السكر  
 الثاني<sup>٢٤</sup> والثلثون<sup>٢٥</sup> ينفع من حمى يوم الحادثة عن التخمته من غير اسهال الثالث<sup>٢٦</sup>  
 والثلثون<sup>٢٧</sup> ينفع من حمى يوم الحادثة عن لبس الشدي الرابع<sup>٢٨</sup> والثلثون<sup>٢٩</sup> ينفع  
 من حمى يوم الحادثة عن احتراق الشمس وشدة السموم الصيفية الخامس<sup>٣٠</sup> والثلثون<sup>٣١</sup>  
 ينفع من حمى يوم عن تكاثف ظاهري البدن كما يحدث بمن يتحمم بمارالشب  
 السادس<sup>٣٢</sup> والثلثون<sup>٣٣</sup> ينفع من الحمى الحادثة عن الارق الحاد<sup>٣٤</sup> بسبب الحزن  
 السابع<sup>٣٥</sup> والثلثون<sup>٣٦</sup> ينفع من حمى يوم الحادثة من الهم والغم الثامن<sup>٣٧</sup> والثلثون<sup>٣٨</sup>  
 ينفع من حمى يوم الحادثة عن السهر الذي لا يعرف له سبب التاسع<sup>٣٩</sup> والثلثون<sup>٤٠</sup>

(۲۴) اُس تپ کو چمرکب ہو تپ یعنی ذاتِ انقترت سے۔

(۲۵) اُس تپ کو چمرکب ہو تپ دہمی اور ربع ذاتِ انقترت سے۔

(۲۶) اُس تپ کو جو تمام اخلاط کی محضت سے ہو بالکل نفع دیتی ہے اور ان اخلاط کو تغیل بھی کرتی ہے اور صاف بھی کرتی ہے۔

(۲۷) اُس تپ دق کو جو اعضائے رطب میں پیدا ہوتی ہے وہ جو اعضائے اصلیہ باطنیہ میں موجود ہوا کرتی ہے۔

(۲۸) اُس دق کو جو اعضائے رطب میں حادث ہوتی ہے۔

(۲۹) اُس دق کو جو نفسِ اعضائے اصلیہ کی رطوبات موجودہ میں حادث ہوا کرتی ہے۔

(۳۰) اُس جمی یوم کو جو تپ سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱) اُس جمی یوم کو جو نشے کے استعمال سے ہو۔

(۳۲) اُس جمی یوم کو جو تھمہ سے ہو بغیر سہال کے۔

(۳۳) اُس جمی یوم کو جو شدید سردی سے ہو۔

(۳۴) اُس جمی یوم کو جو دھوپ کی گرمی سے یا بادِ سموم یعنی ٹو سے پیدا ہو۔

(۳۵) اُس جمی یوم کو جو ظاہر بدن کے تکاثف سے پیدا ہو جیسا کہ پھٹکری کے پانی کے نہانے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۶) اُس تپ کو جو بہت بیداری کے جو باعثِ حزن و اندوہ کے ہو۔

(۳۷) اُس جمی یوم کو جو بچ و غم سے ہونی ہو۔

(۳۸) اُس تپ کو جو اُس بیداری سے پیدا ہو جس بیداری کا سبب معلوم نہ ہو

ينفع من حمى يوم الحادثة للعاشق أو من كلام مولم أو مجر أو مجر أو مجر الأربعون ينفع من  
 سائر الحميات المخلطة الحموى والأربعون ينفع من الغشي الحادث من الامتلاء  
 الذي يسد الطبقات من سور مزاج الثاني والأربعون ينفع من الغشي الحادث  
 من سور مزاج الثالث والأربعون ينفع من الغشي الحادث من الوجع الرابع  
 والأربعون ينفع من خستاق الرحم الخامس والأربعون ينفع من السكتة والغل  
 إذا غشي به صر فادوك به الخلق مع الأياح الفقير الساتس والأربعون  
 ينفع من اللزج العارض في المعدة السابع والأربعون ينفع من الغشي الحادث  
 في ابتداء نوبة الحمى الثامن والأربعون ينفع من السهم التاسع والأربعون  
 ينفع من البرسام الخمسون ينفع من ذوات الجنب الحموى الخمسون ينفع من فوات  
 الرية الثاني والخمسون ينفع من الصلع الحادث من حر الشمس الثالث والخمسون  
 ينفع من الصلع الحادث من الرياح من سور مزاج حار فمداط المادة الرابع  
 والخمسون ينفع من الصلع الحادث من سور مزاج بارد فمداط المادة الخامس  
 والخمسون ينفع من الصلع الحادث من الرياح الباردة الساتس والخمسون  
 ينفع من الصلع الحادث عن شرب الخمر والخمار السبع والخمسون ينفع من اسد  
 والذهوار الثامن والخمسون ينفع من الصلع الرابع لأم فم المعدة والستاس

(۳۹) اُس جی کو کبھی عاشق کو جو ہوائے پاکسی کلام آزار رساں یا بیہودہ یا جدائی کے سخن سے چڑھ سکے۔

(۴۰) اُن تمام حیات کو جو اخلاط کے باعث ہوں۔

(۴۱) اُس غشی کو جو استلا کے سبب عارض ہوا اور سب طبقات کو بند کرے۔

(۴۲) اُس غشی کو جو سور مزاج سے پیدا ہوئی ہو۔

(۴۳) اُس غشی کو جو کسی درد کے سبب ہو۔

(۴۴) اختناق الرحم کو نفع دیتی ہے۔

(۴۵) سکتے اور بیہوشی کو جب کہ اُس سے ہی، غرغره کرے اور یا یاج فیکراسے ملا کر طوق پہلے۔

(۴۶) اُس لزع کو جو معدے میں حادث ہو۔

(۴۷) اُس غشی کو جو تپ کی ذبت سے پہلے ہو۔

(۴۸) برسام کو۔

(۴۹) برسام کو۔  
یعنی دم سبب کو۔

(۵۰) ذات الجنب کو۔  
درد پہلو کو۔

(۵۱) ذات الریه کو۔  
پھیپھڑے کے درد کو۔

(۵۲) اُس درد کو جو دھوپ سے ہوا ہو۔

(۵۳) اُس درد کو جو ان ریح سے عارض ہو جو ریح سور مزاج عارض الطالمادہ سے پیدا ہوئی ہیں

(۵۴) اُس درد کو جو سور مزاج باروخا الطالمادہ سے ہو۔

(۵۵) اُس درد کو جو سرد ہواؤں سے ہوا ہو۔

(۵۶) اُس درد کو جو شراب پینے سے یا نشے کے اُقر جانے سے ہوا ہو۔

(۵۷) سرد و وار کو۔ (۵۸) اُس درد کو جو غم معدے کے درد سے نہ

والخسوف ينفع من الشقيقة المرنة والحادة <sup>٦١</sup>استون ينفع من قرنيطس الحادى و  
 استون ينفع من ألم الدماغ من الخلط المحسرق والسوداوى الثانى و  
 استون ينفع من الاحتلاج اذا كان صفرًا <sup>٦٢</sup>الثالث واستون ينفع من السد  
 الحادة فى السروق التى بين الكبد والمرارة <sup>٦٣</sup>الرابع واستون يفتح المجارى  
 التى بين الكبد والمرارة <sup>٦٤</sup>الخامس واستون يفتح المجارى التى بين الكبد والطحال  
 السادس واستون يفتح المجارى التى بين المعدة والمرارة <sup>٦٥</sup>السابع واستون  
 ينفع من انواع الاستسقاء خصوصًا الحمى <sup>٦٦</sup>الثامن واستون يفتت حصاة الكلى  
 اذا شرب صفرًا مع رما والعقارب <sup>٦٧</sup>التاسع واستون يفتت حصاة الكلى اذا شرب  
 اشبعون ينفع من الماشرا الحادى <sup>٦٨</sup>واسبعون ينفع من الدمايل العارضة  
 فى البدن <sup>٦٩</sup>الثانى واسبعون من البثور والقروح وخاصة فى المفاصل <sup>٧٠</sup>الثالث  
 واسبعون من اوجاع المفاصل التى تكون من المواد الحارة <sup>٧١</sup>الرابع واسبعون  
 يقطع البليغم اللزج الذى هو يلبين نخل المعدة وبجدره <sup>٧٢</sup>الخامس واسبعون  
 يسهل المرة اصفر اذا كثرت فى المعدة وطال مقامها <sup>٧٣</sup>السادس واسبعون  
 ينفع من حب الحاد والاكال <sup>٧٤</sup>السابع واسبعون ينفع منفة عجينة من حدة  
 الدم ويكنها <sup>٧٥</sup>الثامن والسبعون يفتح السد الحادة فى مجارى الطحال <sup>٧٦</sup>التاسع

(۵۹) درد شقیقہ کہنہ اور حادہ کو۔

(۶۰) قرانطیس کو۔

(۶۱) دماغ کے اُس درد کو جو غلط سوختہ سوداوی سے ہوا ہو۔

(۶۲) صرف اختلاج کو۔

(۶۳) اُن سدوں کو جو جگر اور پتے کے درمیان کی رگوں میں ہوں۔

(۶۴) اُن مجاری کو کھولتی ہے جو جگر اور پتے کے درمیان ہیں

(۶۵) اُن مجاری کو جو جگر اور طحال کے درمیان ہیں۔

(۶۶) اُن مجاری کو جو معدے اور رازہ کے درمیان ہیں۔

(۶۷) استسقا کی تمام انواع کو مفید ہے خصوصاً استسقاۃ الحی کو۔

(۶۸) گردے کی پتھری کو توڑتی ہے اگر صرف پی جاوے خاکستر غفر کے ہمراہ۔

(۶۹) انھیں پتھریوں کو سکینجین خالص بھی توڑتی ہے۔

(۷۰) ماشہ کو بھی نفع دیتی ہے۔

(۷۱) اُن ونبہوں کو بھی فائدہ دہ کرتی ہے، جہدین میں پیدا ہوں۔

(۷۲) شہور اور قرح کو بھی نفع بخشی ہے، خصوصاً حب مفاسل پر ہوں۔

(۷۳) اوجاع مفاسل کو جو گرم مواد سے ہوں نفع دیتی ہے۔

(۷۴) اُس بلغم اربعہ کو جو معدے کے اندر چپک گیا ہو کھڑتی ہے اور اُس کو نکالتی ہے۔

(۷۵) صفراء خالص کو نکالتی ہے جب معدے میں زیادہ رہا ہو اور مدت تک وہیں ٹھہرا ہو۔

(۷۶) تیز خارش کو بھی فائدہ دہ کرتی ہے (۷۷) خون کی تیزی کو عیب نفع پہنچاتی ہے، ورتکین کرتی ہے۔

(۷۸) اُن سدوں کو کھولتی ہے جو مجاری طحال میں پیدا ہوں۔

واسبعون نفع اورام الكبد الثمانون نفع الخفقان العارض في الفؤاد  
 الحادى والثمانون يحد المرار الاسود المحقق بالمعدة الثمانى والثمانون نفع  
 من الجدرى الثالث والثمانون نفع من الحصبة الرابع والثمانون نفع من  
 قروح المثانة الخامس والثمانون نفع من سور النفس السادس والثمانون  
 نفع من انتصاب النفس السابع والثمانون يحد الطمث اذا تشوش اخذاره  
 في اوقاته الثامن والثمانون نفع ميل الرحم الى الجوانب

**والمتاخرون** زادوا على هذا وقالوا نفع التخم والامتلاء والحمى الباطية  
 والبهيمية والبواسير الرخى ويحفظ الصحة ويمنع اجتماع مواد ويزول الغضوة  
 ويلطف الخيط الغليظ ويغليظ الرقيق ونقى المعدة ولطف الحرارة ونقى الخلط الغليظ و  
 يسكن غليان الدم ويهدى البول ويرطب الكمام والحلق ويحد الرطوبات  
 اللزجة من مجارى النفس والاضلاع ويسكن العطش ويمنع استحالة  
 اشربة الى اصفرار وتصلح كيفيات غريبة ويحلل المعدة ويقوى الشهوة وقال  
 جالينوس سكجنين السفرجل متويا بالزنجبيل نفع جميع علل المعدة وفي حالة  
 الزكام والسعال وخشونة الصدر نفع سكجنين قليل الموضوعة بمصوب  
 اللعابات ويشبه القى وقال الشيخ فان وجدت في الاول قى فيقى بصنع

(۷۹) تمام اورام جگر کو نافخ (۸۰) اس نفقان کو جودل کو عارض ہوا ہو سو مند ہے (۸۱) اس  
 صفرے سیاہ کو نکالتی ہے جو معدے کے اندر گھٹا ہوا ہو (۸۲) جدی کو نافخ ہے (۸۳) حصہ کو بھی  
 نافخ ہے (۸۴) قرح شانے کو بھی مفید ہے (۸۵) سوئفس کو نافخ ہے (۸۶) انصاف النفس کو  
 بھی نافخ ہے (۸۷) حین کو بھی جاری کرتی ہے اگر مختلف اوقات میں آتا ہو (۸۸) رحم کو جو جانب کو  
 میل رکھتا ہو نفع دیتی ہے یعنی میلان الرحم کو اچھا کر دیتی ہے۔ **متاخرین** سے ان منافع پر اور بھی ہر حکم  
 میں چنانچہ تفصیل ذیل وہ سب اس طرح سے فرمائے ہیں (اول) یہ کہ سنجین تھمہ اور استار کو نفخ پہنچاتی ہے  
 (دوسرے) یہ کہ تپ و بائی میں بھی فائدہ پہنچاتی ہے (تیسرے) یہ کہ ہینے اور بوسیر کی کو بھی نفع رسا ہے  
 (چوتھے) یہ کہ تند رست کی صحت کی نگہبان ہے (پانچویں) یہ کہ مواد کے جمع ہونے کی مان ہے (چھٹے)  
 یہ کہ خلط عفن کی عفونت کی دافع ہے (ساتویں) یہ کہ گاڑے خلط کو نکال کر دیتی ہے اور پچھے خلط کو گاڑھا  
 کرتی ہے (آٹھویں) یہ کہ معدے کو مادے سے پاک و صاف کرتی ہے (نویں) یہ کہ حرارت منفرد کو ٹھیک کر ٹھنڈا  
 کرتی ہے (دسویں) یہ کہ گاڑے خلط کا نقیہ کیا کرتی ہے (گیارہویں) یہ کہ خون کے جوش کو تسکین دیا کرتی  
 ہے (بارہویں) بند پٹیاب کو رواں کرتی ہے (تیرہویں) خلق اور تالو کو تری دیکر تروباں کرتی ہے (چودھویں)  
 یہ کہ کچلی ہوئی طوبتوں کو سانس کے رستوں سے اور پھیپوں سے ہٹاتی ہے (پندرہویں) پیاس کی شدت  
 کو تسکین پہنچاتی ہے (سولہویں) مشروبات کو صفرار بنانے سے روکا کرتی ہے (سترہویں) کیفیات  
 غریبہ کو جو فراج یا بدن میں پیدا ہوں اصلاح کیا کرتی ہے (اٹھارہویں) معدے کو جلا کر دیتی ہے۔  
 (انیسویں) شہتا کو قوت دیا کرتی ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ سنجین صفر جلی جو زنجبیل کے ساتھ مقوی کی ہوئی  
 جو معدے کی سب بیماریوں کو نفع پہنچاتی ہے اور کام و نزلا اور مینہ جگر جانیا کو سنجین کم تر من ہرہ لعابات  
 کے فائدہ پہنچاتی ہے (یسویں) سنجین تے کو آسانی سے لاتی ہے یعنی اس کے سبب سے تے جلدی سے  
 آجاتی ہے اور شیخ الرئیس نے یوں فرمایا ہے کہ اگر اول ہی سے تے پانی جالے تو اس چیز سے تھ کر لے جائے



امر بما ليس فيه مخالفة للمعتاد مثل السكنجين بالمار الحار وفي حالة الغشيان المقوى بالنعناع او ببار السفرجل وينفع اليرقان خصوصاً الهندبامى و السكنجين المنعفى بان يطرح اوزان المنعفى في اثنار الطبخ يقوى المعدة ويرفع الغشيان اللازمه لها والنعناع ضاير من منافع السكنجين ومصلح لجميع الحموضات لكن السكنجين يصنع للمحرورين لم يطرح النعناع وكذا لمن اراد التقيى-

السؤال الحادى عشر لمحمد السكنجين القليل المجموطة قوم الجواب من مسائل النجاذ حيث يقول انه اذا كان كذلك رطب الفم والحك لتسكينه المرة الصغرى بما فيه من المجموطة واعان على نفث التحامه وسكن العطش ووافق المواضع التى دون اشتراسيف ومنع من حدوث المضار المعالفيه لان طبع المعار البرود اليبس ولا نهاعصبية-

السؤال الثانى عشر لم امران سقى السكنجين فى الامراض الحادة قبل تناول ما للشعير بساعتين وبعده بساعتين الجواب من مسائل النجاذ اما قبله فلانه يحلو لطيفى اللهب واما بعده فلانه نيفذ ما يولده ما للشعير-

السؤال الثالث عشر ما هو القانون الكلى فى مداواة حمى العفونة الجواب من الجزريات لابن سينا حيث يقول القرص فى مداواة هذه الحميات

جو چیز عادت کی مخالفت نہ کرے یعنی معدے کو اذیت نہ دے جیسے سکنجبین گرم پانی کے ساتھ معدے کو ضرر نہیں پہنچاتی ہے اور آسانی سے قے لاتی ہے اور غلیان یعنی متلی میں وہ سکنجبین پلا میں جس میں پودینہ یا ہی کا پانی ملائیں (اکیسویں) یہ فان کو بھی فائدہ دیتی ہے خصوصاً ماہ سکنجبین جس میں کاسنی ملی ہے اور وہ سکنجبین پودینے کی جس کے دوسرے گوش میں پودینے کے پتے ملائے جائیں معدے کو قوت دیتی ہے۔

خصوصاً جس میں کاسنی ملی ہو اور اس غلیان کو بھی جو لازمی ہو منفعت دیتی ہے اور پودینہ سکنجبین کے تمام منافع کا دہ دار ہے اور سب ترشیوں کا مصلع اور دافع ضرر رہتا ہے لیکن وہ سکنجبین جو گرم مزاج والوں کے لیے بنائیں اُس میں پودینہ نہ ملائیں اور اسی طرح جس کو گھوٹے کر لائیں اسکو بھی پودینے کی سکنجبین نہ پلائیں اور احتیاط کرنا ہے کہ وہ سکنجبین جو پودینے کے پانی سے بہت خوش ذیل بنی ہو غوبی ہو اسیر کو نفع دیتی ہے اس وجہ سے کہ دواسیر کے فوائد روکی جاتی ہے بلکہ اسی نافع ہے کہ ہر طرح کے زہر الدہ یعنی خون نکلنے کو مانع ہے ترکیب اس سکنجبین کی یہ ہے کہ سناہ پودینے کا پانی دو تولیہں سرکہ بھی اسی کے مطابق دیں اور شکر تری ۲۰ تولہ ملائیں اور ان سبکی سکنجبین پلائیں۔

**سوال** سکیمین نے تھوڑی سکنجبین کی کیوں تعریف کی ہے مفصل بیان کرو جو کتا بوں میں لکھی ہے۔

**جواب** مسائل نیا دہیں یوں لکھا ہے اور سبب اسکی یہ بیان کیا ہے کہ جب سکنجبین کم ترش ہو نو ذیل نالو

کو ترک کریں اس وجہ سے کہ اپنی ترشی کے باعث سے خالص صفرا کو سکیمین دیکھی اور بلغم کے غلو کرنے میں بھی مدد

پہنچائیگی اور بعض کی پائیں بھی شجھائیگی اور سولے شراعیف کے سب جگہ موافق آئیگی اور امعا کی چار یوں سے بھی

پچائیگی اس واسطے کہ طبیعت امعا کی سرد و خشک ہے اور امعا سب عصبی ہیں یعنی ٹھنوں سے بنی ہیں اور یہ سکنجبین گرم

و تر ہے پس انکے واسطے مانع ضرر ہے **سوال** کیوں حکم دیا گیا ہے کہ سکنجبین تیز مرضوں میں تو آتش جو سے دو

ساعت پہلے پلائی جائے اور بعد آتش جو کے بھی اسی طرح سے استعمال میں لائی جائے **جواب** مسائل نیا دہیں

سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبل آتش جو کے تو اس غصن سے دی جاتی ہے کہ وہ مادے کو صاف کرتی ہے اور سوزش کو

بچھاتی ہے اور بعد آتش جو کے اس غصن سے پلائی جاتی ہے کہ وہ اس چیز کو جو آتش جو سے پیدا ہوا ہو قے سے غلو ہو

کرائی ہے۔  
**سوال**  
تپ عصبی کے  
علاج کا قانون  
کلی کیا ہے بتاؤ  
جو کچھ مولے  
تجو کیا ہے  
**جواب**  
خزئیات میں  
شیخ نے یوں  
لکھا ہے کہ  
ایسے ہوں تیں

تارة تجنح الحى فيحتلج ان يزوي رطب وتارة نخو الما دة حتى يحتلج ان ينضج او  
يتفزع والانضاج في الغليظ تعدليه بالترقيق وفي الرقيق تعدليه بالتغليظ  
وربما ينقض ما يستدعيه الحى من التبريد والخلط من الانضاج فينبذ  
يجب ان يراعى الاهم من الامرين فان كانت القوة قوية قطعت السبب  
وورثت الخلط ومنعت الغذار وان كانت ضعيفة اشتغلت بتعديل المضاد  
لها فبروتة وانعشت القوة بالغذار

السؤال الرابع عشر ما هو القانون الكلى في معالجات امراض العصب الخمسة  
اعنى الخدر والتشنج والرعشة والاختلاج والفالج الجواب من خبريات ابن  
سينا يقصد فيها قصد موزع الدماغ ولا يعجل باستعمال الادوية القوية  
بل تقتصر على اشياء لطيفة مما يلين وينضج والحقن جيدة ثم آخراً تستعمل  
المستفرغات القوية ونوعية المفلوج في اول الامر بالرحل او مارا الشخير  
يومين ثلثة وان تحملت القوة فالى الرابع عشر واجتهد في تجويعه وتعطيشه

السؤال الخامس عشر ما الفرق بين الدوار والغذار الجواب من الاصول  
لابن رضوان حيث يقول الفرق بين الغذار والدوار ان الغذار تغير في  
البدن ويستحيل كيلوسه الى ان يصير كيموساً من كيموسات البدن فمنه ما هو

جو غصوت سے بول بھی تو اس تپ کی طرف متوجہ کرنا چاہیے ہیں۔ ورنہ اسے اور بھی کئی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ماوسے کی طرف رجوع کرنی پڑتی ہے پس کچانا اور کھانا ہونا ہے اور نفع حاصل ہونا ہے بذریعہ کہ ماوسے غلیظ کو قریق کیا جائے اور قریق کو غلیظ بنایا جائے اور اکثر اوقات یہ تمام بھی ملتا جلتا ہے یعنی اول تھریہ و تھریب تپ کو بخارج غلظ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس کے معکوس ضرورت ہوتی ہے پس اس وقت چاہیے کہ دونوں ہاتھوں میں بوضو نہ ہو اسکی رعایت کریں پس اگر مانتھہ کے قوت میں جن جن خوبی سے تپ کے سبب کو قطع کرینگے اور غلطی کی تہہ کرینگے اور غذا نہ دینگے اور اگر کیفیت ہوگی نہ انا نہ انا نہ بدل کر کے تہہ کیا ہوگی اور غذا دیکھ قوت کو تہہ ہا تہہ کیا ان طرح سے علیٰ اس تپ کا مل میں آج کا تپ مدینہ تلخ غذا شفا پاسے کا

**سوال** چھوٹے سے بچوں مرضوں کے علاج کا قانون کلی بناء یعنی نہ اسے شفا بخشدہ اختلال اور فالج کا علاج بھیجا  
**جواب** شیخ نے قانون کی جو رعایت میں یوں لکھا ہے کہ ان امراض میں بزرگ مانع کا علاج کیا جائے اور نفی وہ اول کا دینا جس میں نہ آئے بلکہ لطیف و دواؤں پر چڑھنے کی تمہین کریں اور ماوسے کو بچائیں اور قید ختموں پر اکتفا کریں گے۔ پھر مرض کے آخر قوی سفر طراغ کر سنے والی دوائیں دینگے اور علاج کے یہاں کہ مرض کے شروع میں مارا عمل پائیں گے یا چلے آئے اسکے اگر ماوسہ گرم ہوگا تو آتش جو تباہی لگے دو یا تین تک علاج کی ہی ضرورت رہے گی اور اگر قوت اٹھاسکے گی تو چودہ روز تک یہی کیفیت رہے گی اور مطلق کے بھوکا اور پیاسا رکھنے میں کوشش کی جائے کسی قسم کی غذا مطلق نہ دیا جائے۔

**سوال** دوا اور غذا میں فرق کیا ہے یعنی کیا چیز دوا ہے اور کونسا غذا ہے۔

**جواب** ابن خضابہ ان کے اصول میں یہ لکھا ہے یعنی حکیم سطور اس طرح سے کہتا ہے کہ دوا اور غذا میں فرق یہ ہوتا ہے کہ غذا بدن میں جا کر تغیر پاتی ہے اور کیلوس ہو کر یعنی معدے سے پک کر جگر میں آتی ہے اور جگر سے کیلوس بن کر یعنی جگر میں پک کر جڑ بدن ہوتی ہے اور باعث بقا کے بن ہوتی ہے۔ پس غذا وہ ہے جو تغیر پاتی ہے مگر نہ بہت دیر اور نہ بہت مختار وہ چھہ روئی ہے جو پروز کھائی

سريع التغير مثل الخمر ومنه ما هو وسط مثل الخبز ومنه ما هو بطيء مثل لحم البقر  
ومنه ما يغير البدن ولا ثم يعود فيتغير عن البدن ويستحيل كيلوسه الى  
بعض كيوسات البدن مثل الحنث ويسمى ما كان كذلك غذاء دوائيا. و  
الدوار هو ما كلما غير البدن فمنه ما يغير البدن ثم يعود فيتغير من البدن فيقلب  
اليه ويسمى دواء غذائيا مثل الادوية الحلوة ومنه ما يغير البدن ولا يصحل قوته  
قليلا قليلا اما ان يدفعها بطبيعة البدن فيخرج عن البدن واما ان منقسم  
يستحيل ويظل قوته ويسمى دواء على الاطلاق ومنه ما يغير البدن ولا يتغير عن  
البدن ويسمى ما كان كذلك دواء قتالا.

السؤال السادس عشر ما هو القانون الكلي في علاج القى الجواب من الخبز يت  
لا ينسحب يقول ما كان من القى متولدا عن فساد استعمال الغذاء  
اصل الغذاء واستعين بمقويات المعدة الحارة العطرة وما كان سببه مادة  
رديّة او كثيرة استفرغت تلك المادة على قوانين الاستفراغ والحقن جيفة  
والقى ايضا يقطع القى اذا كان عن مادة فان كانت غليظة بدأنا فلفظنا بها  
ثم قطعناها ثم استفرغناها وجذب المادة الهابطة الى الاطراف نافع جدا في  
حبس القى واذا كانت الطبيعة بالسيئة فلا يحبس القى مما يخفف من القوايض

جاتی ہے اور بعض غذا جلد تغیر پاتی ہے جیسے شراب اور بعض غذا وہ ہے کہ دیر میں تغیر ہوتی ہے جیسے  
کائے کا گوشت کہ بہت دیر میں تغیر پاتا ہے تب کیوس بنکر بدن کے کام آتا ہے اور بعض غذا وہ ہے  
کہ پہلے بدن کو تغیر دیتی اور پھر اپنی حالت پر آجاتی ہے پھر آپ بدن سے تغیر پاتی ہے یہاں تک کہ اس کا  
کیلوس کسی قسم کا کیوس بنکر بدن کے کام آتا ہے جیسے کا ہوا یہی غذا کا نام غذا سے دوائی ہے اور  
دوا روہ ہے جو بدن کو تغیر دے پس بعض تو وہ ہے کہ بدن کی کیفیت بدلے اور پھر اپنی حالت پر آئے  
اور بدن سے تغیر پائے اور بدن ہی کی طرف پلٹ جائے جیسے شیریں دوائیں ہیں کہ وہ دوائیں غذائیں  
ہیں پہلے اپنا اثر دکھاتی ہیں پھر بدن کی تاثیر سے جزو بدن ہو جاتی ہیں اور بعض دوا روہ ہے کہ بدن میں  
تغیر دکھتی ہے اور کم کم مضاعف ہوتی ہے قوت اسکی پس یا تو طبیعت بدن کی اسکو دفع کرتی ہے اور بدن سے  
باہر لاتی ہے یا وہ دوا تمام جسم میں تقسیم پاتی ہے اور کسی خلط کی طرف تخیل ہوتی ہے اور باطل ہوتی ہے  
قوت دوا کی۔ اس کا نام مطلق دوا ہے۔ اور بعض دوا روہ ہے جو بدن کو بدل دیتی ہے اور جو بدن سے کچھ  
اثر نہیں لیتی وہ دوا قتال ہے جس کے ضرر سے بچنا محال ہے۔ **سوال** تہ کے علاج کا قانون کلی کیا ہے  
اور کس طرح یہ مرض ہوتا ہے **جواب** ابن سینا کہ جزئیات میں لکھا ہے کہ تہ کا مرض اگر غلے کے استعمال کے  
فساد سے پیدا ہوتا ہے تو علاج یہ ہے کہ غذا کی اصلاح کی جائے یعنی اچھی غذا یا اچھے طبیعت سے دی جائے اور گرم فوج شدہ غلے یا  
سے معدہ کو مدد دینا یہ بلاتے کی رد ہوا اور اگر تہ کسی رومی مادے سے خواہ وہ کم ہو یا سوا ہو یا مہمی ہو تو اس  
طرح کو تفرغ کے قانون سے یا اچھے خفوں سے نکالیں تاکہ معدے کو اس مادے سے صاف و پاک  
کر ڈالیں اور تہ کروا بھی تہ کو نفع کرتا ہے اور اس مادے کو دفع کرتا ہے جب کہ تہ بسبب کسی مادے کے ہو  
پس اگر مادہ کا طرح ہوگا تو ہم اسکو ہلکا کر نیچے اور پھر اسکو اس جگہ سے جہاں لگا ہوگا جاکر نیچے پھر سہل خانہ  
عمل میں لائیگی اور اس طرح کا استفراغ کر کے اس مرض کے علاج سے فراغت پائیں گے اور جوش مارنے والے  
مادے کا اطراف کی طرف کھینچنا بھی تہ کے روکنے میں بہت نفع پہنچاتا ہے اس طرح سے ہی علاج تہ کا

الابقدر من غير احجاف واذا قذف ووار مقويا جالبا للقتل فاعده مئة اخرى  
فان اشتدت كراهية فغير شيء من راحته اولونه واذا كان الغشيان  
على الخوف ان يتلى صاحبه وتقتى واكثر الغشيان العارض عن حرارة ويؤت  
تزول بالتضميد المبرد والمطرب واما الغشيان المادى فلا بد من تنقية المعدة  
بما يليق ثم يعالج الكيفية الباقية بما يصادفها من الادوية العطرة مع الربو طارة  
او بارودة لكل بحسبه -

السؤال السابع عشر الفرق بين الضماد والكماد الجواب في الاصول لابن  
رضوان ان الكماد يوضع وهو حار والضماد يوضع وهو بارد والقصد فيهما ان تنفيد  
العضوة او تبديل فارجح حتى يعود الى الاعتدال او تحليل ما اجتمع فيه ونضاجه  
او دفعه الى وراره او منع ما تجلب او ينصب او تحيف اجزاء العضو القبيضا او يلينها  
او تعليلها او تلطيف حاصل او تغليظه وتقطيعه او تلزجه وتاليف الادوية يكون  
بحسب المقصود اليه من هذه الانواع

يختل

السؤال الثامن عشر كرم هي الاغراض المقصودة في حرق ما يحرق من الادوية  
وغسل بغسل الجواب من كلام امين الدولة بن التليذ حيث يقول اما الاغراض  
المقصودة في حرق ما يحرق فمستة بالتنقيص حدة كالتقطار والزاج والاكيب

کیا جاتا ہے اور جب طبیعت مریض کی خشک ہو یعنی قبض ہو تو ان قابض دواؤں سے جن میں خشکی ہو نہ لکھنی چاہیے۔  
 اگر جب تک کہ وہ قبض میں نہ شیرازی جانیں پس اگر چہ کسی مقوی اور قابض دوا کو ڈال دے مگر وہ دوبارہ دی جائیں اور  
 اگر مریض کو شدت سے کراہت ہو تو قدرے آسانی ہو اور رنگ کو بدلیں ان تدبیروں سے اس دوا سے کام لیں مگر اگر  
 انہیں ان معدے کے خلا سے ہو تو مریض کو پھر بھر کے غذا کھلائیں اور بعد متلار کے اس سے نئے کرائیں اور اگر ضرورت  
 متلی جو گرمی و خشکی سے وقوع میں آتی ہے سرد و تر دواؤں کے چھانے سے دفع ہو جاتی ہے اور جو خشکی کا مادہ معدے  
 میں جمع ہو نیکی سبب سے ہو پس اس صورت میں معدے کا تفتیہ کرنا ان تدبیروں سے جو سرد و تر ہیں ناجائز ہوگا۔  
 پھر جو کیفیت کہ باقی رہے گی ان کا ان دواؤں سے جو اس کیفیت سے برخلاف اور خوشبو ہوں علاج درکار ہوگا ساتھ  
 رطب گرم یا سرد کے کہ جو مریض کے حال کے مناسب ہوں اور دفع کیفیت سے پینہ نہ وری و واجب ہوں۔

**سوال** غذا دوا کا دین فرق کیا ہے اور کس کس جگہ کیا جاتا ہے **جواب** ابن رضوان کے اصول میں لکھا ہے  
 کہ کھادوہ ہے جو گرم رکھنا چاہئے اور غذا دوا وہ ہے جو سرد کام میں آئے اور دوز کے عمل میں لائے کا ارادہ رکھتا ہے  
 کیا جاتا ہے اور ہر ایک اپنے اپنے موقع پر کام میں آتا ہے (ایک) یہ کہ کسی عضو کو قوت پہنچانی ہو یا مزاج کی کیفیت  
 جو بطوری سے اعتدال کی طرف لانی ہو دوسرے اس لئے کا کھانا ہے جو ہاں جمع ہو گیا ہے اور پھر اس کا پکا کرنا ہے  
 جو کچا ہے پھر اس کا کھانا ہے اور عضو کا وہ دوا ہے (تیسرے) اس لئے کا کھانا ہے جو کسی عضو کی طرف کھینچا آتا ہے  
 یا کسی عضو پر پکا جاتا ہے (چوتھے) اس عضو کے اجزا کو نرم کرنا ہے جو کسی مادے سے سخت ہو جائیں (پانچویں) اس کا کھانا  
 ان اجزاء کو کھانا ہے جو کسی مادے کی جہت سے نرم نظر آئیں (چھٹے) نرم کرنا عضو کے اجزا کا ہے (ساتویں) سخت کرنا  
 انہیں کا ہے (آٹھویں) اس چیز کا لطیف کرنا ہے جو عضو یا میں آئی ہے (نویں) غلیظ کرنا اس کا ہے جس نے  
 کسی عضو میں قوت پائی ہے (دسویں) جدا کرنا اس مادے کا ہے جو عضو بلیل سے چکا ہوا ہے (گیارہویں) چکنا  
 اسی مادے کا ہے جو کہیں سے جدا ہو گیا ہے اور دواؤں کا ترکیب دینا ان صورتوں میں اسی غرض سے ہوتا ہے غرض کا  
 قصد کیا جائے انضاد یا کھادوہ یا کھانا ہے وہاں ہی عمل میں آئے **سوال** کس کس غرض سے بعض دوا اجزا کو

مضغ وادہ کو  
 کھلائی جائی  
 جاتی ہے اور  
 بدون اس  
 عمل کے مضغ  
 نہیں دکھائی  
 ہے جواب  
 ابن الدولہ  
 ابن تیمیہ نے  
 کہا ہے کہ  
 بعض دوا کا  
 بلانا یا نج  
 قابض سے  
 ہوتا ہے اول  
 یہ ہے کہ بعض  
 دوا کی تیزی  
 کم کی جاتی ہے  
 غیبی ملاحظہ  
 اور زان یعنی  
 ہشکری جا کر  
 عمل میں آتی ہے



صدة كالنوبة المحترقة والتلطيف كشافة كالسرطان وقرن الابل اياها يسهل  
 كالابريسم والالان بطل رواز جوهرة كالعقارب واما غسل ما يغسل  
 فالاغراض المقصودة فيه ثلثة ازالة ناريتها مكتبة كالنورة وامكان التصويل  
 كالنوتيا وازالة قوة مقصودة كقوة التعشيتة عن الحجة المرمية -

السؤال التاسع عشر ما هي الامور الضارة بالمعدة والامعاء والجواب  
 من جزئيات القانون لابن سينا التخم والامتلاء ولذلك لا يحسب  
 بدن انهم لان طعامه لا يهضم ولا يحسب منه البدن ولذلك منع  
 الريح والتقلع عظيم لضربه فانه ربما ارتد الثقل من الفافة الى لفافة  
 الى فوق حتى يعود الى المعدة فيؤذي اذى عظيما وكل ما لا يقبض فيه من  
 العصارات خاصة فهو ردي وجميع الادوية يرخي المعدة ولا يوافقها و  
 اسلمها الزيت وود من لفتق ومن الادوية والاغذية الضارة بالمعدة  
 في الاكثر حب الصنوبر والسلق والباذر مع والسلم غير المهرب بالطبخ  
 والنخاض والشبرق والبقلة اليمانية الاباغل والمرى والزيت والحلبة  
 والسمسم فانها تضعفان المعدة واللبن ضار للمعدة وكذلك الخناخ  
 والادوية ومن الاشربة ما كان غليظا ومن الادوية حب العرعر

والسرق

(دوسرے) کسی دوا کو تیز بنانا ہے جیسے نورے کو جلا کر لگانا ہے (تیسرے) کسی گھٹیف دوا کا لطیف کر کے استعمال میں لانا ہے جیسے سرطان اور بارہ سینکے کی شانج کا جلا نا ہے (چوتھے) استعداد پیدا کرنی اُس دوا میں تاکہ بہولت پس جائے جیسے ابرشیم کو جلا کر کام میں لانا یا نجوس (اُس دوا کی ذاتی بُرائی کو جلا کر دور کرنا جیسے پتھو جلا کر کام میں لانا۔ اور جن دواؤں کو دھوئے ہیں اُن میں یہ تین فائدے مقصود ہوتے ہیں (اول) کسی دوا کی اُس ناریت کو جو بالفعل حاصل ہوئی ہو مٹاتے ہیں جیسے نورہ محرقہ کو دھو کر کام میں لاتے ہیں۔

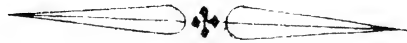
(دوسرے) دوا کو غلبہ دینا ہے جیسے توتیا ہے کہ جب دھو کر لگا یا جاتا ہے تو بہت جلد نفع پہنچاتا ہے۔ (تیسرے) اُس قوت کا دور کرنا ہے جو قوت مضد کجائے جیسا جھرا دینی کا دھونا ہے اس شخص سے کہ نفیاً

زیادہ نہ لائے **سوال** ۱۹ وہ کون کون امور ہیں جو معدے اور امعاء کو ضرر پہنچاتے ہیں اور غلغلہ آدمی اون سے حذر کرتے ہیں **جواب** جزئیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ تفصیل اتنے ہیں (اول) عمدہ یعنی پھنسی کے دھتوں کا آنا دوسرے خوب پیٹ بھر کر کھانا اور اسی واسطے دلیں کا بدن پہکتا نہیں اس واسطے کہ کھانا اُس کا پہنچنا نہیں (تیسرے) یخ اور پانی کا کونکہ یہ بھی معدے کو بڑا نقصان دیتا ہے کس واسطے کہ سب اوقات پانی کا ایک غلاف سے دوسرے غلاف میں پھرنا ہے یہاں تک کہ معدے میں پہنچ کر اُس کو بڑی آواز پہنچاتا ہے (چوتھے) اُس چیز کا کھانا جس میں قہقہ نہ ہو اور عصارے سے خاص کر جو پھٹنے سے ٹپک سکتے ہیں۔ یہ وہ خاص کر معدے کو ردی ہیں اور کٹنی چینی معدے کو ڈھیلا کرتی ہیں اور موافق نہیں ہوا کرتی ہیں مگر روغن زیتون اور روغن پسند کہ سب سے اچھے ہیں اور اس قدر ضرر نہیں دیتے ہیں جہنم اور دیتے ہیں۔

اور اُن دواؤں اور غذائوں میں سے جو اکثر معدے کو ضرر کرتی ہیں یہ چیزیں ہیں حسب صنوبر اور چھندل و بادروج اور شلغم جہنم میں بہت نہ کھلا ہوا اور کپا رنگیا ہوا اور حاض اور شہرق اور قلعہ یانی مگر سرکہ اور مری اور زیتون کی سیا ہو تو ضرر نہیں کرتا ہے اور مٹی اور تیل یہ دونوں معدے کو ضعیف کرتے ہیں اور دو دھبھی معدے کو ضرر پہنچاتا ہے اور اسی طرح ہڈیوں کا گودا اور سر جانو کا بھی ہے اور چنے کی بیج جو شے کے گاڑھی ہو اور

وحب الفقد والآدوية المسهلة وجميع ما ينشع روى للمعدة والجماع من  
اضرار الاشياء بالمعدة والتقى العنيف وان نفع من جهة التفتية فهو بغير ضرر  
كثير بالضعيف -

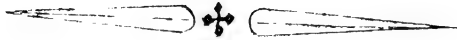
السؤال العشرون ما هي الاشياء المضارة بالكبد الجواب من خزيات  
ابن سينا حيث يقول او خال طعام على طعام واساة ترتية من ضرر  
الاشياء بالنجس وشرب الماء البارد دفعة على الرقي وفي اثر الحمام والجماع  
او الرياضة لانه ربما ادى الى تبريد شديد لمحرص الكبد الملتبته على الاقياز  
السرير والكثير منه ربما ادى الى الاستقار ويجب في مثل هذه الحال  
ان يمزج ولا يبرد تبريدا ولا يعذب عذابا بل يصن قليلا قليلا مصا والاشياء  
اللزجة كلها تضر بالكبد من جهة ما يورث السد والشرب الحلو يحد في الكبد  
سد او هو في نفسه يحلو ما في الصدر



دواؤں میں سے جب عرعر اور جب فقہ یعنی تخم فحکشت جسے ہندی میں سنبھالو کے بیج کہتے ہیں اور جو وہائیں  
 کر دست آوی ہیں اور کل وہ چیزیں جو بھوک بند کروں معدے کے واسطے بدھیں اور جالغ ان سب سے  
 زیادہ برابہ معدے کو بہت ضرور دیتا ہے اور وہ قے جو دشواری سے آئے اگرچہ سبب تنفیع کرنے معدے  
 کے وہ نافع ہے مگر سبب شعلت پیدا کرنے کے معدے میں نقصان عظیم دیتی ہے۔

**سوال** کون کون سی چیزیں میں جو بکر کو ضرور دیتی ہیں اور کیا کیا بیماریاں پیدا کر دیتی ہیں۔

**جواب** جزئیات قانون سے لکھا جاتا ہے کہ کھانے پر کھانا اور بے ترتیبی سے کھانا جگر کو بہت ضرر پہنچاتا  
 ہے اور نہار یا بعد حمام کے یا بعد جالغ کے یا بعد ریاضت کے دفعہ سرد پانی پینا جگر کو اذیت دیتا ہے اس واسطے  
 کہ جگر جو ان اوقات میں بھڑکنا ہوتا ہے وہ جلد اور بہت پینے کا حلیں ہوتا ہے پس جب اس طرح سے پانی پیا  
 جاتا ہے تو جگر کو بہت سردی پہنچاتا ہے اور جگر کا سرد ہونا بہت برابہ کس واسطے کہ لڈا کا کیوس یعنی اخلاط کا  
 پیدا ہونا اسی سے ہوتا ہے اور اکثر اوقات ان ہی امور کے بعد پانی پینے سے مستفاد ہوتا ہے پس  
 واجب ہے کہ ان امور کے بعد پانی کے ساتھ کچھ اور چیز ملا دے اور بہت سرد نمک سے اور ٹوٹکا کر نہ ہے بلکہ  
 مخلوط اٹھوڑا چ سے اور چکیتی ہوئی چیزیں بھی جگر کو ضرر پہنچاتی ہیں کیونکہ اسی چیزیں سدہ بناتی ہیں اور شراب طوا  
 بھی جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے اگرچہ سینے کو صاف بھی کر دیتی ہے۔



## الباب السابع

فيما يأل عنه الكمال وهو عشرون مسألة

السؤال الاول في اتي امراض العين يمكن لعرق السوس الجواب  
من كلام ديسقوريدس مما نقله ابن وافد في ادوية المفردة حيث يقول  
ان اصل السوس اذا قشر وحق ونخل بنخل واكتحل به كان دوارنا فعاً  
للظفرة في العين يذرع عليها فياكلها ويفنيها ويحج اثرها وكذلك فعله بالحم  
الزائد الذي يخرج في اصول الاطفار

السؤال الثاني كم هي الاسباب في روية الشئ الواحد اثنين الجواب  
من طبيعيات الشفا لابن سينا حيث يقول ان السبب في روية الشئ  
الواحد اثنين اربعة اسباب احدها اتصال الآلة المودية للشج التي في  
الجلدية التي تلتقي لعصبتين فلا يتاوى اشجان الى موضع واحد على الاستقامة  
بل ينتهي كل عند جذر من الروح الباصر المرتب هناك على الخذة لان خطي  
الشجيين لم ينفذ نفوذ من شأنه ان يتقاطعا عند مجاورة تلتقي لعصبتين  
يفجب لذلك ان ينطبع من كل شج ينفذ عن الجلدية خيال على حدة وفي

## ساتواں باب

ان چیزوں کے بیان میں ہے جو آنکھیں بنانے والے سے  
پوچھی جاتی ہیں اور وہ ہیں سوال ہیں

**سوال** آنکھ کے کس کس مرض میں سوس لگایا جاتا ہے جو آنکھ کو فائدہ دکھاتا ہے۔

**جواب** ابن دافند نے اپنے ادویہ مفردہ میں جو حکیم و بقوریدس کے کلام سے نقل کیا ہے اس طرح سے  
عرف سوس کا فائدہ ذکر کیا ہے کہ جب ملوٹی چھلک اور باریک پس کر پھیلنی میں تھانی جائے تو اس آنکھ کو جس میں  
ناخنہ ہو بہت نفع پہنچائے اس طرح سے کہ اس پر چھڑک جائے پس اس ناسنے کو کھاسے اور فنا کرے اور ایسا  
کر اس کا نشان بھی کوئی نہ پائے اور یہی تاثیر اس زائد گوشت میں بھی دکھائے جو ناخنوں میں نکل آئے۔

**سوال** کس کس سبب سے آنکھیں ایسی ہو جاتی ہیں کہ ایک چیز کے دو دو نظر آتے ہیں۔

**جواب** طبیعات شفا میں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ ایک چیز کے دو دکھائی دینے کے  
سبب چار ہیں جسکی جہت سے آنکھیں اس بات میں ناچار ہیں۔

(ایک) یہ ہے کہ وہ آلہ جوسیکی صورت کو جو طوبت جلد میں ہے دونوں ٹھوں کے ملاپ کی جگہ تک

پہنچاتا ہے مل جاتا ہے پس اس صورت میں دونوں صورتیں ایک جگہ پر ٹھیری ہوئی نظر نہ آئیں گی بلکہ علیحدہ

علیحدہ روح باصرہ کے جزئی ہوتی ہو جائیگی اس واسطے کہ دونوں خطوں نے دونوں صورتوں کو ویسا نفوذ نہیں کیا

کہ جسکی شان سے یہ ہے کہ دونوں ٹھوں کے ملاپ کے قریب تقاطع کرنا پس ایسی صورت میں واجب ہے

کہ ہر ایک صورت سے جو طوبت جلد میں نفوذ کرتی ہے ایک علیحدہ خیال پیدا ہو اور روح باصرہ کے

جزء من الروح الباصر على حدة فيكون كأنها خيالان عن شيتين متفرقتين  
من خارج اى اذ لم يتحد الخطان الخارجان منهما الى مركز الجليدية ناخذين  
الى العصبتين الثاني حركة الروح الباصر وتوجهيته وسيرته حتى يتقدم  
الجزء المدرك من كرة المرسوم له في ابطع آخذا الى جهة الجليدية متموجا مضطرا  
فيرسم فيه الشج وانخيل قبل تقاطع المحرطين فيرى شجيين وهذا مثل  
الشج المرسم من الشمس في الماء الزاكد الساكن مرة واحدة والمستمر منها  
في المتموج ارتساما متكررا الثالث اضطراب حركة الروح الباطن الذي  
وراء التقاطع الى قدام وخلف حتى يكون لها حركتان الى جبهتين متضادتين  
حركة الى الحس المشتركة الى التمتي لعصبتين فيتأدى اليها صورة المحسوس مرة قبل ان  
ما يوديه الى الحس المشترك كأنها كادات الصورة الى الحس المشترك رجح منها جزو يقبل ما توديه القوة  
الباصرة وذلك بسرعة الحركة فيكون ما توديه القوة الباصرة مثلاً قد ارتسم في الروح  
المودية صورة فيقبلها الى الحس المشترك وكل مرثم زمان ثبات الى ان  
ينحى فلما زال القابل الاول من الروح عن مركزه لا اضطراب حركة خلفه  
جزواً فقبل قوله قبل ان نحى عن الاول فتحركت الروح لا اضطراب الى  
جزو متقدم كان في سمت المرى فادركه ثم زال ولم تنزل عنه الصورة وفتحة

جزو میں اسی حصہ اور سرا ہو پس وہ دونوں شمال ایسے ہونگے کہ گویا خارج ہی سے جدا ہیں اس واسطے کہ وہ دونوں  
 جو دونوں صورتوں سے مرکز جلدیہ کی طرف نکلتے ہیں اور دونوں عصبوں کی طرف راساً ہی متحد نہیں ہیں (دوسری  
 سبب روح باصرہ کی موجی حرکت ہے دائیں بائیں اسکی چال موج کی صورت ہے یہاں تک کہ وہ جزو کفیت  
 کا جزو کفیت کی مقرر شدہ روش سے حاصل ہو کر طبیعت میں نقش ہو جاتا ہے وہ رطوبت طہیدیہ میں منجمد اور منظر  
 رجوع کرتا ہے پس اس میں وہی ہیئت اور خیال اس جگہ کا نقش ہو جاتا ہے پہلے اس سے کہ وہ منظر  
 خطوں میں تقاطع پائے پس اس صورت میں ضرور ہے کہ ایک چیز دو مرتبہ دیکھی جائے اسکی مثال ایسی ہے  
 کہ جیسے آفتاب کی ہیئت ٹھہرے ہوئے پانی میں ایک ہی نظر آتی ہے اور موج مارنے سے پانی میں بار  
 بار جھتی جاتی ہے (تیسرا) سبب روح باطنی کی حرکت کا فطر ہے کہی وضو اب روح کو پہنچے لیگیا ہوا کہی  
 آگے لایا ہے تا آنکہ روح باطنی کو دو حرکتیں ہونگی اور دونوں کی دو بہتیں متضاد ہونگی ایک حرکت جس مشترک کی  
 طرف بچھلے گی دوسری حرکت دونوں پھلوں کے ملاپ کی جگہ لائے گی پس دونوں میں محسوس جھکے صورت ایک ہوا  
 وضع آتی قبل اسکے کہ وہ صورت مٹ جائے جبکہ حرکت روح کی جس مشترک کی طرف پہنچے گا گویا کہ روح نے  
 اس چیز کی صورت جس مشترک کی طرف پہنچائی وہ صورت اٹھی بھرائی اور جس مشترک نے اس چیز کو قبول کیا جبکہ  
 قوت باصرہ نے پہنچایا ہے اور یہ حرکت کی سرعت سے ہول ہے اسکی مثال یہ ہے کہ اس موقع میں جو صورت کو جس  
 مشترک کی طرف پہنچاتی ہے ایک چیز کی صورت نقش ہوئی پھر روح نے وہ صورت جو اس میں آئی تھی جس مشترک کی  
 طرف نقل کر دی اور یہ نقش کے لیے ایک زمانہ ٹھہرنے کا ہوتا ہے جب تک کہ وہ نقش مٹ جاتا ہے پس جب  
 وہ جزو روح کا جسے اس کے نقش کو قبول کیا تھا اپنے مرکز سے خط ایک سبب ہٹ گیا دوسرا جزو روح کا اسکی جگہ آگیا  
 اور اس صورت کو پہلے اس سے کہ جزو اول مٹ چکی ہو قبول کر لیا پس روح نے پہلے تو اس اول جزو کی طرف  
 جو اس دیکھے ہوئے جزو کی جانب مقابل تھا حرکت کی اور وہ صورت حاصل کر لی اور پھر اس جزو کی صورت  
 اس جزو سے مٹی نہ تھی کہ دوسرے جزو کی طرف روح نے حرکت کی اور وہ صورت اس دوسرے جزو سے



بل هي فيه والى جنبه وآخر قابل للصورة ايضا بمصولة في سمت الذي  
 في مثله تدرك الصورة عاقبا للجزء الاول والسبب الاضطراب الرابع اضطراب  
 حركة يعرض للثقبه العينية فان الطبقة العينية سهلة الحركة الى جهة يتسع  
 لها الثقبه ويضيق تارة الى خارج وتارة الى داخل على الاستقامة او الى جهة  
 فيتبع اندفاعها الى داخل اجتماع يعرض لها فاذا اتفق ان ضاقت الثقبه  
 يرى الشئ اكبر واتسع يرى الشئ اصغر واتفق ان مالت الى جهة راي في  
 مكان آخر فيكون كان المرى او لا غير المرى ثانيا وخصوصا اذا كان قد مثل  
 قبل ان يحل الصورة الاولى صورة اخرى -

السؤال الثالث في اى امراض العين تضر بالقصب البالي العتيق فيبر  
 الجواب من الملكي حيث يقول ان القصب البالي العتيق اذا سمح لنمو ويره  
 العين نفع البياض -

السؤال الرابع كم هي الامور المضارة بالنظر وما هي الجواب من الكتاب الثالث  
 من القانون حيث يقول انها ثلثة احدها افعال وحركات الثاني اغذية  
 الثالث حال التصرف في الاغذية اما الافعال فمثل الجماع الكثير وطول النظر  
 في المضيات وقرارة الدقيق قرلة تامل بافراط فان المتوسط فيها

قبول کر لی اسی طرح سے جیسی پہلے ہونے لگی تھی (جو تھا) سبب اضطراب اس حرکت کا ہے جو قلبِ عجبیہ کو عارض ہوتا ہے اس واسطے کہ طبقہ عجبیہ کسی حیثیت کی طرف جلد حرکت کرتا ہے اور اس حیثیت کے آنے کی واسطے اس کا سوراخ چڑھا ہوتا ہے پھر کبھی باہر کی طرف تنگ ہوتا ہے اور کبھی داخل کی طرف چھوٹا ہوتا ہے یا وہ طبقہ کسی جانب کو متحرک ہو پس اس کے داخل کی طرف دفع ہونے سے ایک اجتماع پیش آتا ہے پس ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ سوراخ تنگ ہو تو وہ چیز جو دکھائی دیتی ہے بڑی نظر آتی ہے اور اگر چڑھا ہو تو چھوٹی معلوم ہو جاتی ہے اور اگر کسی جانب کو وہ سوراخ مائل ہو تو وہ شے کسی اور جگہ دکھائی دیتی ہے پس گویا وہ شے جواول دکھائی دی وہ مخالف اس کے ہوتی ہے جو دوسری بالظہر ٹہری خصوصاً جب پہلی صورت کے مرتبہ سے پہلے دوسری صورت سامنے آئے۔

**سوال** آنکھ کے کون سے مرض میں پرانا بائس بوسیدہ چھڑکا جاتا ہے کہ مر لیں اس سے شفا پاتا ہے۔  
**جواب** ملکی میں یوں لکھا ہے کہ جب پرانا بائس بوسیدہ باریک ہیں کہ چھڑکا جائے تو اس سفیدی کو جو آنکھ میں پڑ جاتی ہے نفع دکھائے۔

**سوال** کتنے امور ہیں جن سے نظر کو ضرر ہوتا ہے یعنی بینائی کو ہٹنے خطر ہوتا ہے اور وہ کون کون سے ہیں۔  
**جواب** قانون کی تیسری کتاب سے لکھا جاتا ہے کہ تین امور سے نظریں فقور آتا ہے۔

(ایک) تو افعال و حرکات میں جو عمل میں آئیں (دوسرے) غذائیں یعنی جو چیزیں کھائی جائیں۔  
 (تیسرا) حال غذاؤں کے تصرف کا ہے اب ہر ایک کا ضرر و کچھ اور اسے بچتے ہو (پہلے) افعال میں اور پھر یہ اعمال میں (اول) تو جماع کی کثرت ہے کہ اس لذت میں بڑی مضرت ہے (دوسرے) کچھ چیزوں کا بہت نظر کرنا ہے کہ یہ بھی آنکھوں کو ضرر کرتا ہے۔

(تیسرا) ایسے باریک کچھ ہوئے کہ چڑھنا جو نامل کے ساتھ پڑھا جاتا ہو یعنی بہت غور کرنے سے نظر آتا ہو۔  
 پس میانہ روی اس میں نفع پہنچاتی ہے اور زیادتی ضرر پہنچاتی ہے اور اس طرح سے اب باریک کام بھی ضرر

منافع وكذلك الأعمال الدقيقة والنوم على الامتلاء والعشار وكلها يخفف  
الطبيعة ايضا وكلما يعكر الدم من الاشياء المالحه والحريفة واسكوا ما اقنى  
فينفع من حيث انه يقي المعدة ويمنع من حيث انه يحرك مواد الدماغ  
في دفعها اليه وان كان لا ينبغي ان يكون بعد الطعام وبرفق والاستحمام  
ضار والنوم المفرط ضار واليك الكثير ضار وكثرة الفصد خصوصا الحاجة  
المتوازية ضارة واما الاغذية الضارة فالمنجزة والمالحة والحريفة وما يودي  
فم المعدة والكلى والبصل والثوم والبازروخ اصلا والزيتون والكزب  
والشبت والعدس واما التصرف في الاغذية فان تناولها بحيرة من فسادها  
وكثرة بخارها -

بشيء من مضبوذ  
بشيء من بخارها -

السؤال الخامس اذ اريت العين كمال كيف تعلم انها من قبل الرطوبة  
او من قبل الطبقات الجواب من القانون اما الكمال بسبب الرطوبة  
فيكون جريا بالليل اقل بسبب ان ذاك يحتاج الى تحديق وتحريك للمادة  
الى خارج والمادة الكثيرة تكون اعصى من القليلة واما الكمال بسبب الطبقات  
فتجمع بصراشد -

السؤال السادس كيف يعلم ان العين الزرقاء بسبب قلة الرطوبة البهيمية

کرتے ہیں (چوتھا) پیٹ بھرے پر سوتا اور رات کے کھانے پر سونا پس لازم ہے کہ کھانا کھا کر تنہا جاگے  
 کہ کھانا منہ را در کچھ مضحک ہو جائے بعد ازاں مضائقہ نہیں ہے اگر سو جائے۔ (پانچواں) امر جو لبیر کو ضرر دیتا  
 ہے وہ بے چہ قرض کر دیتا ہے (چھٹا) امر جو آنکھوں کو ضرر دیکھاتا ہے وہ جو خون کو گدلا بنا تا ہے جیسے نکمیں  
 چیزیں اور نیز چہری چیزیں اور نٹے کی چیزیں (ساتویں) تے کرنا پس تے اس وجہ سے کہ معدے کو  
 صاف کرتی ہے آنکھ کو نفع پہنچاتی ہے اور اس میں شیت سے کدماغ کے مواد کو حرکت دیتی ہے آنکھ کو صاف  
 دکھاتی ہے اور اگر تے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ کھانے کے بعد نرمی سے کرے (آٹھویں) حمام میں جانا  
 ہے کہ یہ بھی آنکھ کو ضرر پہنچاتا ہے (نویں) بہت سونا (دسویں) بہت رونا (گیارہویں) ضد بہت کھلونا  
 اور پے در پے پچھنے لگانا۔ اور غذاؤں کا یہ حال ہے کہ جو غذا بخارات اٹھاتی ہے آنکھوں کو ضرر پہنچاتی ہے  
 اور نگین اور نیز چہری اور جو معدہ کو تکلیف پہنچائے اور گندنا اور پیاز اور پس اور تلی ہوئی بالخصوص اور  
 زیتون اور کرنب اور سو یا اور مسو کل چیزیں ضرر رکھتی ہیں اور غذاؤں کا تصرف یہ ہے کہ اگر کھائی جاویں تو  
 پرہیز کیا جائے اس کے فساد سے اور کثرت بخارات سے۔ **سوال** جب آنکھ سرنگیں نظر آئے تو یہ بات  
 کیونکر جانی جائے کہ کیفیت رطوبات سے ہے یا یہ صورت طبقات سے ہے **جواب** قازن میں یوں لکھا  
 ہے یعنی شیخ الرئیس نے اس طرح کہا ہے کہ آنکھ کا سرنگین ہونا اگر رطوبات کے باعث ہے تو ہوا پس اس آنکھ  
 کی بینائی رات کو کم پائی جائیگی اس واسطے کہ اندھیرے کا دیکھنا اس بات کا محتاج ہے کہ جو چیز دیکھی جائے  
 اس پر غور کیجائے اور بہت سامانہ کم مادے سے نافرمان زیادہ ہوتا ہے پس جب ایسی آنکھ کا آدمی دیکھے  
 پر آدود ہوتا ہے تو وہ رطوبت ہو آنکھ میں ہوتی ہے آنکھ میں بھر کر پردہ سا ہو جاتی ہے پس اسی وجہ سے شب کو  
 جو چیز دیکھنی چاہتا ہے وہ کم نظر آتی ہے اور اگر سرنگیں ہونا آنکھ کا طبقات کے سبب سے ہوتا ہے تو بینائی بہت  
 اکتھی ہو جاتی ہے اور ایسی آنکھ والا جس چیز کو دیکھتا ہے بخوبی ہر چیز پر پردہ ہو جاتی ہے **سوال** کیونکر معلوم ہوتا ہے  
 کہ جھینہ رطوبت کی کمی کے سبب آنکھ کربھی ہے اور اس رطوبت میں کس سبب سے کمی ہو گئی ہے۔

وما علة ذلك الجواب هذه تكون البصر بالليل وفي الظلمة من النهار لما يرض  
من تحريك الصور للمادة الثقيلة فيتعدها عن التبيين فان مثل هذه الحركة  
تعجز عن تبين الاشياء كما يعجز عن تبين ما في الظلمة -

السؤال السابع ما هي القوانين الكلية في معالجات امراض العين  
الجواب لما كانت له امراض اما مزاجية مادية واما مزاجية ساذجة  
واما تركيبة واما تفريق الاتصال فكل علاج العين اما استفرغ  
فيدخل فيه تبير الاورام واما تبديل مزاج واما اصلاح هيئة كحافى  
الحفظ واما ادمال والحام والعين يستفرغ المواد عنها اما على سبيل صرف  
عنها واما على سبيل التجليب منها والمصرف عنها هو اولى من البدن  
ان كان مثليا واما التجليب منها بالادوية المدمعة واما تبديل المزاج  
ينفع بالادوية خاصة واما تفريق الاتصال فيعالج بالادوية التي تخفف  
يسير وى بعيدة من اللذع -

السؤال الثامن ان كان مع جمع العين صمدع شديد فايها تبدى لعلاج  
الجواب نبتدأ في العلاج بالصداع ولا نعالج العين قبل ان نزيله  
واذا لم نغين الاستفرغ والتنفية والتبيرا الجيد فاعلم ان في العين

بالعلماء

**جواب** اگر بجی آنکھ کی رات کو بہت بینائی سوا ہوتی ہے اور دن کو بھی تاریکی نہیں آکھ کی بینائی سوا ہوتی ہے  
 اس سبب سے کہ آفتاب کی روشنی جب قلیل مادے کو ہلاتی ہے تو بینائی امشیاہ کے ظاہر کرنے سے دور  
 ہو جاتی ہے اس واسطے کہ ایسی حرکت آنکھ کو امشیاہ کے ظاہر کرنے سے ایسا ہی عاجز کرتی ہے جیسے تاریکی  
 میں دیکھ نہیں سکتی **سوال** آنکھوں کے امراض کے علاج میں قانون کلی کیا ہے اور کس طرح سے ہر مرض کا  
 علاج ہو سکتا ہے **جواب** چونکہ امراض چار قسم کے ہوتے ہیں اور ہر واحد اس قسم کے ہونے میں (ایک یا  
 تو مزاجی مادی ہیں جو مادے کے پیدا ہونے سے مزاج بگڑ جاتا ہے (دوسرے) مزاجی سادے ہیں یعنی وہ  
 امراض جو بغیر مادے سے حادث ہوتے ہیں اور مزاج میں خلل آتا ہے (تیسرے) ترکیبی ہیں یعنی وہ مرض  
 جن سے آنکھ کی ترکیب میں فرق پیدا ہوتا ہے (چوتھے) وہ امراض ہیں جو تفریق انفصال سے عارض ہوتے  
 ہیں جنسے ورم وغیرہ پیدا ہوتا ہے پس ان امراض میں جو مادہ فاسد سے ہوں تنفرانغ یعنی مادے کا نکالنا انکا علاج  
 ہے اور جو امراض کہ بغیر مادے سے ہوں انکا علاج فقط تبدیل مزاج ہے اور وہ امراض جن سے آنکھ کی ترکیب میں  
 فرق آیا ہو تبدیل ہیئت ہے جیسے مجنط العین میں یعنی آنکھ آنا آنکھ کا اور اگر کوئی زخم یا ناسور ہو تو اس کے علاج کی  
 یہ صورت ہے کہ زخم بھریں اور گوشت کو پیدا کریں پس جہاں تنفرانغ کی حاجت ہو اور مادہ نکالنے کی ضرورت ہو تو آنکھ  
 کے مادہ فاسد کو یا کسی اور جانب کو پھیر دیں یا مادے کے کھینچنے کی تدبیر کریں اور آنکھ کے مادے کو بدن کی جانب پھیرنا  
 اچھا ہے اگر بدن مادے سے بھرے مثلاً اگر آنکھ دوسری مادے سے بھری ہو اور بدن میں بھی مادہ وہی ہو تو بدن کی طرف  
 مادے کو لائیں اور آنکھ کو اس کے منہ سے بچائیں اور اگر مادے کا کھینچنا ہو تو اسنولاسے فانی دواؤں سے کھینچیں اور اگر منہ  
 مزاج کی تبدیل نظر لائے تو ان دواؤں سے جو تبدیل مزاج کے لیے خاص ہوں علاج کیا جائے مثلاً اگر دھوپ کی حرارت  
 سے مزاج بدل جائے اور آنکھ دکھنے کو آجائے تو مزاج کی تبرید کا علاج عمل میں لائے اور اگر تفریق انفصال سے یعنی ورم  
 وغیرہ سے آنکھیں کھینچیں ان دواؤں سے علاج کریں جو کم کم مادہ کو خشک کر دیں اور گزندہ دیں **سوال** جب آنکھ کے  
 دوسرے ساتھ دوسرے بھی بہت ساہو تو ان دونوں میں کسے علاج سے ابتدا ہو **جواب** پہلے ہم دوسرے کا علاج کریں

مراجارويا او مادة روية لمحت في الطبقات لفسد الغذاء الوارد اليها او هناك  
ضعف في الدماغ او في موضع يتقذف منه النوازل الى العين

السؤال التاسع ما من اجزاء العين ما اذا مرض مرضاً مخصوصاً انتفعت  
العين بذلك ولم تتضرر الجواب من المقالة الثالثة من التذكرة حيث  
يقول اذا تشنج العضل الثالث الذي على فم العصبية النورية فانها  
تسد العين وتربطها.

ما من بعد العين

تتضرر

الثالث

السؤال العاشر كم هي اسباب الشكوة.

الجواب خمسة اسباب من المقالة الثالثة من التذكرة اما من طوية  
يعرض للبيضية واما لغلظ الروح النفساني واما لرتوية الجليدية وكدرتها  
واما من مداومة الشمس واما من قبل بخار من المعدة.

السؤال الحادي عشر كم هي امراض البيضية.

الجواب سبعة. تغير لونها. جفونها جفاف حر ومنها صغرها كبرها رطوبتها  
غلظها.

السؤال الثاني عشر على كم وجب يكون تغير البيضية في اللون.

الجواب ثلثة اما ان تغير كلها نتمى الجسم كله باللون التي هي عليه الثاني

اور آنکھ کے دور کو نہ دیکھیں گے جب تک کہ در و سر زائل نہ ہو اور اس در و سر سے آرام حاصل نہ ہو اور جبکہ باؤسے کا کھانا  
اور آنکھ کا کھانا کھاتے کرنا اور چھٹی بندیر عمل میں لانا آنکھ کے مریض میں تسخیر ہو کرے اور آنکھ کو صحت نہ دے تو یہ جان  
کر آنکھ کا مزاج بگڑ گیا ہے یا ایسا کوئی بلکہ احوال و طبقات میں اثر کیا ہے جو اس غذا کو جو کچھ لطیف و آبی سے بنا  
کرتا ہے اور عالج کو کھانا ہے یا اس جگہ و ماخ میں نفع بہت کہ جس سے سبب سے علاج کچھ اثر نہیں کرتا ہے  
یا اس جگہ نفع بہت ہے یا اس سے نذر آنکھ پر اثر کرتا ہے

**سوال** - اچھٹے چشم میں وہ جو کھانا ہے کہ جب وہ خوراک کسی مریض خاص سے چارہ بنانا ہے تو تمام آنکھ کو  
ضرر نہیں ہوتا بلکہ نفع پہنچاتا ہے۔

**جواب** تذکرہ کے تیسرے مقالے میں ذکر کیا ہے کہ جب اس تیسرے عصب میں جو عصبہ نوریہ کے مریض پر  
تسلخ ہو جاتا ہے تو آنکھ کو مضبوط اور مربوط بناتا ہے۔

**سوال** شبکورگی کے سبب میں بناؤ ہے سبب میں **جواب** تذکرہ کے تیسرے مقالے میں پانچ  
سبب لکھے ہیں جو اس طرح سے کہے ہیں (اول) تو یہ ہے کہ وہ اس رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو بیضیہ میں پیدا  
ہوتی ہے (دوسرے) روح نفسانی کی غلطی سے جو عالجی ہے کہ شبکورگی چیز نظر نہیں آتی ہے (تیسرے)  
جلیدیہ کی رطوبت ہے اور اسی رطوبت کی کدورت ہے (چوتھے) دھوپ میں ہمیشہ بیٹھنے سے (پانچویں) بخارا  
معدے کے اوپر چڑھنے سے **سوال** امراض بیضیہ کتنے ہیں تفصیل بتاؤ جتنے ہیں **جواب** وہ امراض  
سات ہیں کہ رطوبت بیضیہ کی آفات ہیں (پہلے) رنگ کا بدلنا یعنی لیکن نظر نادر و سرے اس میں  
خشکی کا آنا (تیسرے) اس کے کسی جزو کا خشک ہو جانا (چوتھے) چھوٹا ہونا (پانچویں) بڑا ہو جانا۔  
(چھٹے) پانی کا آنا (ساتویں) موٹا ہو جانا **سوال** کے وجہ بیضیہ کا رنگ بدل جاتا ہے اور نیز کس  
طرح پیش آتا ہے **جواب** تین طرح سے رنگ بدلتا ہے جو کتابوں میں لکھا ہے (اول) تو یہ ہے کہ سارا رنگ بدل جاتا  
ہے پس ایسے مریض کو ہر چیز کا رنگ اسی رنگ کے مطابق نظر آتا ہے۔



انه بما تغيرت في بعض الاوقات بسبب بخارات تتصاعد اليها من المعدة  
فقرى الاجسام على حسب ذلك البخار الثالث انه ان كان قد تغير بعض  
اجزائها فيرى من اصابه بين يديه اجساما شبيهة في الوانها وتشكالها  
باجزاء تلك الرطوبة -

السؤال الثالث عشر كم هي الامراض الخاصة بالاجفان -

الجواب احد عشر الجرب والبردة والتجرب والالتصاق والشفرة والشعيرة  
والشعر الزائد في العين وانقلاب الشعر والوردنج والسلاق وشقاق  
السؤال الرابع عشر من كم سبب يكون مرض من يصبر بالليل ولا يبصر بالنها  
الجواب اما من شدة يبس الروح الحيواني النوري واما من قلة وضعفه  
واما من فساد التحليل -

السؤال الخامس عشر ما الفرق بين الاتساع والانتشار

الجواب من التذكرة ان الاتساع يحدث في الطبقة او العصبية والانتشار  
في النور فالانتساع مرض والانتشار عرض -

السؤال السادس عشر كم هي الاشياء التي لاجلها استعملت الاشياء  
الطبية اللازمة في العين

(دوسرے) یہ ہے کہ کبھی کبھی ان بخارات کے سبب سے تغیر ہوتا ہے جو معدے سے چڑھ جاتے ہیں پس تمام اجسام جو سامنے ہوتے ہیں انہیں بخارات کے رنگ کے نظر آتے ہیں۔ (تیسرے) یہ ہے کہ کبھی طوبت کے کسی جز کے رنگ میں تغیر آتا ہے۔ پس جو جسم اس جز کے سامنے ہو تلپے وہ بھی اسی رنگ کا پایا جاتا ہے

**سوال** وہ کون کون میں جن کو ہلکوں سے خصوصیت ہے مفصل بتاؤ جو اُنکی کیفیت ہے۔

**جواب** گیا رہ مرض ہیں جو نقصان بخش گاہ میں منکے اس تفصیل سے نام و نشان ہیں۔

(دوسرے) بردہ۔

(اول) کھجلی۔

(چوتھے) چٹنا۔

(تیسرے) قحیر

(چھٹے) شعیرہ۔

(پانچویں) شترہ۔

(آٹھویں) ہلکوں کا اُلسنا۔

(ساتویں) زائید بال کا اُن میں اُگ آتا۔

(دسویں) سلاقی۔

(نویں) درونج

(گیارہویں) شرناقی۔

**سوال** کس سبب سے یہ مرض ہوتا ہے کہ آدمی رات کو دیکھتا ہے اور دن کو ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ اسکو کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے۔ **جواب** یہ مرض یا تو روح حیوانی فوری کی بہت بیہوشی سے ہوتا ہے یا انسی روح کی قلت سے ہوتا ہے یا انسی روح کے ضعیف ہو جانے سے یا بہت تحلیل پانے سے۔

**سوال** اساع اور انتشار میں فرق کیا ہے بیان کرو جو حکیموں نے کہا ہے۔ **جواب** تذکرے میں لکھا ہے کہ اساع یعنی چڑا فی طبقہ میں یا عصبہ میں پیدا ہوتی ہے اور انتشار یعنی پرانگندگی نظر کی نور میں ہو یا ہوتی ہے پس اساع مرض ہے اور انتشار عرض ہے یعنی جب آنکھ کے طبقہ میں یا نور کے عصبہ میں چڑائی ہو جاتی ہے تب نور میں پرانگندگی آتی ہے۔ **سوال** وہ کتنی چیزیں ہیں جن کے سبب سے دواہیں تراور چکپتی ہوتی آنکھ میں لگائی جاتی ہیں اہل امراض حشم میں دوا دویہ نفع دکھاتی ہیں۔

الجواب من التذكرة اربعة احدها انها غير لذاعة الثاني لتسمى الحشونة  
الكائنة عن الحدة وغيابها الثالث انها تبقى في العين اكثر من بقار  
الرطوبة المائية الرابع ان العين عض وكثير الحس وكثير الادوية التي  
يعالج بها حبيبية وكل شئ خشن اذا بقي كثير الحس آذاه فاختار  
الاطباء ان يخلطوا في ادويتها شيئا يلين خشونتها وهي لطيف بياض  
الببيض وما را الحلبنة وما را الصمغ والكثير ونحوها -

السؤال السابع عشر ما الفرق بين الجسار العارض للجفن وبين الغلط  
الجواب من التذكرة ان الجسار لا يكون معه نفخة وهو صلاية تعرض  
للجفن وتعرض ذلك في جفن واحد وفيها وسبب برود ويس والغلط معه  
نفخة ويكون في الجفنين جميعا وسبب مادة باردة رطبة غليظة  
السؤال الثامن عشر ما الفرق بين متوال العنابية وبين البشر الحاد  
في القرنية

الجواب من التذكرة ينبغي ان نطير الى لون العنابية ما هو ثم يقيس  
لون ذلك الى العلة فان لم تكن على لونها علمت انها متوفي القرنية  
وان لم تر شيئا مما ذكرت فهي بشرة فان كان على لون العنابية فانظر

**جواب** تذکرے میں چالکھی میں (۱) یہ ہے کہ ادویہ ربطہ ولوجہ گزند نہیں پہنچاتی ہیں (۲) اس واسطے

کہ وہ دوا میں اس خشونت یعنی درشتی کو جو مادے کی تیزی سے ہوتی ہو دور کریں اور آنکھ کو دھوئیں۔

(۳) یہ کہ وہ دوا میں آنکھ میں دیر تک رہتی ہیں نسبت ان دواؤں کے جو محض تر ہوتی ہیں۔

(۴) یہ کہ آنکھ میں جس سواپے اور اکثر علاج آنکھ کا سنگی دواؤں سے ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ جب کوئی

سخت و درشت چیز ایسے کثیر الحس عضو میں لگائی جاوے گی تو وہ اسکو بہت اذیت پہنچائیگی لہذا اطباء نے

یہ اختیار کیا ہے کہ ان سخت دواؤں میں کوئی چیز ایسی ملائی جائے جو انکی درشتی کو مٹائے جیسے حنیف

انڈے کی سفیدی یا عقیقی کا پانی یا گوند کا یا کثیر سے کا پانی ہے اور یہ دوا اس طرح اس کام کے لائق جانی ہے

**سوال** جبارۃ الجفن اور غلط الجفن میں فرق کیا ہے۔

**جواب** تذکرے سے لکھا جاتا ہے کہ جبارۃ وہ مرض کہلاتا ہے جس کے ساتھ میں نفخہ نہ پایا جاوے

یعنی پلک پھولی ہوئی نظر نہ آئے اور وہ محض ایک سختی ہے جو پلک میں عارض ہوتی ہے اور وہ بھی با ایک

پلک میں پیدا ہوتی ہے یا دونوں پلکوں میں جو اکثریتی ہے اور سبب اس مرض کا سردی و خشکی ہے جس سے

یہ سختی ہوتی ہے اور غلطت یعنی مٹا پلکوں کا وہ ہے کہ دونوں پلکیں بالکل پھول جاتی ہیں اور سردی و غلطی

مادے کے سبب سے موٹی نظر آتی ہیں۔

**سوال** زتوغنہ میں اور اس پھنسی میں جو قرنہ میں حادث ہوتی ہے فرق کیا ہے صاف صاف کہو جو

کتا بوں میں لکھا ہوا ہے۔

**جواب** تذکرے میں یوں لکھا ہے چاہیے کہ غنہ کے رنگ کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے پھر اس رنگ کو جو

جو پھنسی سے ہوتا ہے قیاس کریں اگر غنہ اپنے رنگ پر نہ ہو تو یہ جانیں کہ قرنہ میں کچھ اونچائی ہوئی ہے اور

اگر یہ بات دیکھی نہ جائے کچھ بھی پس یہ جانیں کہ کوئی پھنسی ہوئی ہے اگر وہ پھنسی غنہ کے رنگ پر نہ ہو

الى اصل الشئ الباقي والى نفس الحقة فان رأيت اصل الشئ الباقي  
 اثر بياض فاعلم ان ذلك الشئ الابيض خرق القزنية واسم  
 الباقي من العنبيته وان لم تر شيئا من ذلك فهي شجرة  
 السؤال التاسع عشر ماذا الفرق بين نتو القرنية والبشر الحادث فيها-  
 الجواب اما نتوها فصلب حاس واذا غمرت عليه بالميل لم ينخفض لصلابته  
 واما البشرية فمعتة وضربان ويكون لونها احمر الى البياض-  
 السؤال العشرون في اى زمان من ازمته المرحن يستعمل الذرورات-  
 الجواب من التذكرة اياك ان تستعمل الذرورات في الابتداء لاني البرمدو  
 لاني القروح لان آفته عظيمة الا ان كنت على ثقة من نقار البدن اللاس  
 ثم قال واحذر ان تستعمل في الابتداء والصعود ودر ورافيه انزروت فانه  
 يجلب على المرحن اذية عظيمة-



اُس اونچائی کی جڑ کی طرف نظر کرو اور آنکھ کے ڈھیلے کو بھی دیکھو اگر اُو اونچائی کی جڑ میں اثر سفیدی کا پاؤ  
پس جان کر کہ وہ سفیدی قریب کے پھٹ جانے سے ہوئی ہے اور وہ اُو اونچائی غیبیہ سے نکلی ہے اور گرسنید  
کا اثر نہ ہو تو وہ محض بھنسی ہے۔

**سوال** ۱۹۹ قریب کے بلند ہو جانے میں اور اُس میں بھنسی نکل آنے میں کس طرح فرق کیا جائے؟  
کے علاج اُس کا عمل میں آئے۔

**جواب** قریب کی اونچائی سخت اور سرد ہوتی ہے اور جب سلائی سے دبائی جاتی ہے۔  
سب سے نہیں دیتی اور بھنسی کے ہمراہ لپکن ہوتی ہے اور جھٹکتا ہے اور رنگ کا شیش سفید ہوتا ہے اور  
**سوال** آنکھوں کے امراض میں ذرورات کا استعمال کونسے زمانے میں زمانہ مرض سے کیا جاتا ہے؟  
کہ جو مرض کو نفع دکھاتا ہے۔

**جواب** تذکرے میں لکھا ہے کہ خبردار کبھی مرض کی ابتدا میں ذرورات کا استعمال نہ کرنا اور ایسی دوا  
خیال نہ کرنا کہ آنکھوں کے دکھنے میں مقررہ میں مبادا پڑی آفت پیدا ہو جائے مگر جب بھروسہ بدن اور سر کے  
پاک ہونے کا رکھتا ہو یعنی کوئی مادہ ان میں نہ دیکھتا ہو۔ اور پھر اسی تذکرے میں کہا ہے کہ مرض کی ابتدا  
اور تیزا بد کے زمانے میں اُس ذرورت ڈرو جس میں انزروت ہو کسو، سٹیلے کہ یہ دوا بیمار پر پڑی آفت  
لائی ہے اور نہایت اذیت دکھاتی ہے۔



## الباب الثامن

فيما يسأل عنه الجراحى

السؤال الاول كم سبي العظام المتى في البدن -

الجواب حرره ابن جميع وهى على ما ياتى تفصيله اثنتان وستة وأربعون عظما

**تفصيله** التحف اثنتان مادون التحف خمسة الزوج أربعة للحي

الاعلى اثنا عشر الآف اثنتان آلسنان اثنتان وثلثون للحي

الاسفل اثنتان فقرات الصلب ثلثون الاصابع أربعة والعشرون

لقصبة الكتفان اثنتان الترقوتان اثنتان العضمان اثنتان آلساعدان

أربعة الرسغان ستة عشر المشطان ثمانية الاصابع ثلثون العانة اثنتان

الفخذان اثنتان الرصفتان اثنتان الساقان أربعة القدمان اثنتان

وخمسون - هذا كلام ابن جميع واما صاحب القانون فيقول انها اثنتان ثمانية

واليعون عظما سوى السممانية واشبيهه باللام قال ابن جميع والعظمان

الباتيان هما راس الكتفين -

## آکھواں باب

اُن باتوں میں جو جراحوں سے پوچھی جائیں اور شکستہ بندی میں کام آئیں

سوال آدمی کے بدن میں ٹیڈیا کتنی میں متصل بناؤ غنّی ہیں جواب ابن جعّی نے دو سو چُپّا لیس گئی ہیں اور

ترسیل نہ کئے ہیں۔

نام و نشان	کیفیت	نام و نشان
کھوہری	اوپر کے زرخیز ہونی چاہئے جسے نکال کر بچ من لکے دست جہاں ناک نکلتی ہے۔	۱
۲۸	چاراھ چارو ہوا ہی کے اک پستانی اور ایک دراہتی اور ایک باہن۔ ایک ہجے اور ایک کٹا کے نیچے بطور فوس کے سکون اور داغ کھینچیں ایک ایک طاہرہ دور۔	۲
کپڑی کر	چند ہستی طر کے کھانے کے اوپر جہاں طر پر جہاں چھوٹی چڑیاں ہیں۔	۳
اوپر کا کلمہ	پستانی کے نیچے سے لیکر فوس کے اوپر تک ایک داسنی طاہرہ اور ایک مائیں طر۔	۴
ناک	سولہ اوپر کے جزے میں برصغیر تک کر دانت میں ہیں اور طاہرہ طر۔ ایک ایک کپڑی اور ٹر اور پانی پانی اور اس طر طر نیچے کے جڑے میں ہوتے ہیں۔	۵
دانت	ایک دانت کان کے نیچے سے چھوٹی تک دوسری بالی کی کھینچنے سے چھوٹی تک۔	۶
نیچے کا جڑا	جو گردن کے نیچے سے دھنسی تک اس طر اوپر نیچے کے کھانے میں سے کسی دور سے میں دانت پڑے ہوتے ہیں۔	۷
مہر ہائے	پسینے کی ٹہوں سے چھینک کی ٹہوں تک بارہ بارہ داہنے بائیں چھوٹی میں اور نیچے سے تم دار ہیں۔	۸
پشت	جو ہنس سے لیکر کوئی کے اوپر تک چھوڑ گی ہوتی ہیں۔	۹
پسینا		۱۰
پسینی		۱۱
اگر ہاں		۱۲

میں ہاتھ کی پیل ۱۲



السؤال الثاني كم هي عضل البدن - الجواب خمس مائة وتسعة وعشرون عضلة  
**تفصيل ذلك** الوجه تسعة العينين اربعة وعشرون<sup>٢٤</sup> والحي  
 الاسفل اثنا عشر الفكين اربعة عشر الرأس ثلثة وعشرون<sup>٢٥</sup> فصبته  
 الرية العقبية الخجوة تسعة عشر العظم الشبيه باللام تسعة<sup>٢٦</sup> اللسان تسعة  
 الخلق اثنا عشر الرقبة اربعة مفصل الكتفين مع العضدين ستة وعشرون<sup>٢٧</sup>  
 المرفقين ثمانية الساعدين اربعة<sup>٢٨</sup> وثلثون<sup>٢٩</sup> الكتفين ستة وثلثون<sup>٣٠</sup>  
 الصدر مائة وتسبعة الصلب ثمانية وأربعون البطن ثمانية المثانة واحدة  
 القضيبة اربعة الاثنى عشر اربعة الشرج اربعة وعلى الوركين محرقة  
 الفخذين ستة وعشرون وعلى الفخذين محرقة الساقين ثمانية و  
 عشرون وعلى الساقين ثمانية وعشرون وعلى القدمين اثنا عشر وخمسون  
 وقيل خمس وخمسون

ثمسة

السؤال الثالث كم هي اعصاب البدن الدماغية والنخاعية وغيرها  
 الجواب ثمان وثلثون زوجا وفر ولاخ له<sup>٣١</sup> **تفصيل ذلك** الدماغ  
 سبعة نخاعية احد وثلثون زوجا وفر ولاخ له منها من فقار العنق ثمانية  
 ازواج ومنها من فقار الصدر اثنا عشر زوجا ومنها من فقار البطن

سوال انسان کے بدن میں کتنے عضلے میں جوڑیوں کے اوپر دھری ہیں۔

جواب وہ پانچ سو اکتیس گئے گئے ہیں جو حکماء نے بیان کئے ہیں۔

چند

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
موتھ	۹	آنکھوں کے	۲۷	بیچے کے کھلے کے	۱۱
دونوں جھروں کے	۱۴	کے	۲۳	قصبتہ الریہ	۴
نرخہ	۱۶	استخوان شبیه بلام	۶	زبان	۹
حلق	۲	گردن	۴	موڑھوں کے جڑوں یعنی شاندوں کے مع ہر دو بازو	۲۶
کہنیوں کے	۸	کلائیوں کے	۳۴	ہتیلیوں کے	۳۶
سینے کے	۱۰۷	پشت کے	۴۸	شکم کے	۸
شاندہ	۱	ذکر کے	۴	فوطوں کے	۴
مقعدہ	۴	کولہوں کے واسطے حرکت ران کے۔	۲۶	رانوں کے واسطے حرکت پنڈلیوں کے	۲۸
پنڈلیوں کے	۲۸	قدموں کے	۵۲ اور ایک قول ۵۵		

سوال بدن میں کتنے پٹھے ہیں جو دماغ سے اُگے ہیں اور عام مغز سے نکلے ہیں اور ان دونوں کے سولے

ہیں تفصیل سے کہ جس طرح سے حکیموں نے لکھے ہیں جواب اکتیس جڑیں ہیں اور ایک تنہا ہے جو اپنا

جیسا دوسرا نہیں رکھتا ہے تفصیل انکی ہے جو حکماء نے لکھی ہے ان میں سات تو دماغی جو دماغ سے

نکلے ہیں اور ناعمی یعنی جو عام مغز سے اُگے ہیں اکتیس زوج ہیں اور ایک فرد جس طرح دج جو دماغی ہے

فخمسة ازواج ومنها من عظام العجزة ثلثة ازواج ومنها من عظام العصص  
 ثلثة ازواج ومن طرف عظم العصص الاخير يخرج عصب فرد لاخ له  
 السؤال الرابع كم عدد العروق التي يفصل في الاكثر الجواب ثلثة  
 وثلثون عرقا منها اثنا عشر في اليدين قيف لان وباسليقان اسنان  
 وباسليقان البطان والكلان وجبلا الذراع واسيلمان ومنها في  
 الراس والرقبة ثلثة عشر عرقا الصغين وعرقان خلف الاذنين  
 وعرقا الماقين وعرقا الوداجين وعرق اليا فوخ وعرق الجبهة وعرق  
 مؤخر اس وعرق الازنة وعرق تحت اللسان هذا قول صاحب الملكي  
 ورايت في هذا الموضع حاشية ثم الجبارك الاربعة اثنان في الشفة  
 العليا واثنان في الشفة السفلى وفي الرجلين ثمان عروق عرقان  
 في مابض الركبتين وعرقا السافين وعرقا النصار وعرقا مشطى القدمين  
 السؤال الخامس كم هي الاصول التي تجب ان ينظر فيها عندما واة تفرق  
 الاتصال الواقع في الاعضاء اللينة -

الجواب من الكليات الغرض في علاجه امور ثلثة الاول ان كان سبب  
 ثابته فاول ما يجب قطع ما يسيل وقطع مادته ان كانت حاقرة الثاني

کے میں  
بوسے کےعلیٰ کہوت  
یام تلے ہیں

جواب

کیا ست

قانون میں

ہوں لکھانہ

کراٹے صلی

ہیں زین ا

۵۰۰

اک تفرق

الانصال کا

سب ثابت

ہو گیا ہے

اول واجب

سب کس

پتہ کو قطع

کریں جو ہیں

جگہ رواں

سب اوڑاں

۱۰۰

قطع کریں

جہاں سے

۱۰

آدھیاں ہر

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
گردن کے پیلے	۸ جوڑ	پینٹ کے مکڑوں کے پتے	۱۲ جوڑ	پشت کے مکڑوں کے پتے	۱۲ جوڑ
عجز کے پیلے	۳ جوڑ	عصا کے پیلے	۳ جوڑ	پٹیر کی پٹری کے اخیر سے	۱۲ جوڑ

**سوال** دو کتنی گیس میں جکی اکثر نقص کیجاتی ہے اور دفع مرض کے واسطے کام آتی ہے  
**جواب** وہ مینٹیس ۲ گیس ہیں جکی قصد جو کرتی ہے ان میں سے بارہ گیس تو ماٹھ میں ہیں جن میں سے  
 اپنے اپنے وقت میں ہر ایک کھلا کرتی ہے۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
سرارو	۲	باسیلین اندر طرف یعنی پی کیچی	۲	ابلی یعنی محاذی بصل	۲
ہفت اندام	۲	جل الذرع	۲	اسیل	۲

### سر و گردن میں تسلیہ رکھیں

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
کپٹیوں میں	۲	کانوں کے پیچھے	۲	کوشہ چشم میں	۲
گردن کی	۲	کھوپڑی میں	۲	پیشانی میں	۱
گدی میں	۱	ارنب	۱	زبان کے نیچے	۱

یہ قول تو صاحب ملی کا ہے اور ایک جگہ حاشیہ ہو لکھا گیا ہے کہ چار گیس اور میں جو چہار گ کہا لاتی ہیں دو اوپر  
 کے ہونٹ میں اور دوسرے کے ہونٹ میں پانی جاتی ہیں۔ پاؤں میں آٹھ گیس ہیں۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
ماہض	۲	صافین	۲	عرق النساء	۲
نام	۲	نام	۲	نام	۲

**سوال** وہ کتنے اصول ہیں جو احتساب کے تفرق الانصال کے علانی میں دیکھے جاتے ہیں یعنی وہ

الحام يشق بالادوية والاغذية الموافقة والثالث منع العفونة ما امكن  
السؤال السادس كم هي الاشياء الممانعة من جبر القحتر وكيف يتداوى  
كل واحد منها الجواب من الكلمات اربعة الاول مزاج العضو ويجب ان يعنى  
باصلاحه الثاني رطوبة مزاج الدم المتوجه اليه ويجب ان يتدارك بما يولد  
اليكموس المحمود الثالث كثرة الدم الذي سيل اليه ويتدارك بالاستفراغ  
وتلطيف الغذاء واستعمال الرياضة ان امكن الرابع فساد العظم  
الذي تحته وارساله السديد وهذا لا دوار له الا اصلاح ذلك العظم وحل ان  
كان الحاك ياتي عن فسادده واخذه وقطعه.

فناد

السؤال السابع اى الادوية التي ينبغي عملها في تسريح الاحليل -  
الجواب من المقالة الرابعة من حيلة البرر الجالينوس حيث يقول قروح  
الاحليل تحتاج الى كثرة التحفيف بحسب فضل ميسه في طبعه بمنزلة  
القرطاس المحرق والصبر في اول الامر ليسمى ايها كان او ما يحسرى  
مجرها وينشر على القرحة.

السؤال الثامن كيف يكون الحال اذا اصاب العصبه تحتة كيف  
يكون طريق مداولتها.

نخسة

اُس شقی میں گوشت پیدا کریں اگر زخم ہو گیا ہو یعنی وہ دوائیں اور غذا میں دیں جن سے زخم بھڑتا ہو تیسرے جہاں تک ہو سکے زخم کو عضو سے روکیں یعنی اُس کو بد بو نہ ہونے دیں۔ **سوال** کون کونسی چیزیں ہیں جن سے ناسور اچھا نہیں ہوتا ہے اور انہیں سے ہر چیز کے دفع کر نیک تدارک کیا ہے **جواب** کلیات قانون میں وہ چیزیں چار ہیں (اول) مزاج اُس عضو کا ہے جس میں ناسور ہوا ہے میں واجب ہے کہ پہلے اُس کے مزاج کی اصلاح کی جائے تا ناسور کی صحت نظر آئے (دوسری) اُس غن کے مزاج کی بُرائی ہے جتنا سور میں آتا ہے۔ اُس کا علاج اس طرح سے کیا جاتا ہے جس سے کیوس اچھا پیدا ہو (تیسری) زیادتی اُس لہو کی ہے جو ناسور کی جانب رواں ہوتا ہے پس اُس کا علاج خون کے نکالنے اور لطیف غذا کھلانے سے عیاں ہوتا ہے اور نیز اگر مریض میں امکان پائیں تو اُس سے ریاضت بھی کروائیں (چوتھی) چیز ناسور کے نیچے کی ہڈی کا بگڑ جانا ہے اور اُس سبب سے پیپ کا آنا ہے اور یہ ایسی صورت ہے کہ اسکی کوئی دوا نہیں اور اگر ممکن ہو سکے تو کچھ اس کے سوا نہیں کہ ہڈی کی اصلاح کریں اور اسکو چھیلیں اگر چھلنے سے وہ فساد دور ہو جائے یا اُس ہڈی کو باہر نکالیں یا کٹ ڈالیں تا بیمار شفا پائے۔

**سوال** وہ کون کونسی دوائیں ہیں جو ذکر کے سورخ کے قرحوں کو سترادار ہیں اور ان کے علاج کو سنیں **جواب** کو در کا ہیں۔

**جواب** جالبینوس کی کتاب حیلۃ البرر کے چوتھے مقامے میں لکھا ہے یعنی حکیم مذکور نے اس فصل میں اس طرح کہا ہے کہ سورخ ذکر کے قرحوں کو بہت خشک کر نیکی طرف حاجت ہے کس واسطے کہ خاص سورخ ذکر کی طبیعت خود بہت مائل بہ بربست ہے پس ابتدا میں جلا ہو کا غذا اور ایلو اور جو چیز کہ خشک کرنے والی ہو پیسی جائے اور اُس ناسور پر چھڑکی جائے۔

**سوال** کیا حال ہے اُس کا جس کا پٹھا زخمی ہو جائے اور اس کا علاج کس طرح عمل میں آئے۔

الجواب من المقالة السادسة من كتاب حيلة البر للجالينوس -  
 حيث يقول اذا اصابته عصبته نخمة فلا بد ضرورة للفضل من  
 ان يناله وجع شديد اكثر من سائر الاعضاء وكذلك لا محالة يتم ان لم تخل  
 له في تسكين الوجع ومنع حدوث الورم وذلك يكون بان يتنقى موضع  
 الخرق من الجلد على حاله ويمنع من الالتصاق لم يخرج ما يرسخ من موضع  
 النخمة من الصديد وتبقى البدن كله من الفضول بفصل العرق ان كان ثم  
 قوة تحلل وتنقية الاخطا الروتية بدو ارسهل يادربه في اول الامر وان يوسع  
 الجرح وان نخل بالزيت الذي لا قبض فيه بعد ان يسخن والآجودان يكون  
 الزيت الذي قد امت عليه سنتان او ثلث فان هذا يحلل اكثر ويختار للزيت  
 اللين وية ما كان لطيف الاجزاء معتدل الحرارة بمخففا بلا اذى معه مثل تلك  
 البطم واليسير من الفريون ووسخ الكوروسكينج والجاوشير والحلتيت  
 في الابدان الصلبة والكبريت الذي لم يصيبه نار غليظة هذه كان بالزيت  
 حتى يصير في شخن لعل ويضمه به الجرح -

السؤال التاسع هل يجوز ان يستعمل في قروح العصب شيئا من الاشياء  
 المرخية او يستعمل المار الحار الجواب من المقالة السادسة من حيلة البر

**جواب** جالینوس کی کتاب حیلۃ البرر کے چھٹے مقالے میں مسطور ہے اور اس کا ترجمہ کا علاج یوں نہ کر رہے کہ جب کسی شے کو زخم پہنچے گا تو اس کی حس کی زیادتی سے دہائی بھی وہ شدت ہوگی جو کسی عضو میں نہیں ہوتی اور پھر البسندہ ورم بھی کرے گا اگر کسی تدریس سے وہ نہ تھا یا جائے اور اسباب ورم کے روکنے کی طرف توجہ دیکھائے پس علاج اس کا یہ ہے کہ اس جگہ کو بدستور اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور زخم کو بھرنے نہ دیں اور تدریس زخم کے بھرنے کی نگرانی جب تک کہ اسکی پیب وغیرہ بھی طرح نہ نکل جائے۔ اور میل کھیل سے صاف نہ ہو جائے پھر اسکی فصیدیں اگر نکل نکلیں اور ابتدا میں دوائے مسہل ملائیں اور اخلاط ردی کو ہار لائیں اور زخم کو چڑائیں اور گرم گرم روغن زیت لگائیں اور بہتر تو یہ ہے کہ اگر پائیں تو وہ روغن زیت عمل میں لائیں جس پردہ و برس گزرے ہوں یا تین سال کسواستے کہ مادے کو بہت گھلاتا ہے اور جانڈشکی کی صورت دکھاتا ہے اور اس کے ساتھ ابتدا میں وہ دوا بھی ملائیں جن میں حرارہ مستدل ہو اور لطیف اجزا ہوں اور خشکی کرنے والی بھی بغیر ایذا ہوں جیسے ملک الطبر اور قوطیسی فوینو اور وینخ الکور اور سکینج اور حار و شیراز و طغیت اور کبریت جس کو آگ نہ پہنچی ہو ہر ایک ان میں سے روغن زیت میں لت کھاتی ہیں یہاں تک کہ شہد کی مانند گاڑھی ہو جائیں تب زخم پر ضماد کے کام میں لائیں مگر طغیت کے استعمال میں شرط ہے کہ سخت بدنوں میں کام میں لائی جاوے۔

**سوال** کیا یہ روا ہے کہ چشموں کے قرعوں میں ڈھیلی کرنے والی جنیریا لگائیں یا اس مقام پر گرم پانی عمل میں لائیں۔

**جواب** جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرر کے چھٹے مقالے میں اس طرح سے منع کیا ہے۔



حيث يقول اياك ان تتعمل في قروح العصب المار بالحار ولا شيء من الادوية  
المرخية.

السؤال العاشر كم هي الخصال التي يحتاج اليها في جراحات المراق  
الجواب من المقالة السادسة في حيلة البرجاليينوس وهي اربع  
خصال وذلك حيث يقول وجراحات المراق تحتاج الى اربع  
خصال احدها ان يحيط الحرجة الثانية ان يدخل ما يخرج ويبرز من الاعمار  
الى موضعه الثالث وضع الدوار الموافق الرابع ان لا يبع غايته في الحرس  
على ان لا يلحق شيئا من الاعضاء شريفة آفة بسبب الجراحة.

السؤال الحادي عشر ابرز المعاء وبرود الهوار فانفتح كيف يداوى  
الجواب من المقالة السادسة في حيلة البرجاليينوس حيث يقول يحتاج  
الى الاسخان لينخل الريح منه واسخانه باسفنجة تمس في مارحار وتغمر  
ويكدها واشرب القالبض اذا سخن نفع من ذلك وجمع مع اسخانه  
تقوية الامعاء فان بقي على حاله في الانتفاخ وكان الجرح ضيقا ينبغي ان  
يشق الصفاق بمقدار ما يحتاج اليه المعاء البارز في دخوله

السؤال الثاني عشر القسروح اذا هبت في عرض العضلة بل الطريق

ينبغي

اور بتا کید تمام اس مقام پر یہ کہہ دیا ہے کہ خبردار خبردار بچوں کے قرحوں پر گرم پانی نہ ڈالنا اور نہ کوئی ڈھیلی کرنے والی چیز اس مقام پر لگانا۔

**سوال** رکتی چیزیں ہیں جنکی طرف مراق کے زخموں میں حاجت ہوتی ہے اور انکے استعمال کی جراح کو ضرورت ہوتی ہے۔

**جواب** جالبینوس نے انتخاب حیلۃ البرر کے چھٹے مقالے میں چار چیزیں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

ایک تو یہ کہ جراح اس زخم کو سی سکے۔

دوسری یہ کہ جراثیمی نکلی ہو اس کو اسکی جگہ رکے۔

تیسری موافق دوا اس پر لگائے۔

چوتھی اس بات کی بڑی حرص کرے کہ کسی عضو شریف پر بسبب زخم کے آفت نہ آئے۔

**سوال** جب انٹری ماہر نکلے اور ہواسے سرد ہو کر بھول سی جائے تو پھر اس کا علاج بتاؤ کہ کیا عمل میں آئے

**جواب** جالبینوس کے حیلۃ البرر کے چھٹے مقالے میں یوں مسطور ہے کہ اس کے علاج کا یہ دستور

ہے کہ اول تو اس انٹری کو اس طرح گرم کریں کہ ابر مردہ کا ٹکڑا لیں اور گرم پانی میں ڈبوئیں اور اسے پھونک کر

انٹری کو سکیں تاہیج کو تحلیل کرے اور اگر قابض شراب گرم کر کے ٹوٹی جائے تو اس سردی کو نفع پہنچاتی

ہے اور اس گرم کرنے کے ساتھ انٹری کو بھی فوت دیتی ہے۔ پس اگر انٹری اس طرح بھولی رہ جائے تو چاہیے کہ

صفاق کو اتنا چیرے کہ انٹری اوسیں سمائے

**سوال** جو زخم کہ غصیلے کے عرض میں پیدا ہوا ہو کیا اس کا علاج وہی ہے

في مداواتها هو مثل استروح الحادثة في طولها-

الجواب من حيلة البر الجالينوس حيث يقول القروح الذائبة في عرض العضلة شفتها باشد تباعدا فيحتاج ان يجمع شفتيها جميعا اشد وابلغ ولذلك يحتاج الى الخياطة وترفد بالبعد الخياطة برفا كدمشلة والقروح الذائبة في طول العضلة فيكتفى بالرباط اللهم الا ان يكون الجرح مفرطه فيحتاج الى خياطة يسيرة او رفا كدم بلا خياطة-

السؤال الثالث عشر كم هي منافع الفصد-

الجواب من كتاب الفصد للجالينوس ضربان احدهما ازالة الامتلاء والآخر ابطال المرض الذي يتوقع حدوثه عن ضررته او ألم شديد او يعمج ضعف العضو وقبوله لما يقع اليه الاعضاء-

السؤال الرابع عشر كيف طريق مداواة الحبة اذا وقعت بالراس وبلغت الى نواح الغشاء-

الجواب من الملكي من المقالة الرابعة عشر منه حيث يقول متى وقعت بالراس جراحته وبلغت الى نواحي الدماغ والغشاء فلا ينبغي ان يبادر بالادوية التي تدل وتلطم فانك ان فعلت ذلك جلبت على العليل

جو عضلے کے طول کے زخم میں کیا ہو۔

**جواب** جالیسنوس نے اپنی کتاب حیلۃ السب میں لکھا ہے کہ اُس زخم کے جو عضلے کے عوض میں ہوا ہے دونوں کناروں میں بڑا بعد ہونا ہے پس اُن کناروں کے ملاسنے کی طرف بڑی حاجت ہوتی ہے اور اسی پہلے اُس زخم کے سینے اور بعد اُس کے اُس پر گدیوں شلٹ دھرنے کی عری ضرورت ہوتی ہے اور زخم جو عضلے کے طول میں ہونے ہیں ان میں باندھنے جی کفایت ہوتی ہے ہاں اگر زخم بڑا ہو تو قدرے سینے کی یا بغیر دھرت سے گدیوں دھرنے کی فریب ہوتی ہے۔

**سوال** فصد کے متعلق بتاؤ کسی حکیم کے قول سے سند آؤ۔

**جواب** جالیسنوس کی کتاب فصد میں جو دیکھے ہیں وہ دوسم کے فوائد لکھے ہیں۔  
ایک نواسیہ کا دور کرنا ہے۔

دوسرے اُس مرض کا باطل کرنا ضرور ہوتا ہے جس کے حادث ہونے کا خیال ہوا اور بعد حدوث کے اُس میں کشتن کمال ہو یا وہ مرض بالفعل کسی چوٹ سے پیدا ہوا ہو یا کسی شدید درد میں کوئی مبتلا ہو یا کوئی حنفہ بے عیض ہو گیا ہو اور اُس نے اُس ناوے کو جو اور اعضا سے دیا ہے قبول کر لیا ہو۔

**سوال** اُن زخم کے علاج کا طریق بتاؤ جو کسی سہ پر لگا ہوا اور ایسا شدید ہو کہ ہجلی کے اطراف و نواح تک پہنچی ہو۔

**جواب** ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ کسی کے سر پر زخم لگا ہے اور وہ زخم ایسا گہرا ہے کہ دماغ کے اطراف اور ہجلی تک جا پہنچا ہے پس نچا سہنے کہ اُس کے بھرانے اور گشت آگاہنے کی دوائیں دے اور اگر شاید اُس طرح علاج کرے تو یہ سمجھے کہ بیمار بالکلیت میں ڈالا۔  
دیدہ دانستہ ہر طرح کی آفت میں ڈالا۔

العطب لانه يرمى بالداغ ويختلط العقل ويحدث التشنج لكن يجعل فيها صوفة  
قد غسخت زيت ثلثة ايام ليا من الوم وتشنج ثم من بعد ذلك يستعمل المراهم و  
الذورات الملمية بمنزلة الذرور المعمول من المروا صبر والكندر والمهرم  
الاسود وما شاكل ذلك -

السؤال الخامس عشر كيف طريق مداواة القرحة مع عظم مكسور  
الجواب من المقالة الرابعة عشر من الملى حيث يقول متى تركبت القرحة  
مع عظم مكسور فعالج العظم بما يعالج القرحة بالضماد القوي والذي يستعمل  
في جبر العظام المكسورة فان وقعت الجراحة بالراس وانحسر عظم القحف  
ولم يضر بالفتش فينبغي ان يعيد العظم بالزراوند المدسج مدقوقا ناعما  
معجوننا بالمارفلة يخرج العظم ثم يعالج بعد ذلك بالمروا الكندس احمرار  
سوار مدقوقا منخولا معجوننا بالعسل وشراب مطبوخ حتى ينعقد والطحى على  
فتيلة واستعمله بالمراهم

السؤال السادس عشر كيف طريق مداواة القروح اذا كان تحتها  
عظم فمعضن وما علامته ذلك -

الجواب من الملى اما علامته ان ترى القرحة تبدل احيانا ثم تعود فتح

کیونکہ اس صورت میں دماغ میں دم پیدا ہوگا اور اعصاب میں تشنج ہو دیا ہوگا اور عقل میں پریشانی ہوگی اس وقت علاج میں حیرانی ہوگی۔ لیکن اس کا علاج یوں کیا جائے کہ اس میں وہ صوف بھر دیا جائے جو تین روز تک روغن زیت میں ڈوبا رہا ہو تاکہ دماغ میں دم اور اعصاب میں تشنج نہ پیدا ہو بعد ازاں مرہم اور چھڑکنے کی دو اینس استعمال میں آئیں جو اس زخم کو بھرتی لائیں اور عالستِ اصلی پر پونچھیں جیسے وہ زبرد رہے کہ جو مراد صبر اور کندر سے بنا جو اور سیاہ مرہم ہے یا اس جیسا ہو

**سوال** اس زخم کا مداوا کیا ہے جو ٹوٹی ہڈی کے ساتھ ہوا ہے۔

**جواب** ملکی نے جو دھوپیں مقالے میں کہا ہے کہ جب نو دیکھے کہ زخم کسی ٹوٹی ہڈی پر ہوا ہے پس اس ہڈی کا علاج اس چیز سے کرنا جس سے زخم کا علاج بھی کیا جائے یعنی اس جگہ پر قوی سیپ کے ہلکے وہ علاج بھی عمل میں لانا جو ٹوٹی ہڈی کے لیے کام آئے پس اگر زخم کسی کے سر پر لگا ہو اور اس نے کھوپڑی کو توڑا ہو مگر جھلی کو ضرر نہ پہنچا ہو پس اس ہڈی پر یہ ضما د لگائیں جس میں زراوند مدحج باریک ہوا پانی میں گوندھ کر ملائیں اس واسطے کہ جب یہ ضما د لگایا جاوے گا تو اس ٹوٹی ہڈی کو باہر لاوے گا بعد اس کے مراد رکندش ہموزن لے اور یہیں چھانکر شہدا و شراب مطبخ میں گوندے تاکہ وہ بستہ ہوگا پھر اس کو ایک ہفتی پر لگا کر اندر رکھے۔ اور باہر مرہم لگائے۔

**سوال** ان ناسوروں کے علاج کا طریق کیا ہے جس کے نیچے شری ہوئی ہڈی ہو اور اسکی علامت کیا ہے جس سے وہ ہڈی معلوم ہوتی ہو۔

**جواب** ملکی کہتا ہے کہ یہ نشان اس زخم کا ہے کہ کبھی تو بھرتا ہے اور کبھی پھر عود کرتا ہے اور اس زخم سے پیپ آنے لگتی ہے۔

الشمس

وتسيل منها صديد واذا دخلت راس المجثم في القرحة است  
تخشوئته فاذا علمت ذلك فالزمه المرحم الحاد لياكل اللحم الميت فاذا فعلت  
ذلك وصار الموضع كالشكرية او كالحمية الرخوة فالسمن المفتر حتى يسقط  
اللحم المحترق ويكشف العظم فاذا بان العظم واكن قطعه فاقطعه والا  
فالسمن المفتر ثمانية حتى يتعفن ويسقط ثم يعالج يوما بمرهم الزنجار ويوما  
بالقطن المخلق حتى يثبت اللحم ويندمل واسد اعلم واحكم.

والاخر

السؤال السابع عشر بماذا يخرج الشوك والاحنة اذا دخلت في بعض الاعضاء  
وصارت الى موضع لا يمكن اخراجه بالمعيد.

الجواب من المكي ينبغي ان يوضع على الموضع الذي دخلت فيه الزاوند  
المحرج مدقوقا ناعما بالاشق يلزم ذلك ايا ما او يوضع اصول القصب  
الفارسي الرطب فيدق ناعما ويخلط بالعسل ويلزم الموضع او يوضع على  
الانباط وزفت يذوبان ويخلط معهما آذان الفار مسحوقا ناعما فانه يجذب ويخرج

السؤال الثامن عشر كيف يسمى تفرق الاتصال الحادث في عضو  
الجواب من الكليات ان وقع في الجلد سمي سجاء وخدشا وان وقع  
في اللحم ولم يفتح سمي جراحة وان فتح سمي قرحة وان وقع في العظم سمي

تلاح

اور سلائی ڈالنے سے بڑی کھٹکھٹانے لگتی ہے پس جب تو یہ بات جانے اور بڑی کی حرکت پہچانے نیز تو یہ  
تاکہ وہ مردہ گوشت کو کھا جائے پس جب کو ایسا کرے اور اس زخم پر نرم گوشت آوے یا کھڑ بندھ جائے  
تو گرم گھی کام میں لانا کہ چلے ہوئے گوشت کو گرائے اور بڑی نمایاں ہو پس جب بڑی نمایاں ہو اور اس کے  
کانٹے کا امکان ہو اس بڑی کو قطع کر دو ورنہ وہی گرم گھی اس پر دھرتا کہ وہ بڑی سترے اور گسے چڑکیہ  
دن مرہم زنگار اور ایک دن پانی روئی رکھتا گوشت اور زنا سور بھرے۔

**سوال** وہ پھانس اور کانٹا کس طرح سے نکالا جائے جو کسی عضو میں ایسا چبے کہ سوئی وغیرہ سے بھی  
باہر نہ آئے۔

**جواب** ملکی کا قول ہے کہ ایسی جگہ پر جہاں اس طرح سے پھانس یا کانٹا چبے زراوند مدح اشق کے  
ساتھ باریک پیسٹر کرکٹی دن تک رکھے یا قصب فارسی کی سنبر چڑیں لے اور باریک پیسٹر شہد کے ساتھ ملا  
اور اس جگہ پر کئی روز برابر لگائے یا ملک الانباط اور زیت کو گھلا میں اور افان الفار کو باریک پیسٹر میں  
ملا کر اس جگہ پر لگائیں پس یہ دوا اس پھانس یا کانٹے کو کھینچے گی اور باہر نکال دیگی۔

**سوال** تفرق الاتصال یعنی آپس سے جدا ہونا ہر عضو میں کیا کیا نام پاتا ہے جس نام سے جدا ہونا  
کہلاتا ہے۔

**جواب** کلیات قانون میں ہر مقام کے تفرق الاتصال کا جدا جدا نام ہے جس نام سے جراحوں کو  
علیج کرنے میں کام ہے پس اگر جلد میں واقع ہو تو تیج و قدش یعنی جھل جان کہلاتا ہے اور اگر  
گوشت میں ہو تو گرہ چپ نہ آتی ہو جراثیم یعنی زخم کھا جائے اور اگر پیپ آئے تو قفرہ یعنی ناسور  
نام پائے۔ اور اگر بڑی کے عرص میں ہو تو اس کو کسور



كسر اوان وقع في طوله كان صدعا وان وقع في عرض العصب سمي  
 بتر اوان وقع طولاً ولم يكن كشيء العدر سمي شقا وان كان عدده كثير سمي  
 شدة خاوان وقع في ظرف العضلة سمي بهنكا سوار كان في عصبته او في وتر اوان  
 وقع في عرض العضلة سمي خزاوان وقع في الطول وكبر غوره وقل عدده  
 سمي فدغاوان كثرت اجزائه وفشا وغار سمي رضا وفشا وباقيل الفسخ والاصن  
 والفسخ لكل ما يتفق في وسط العضلة كيف كان وان وقع في الشرايين  
 سمي ام الدم وان وقع في الاوردة سمي انفجار اوان اعترضها سمي قطعاً و  
 فضلاً وان نفذ في طولها سمي صدعا وان انفتحت فوهات سمي شبقاوان كان  
 في الاعشية والحجب سمي قنقاوان وقع بين جزئين من عضو مركب بفصل  
 احدهما عن الاخر من غير ان ينال العضو المتشابه الاجزاء تفرق اتصال  
 سمي انفصالا او قطعاً وان كان في عصب زال عن موضعه سمي فكاً.

السؤال التاسع عشر كم هي الفصول التي ينبغي لمن يطهر ان ينظر فيها  
 قبل التطهير وبعده

الجواب من رسالة احمد بن علي الفارسي في التطهير حيث يقول من يطهر  
 ان ينظر في سبعة فصول الاول ينبغي ان ينقي البدن قبل التطهير

یعنی ٹوٹ جانا کہیں گے اور اگر ہڈی طول میں ہو تو صدمہ یعنی پھٹ جانا سمجھیں گے اور اگر ہڈی کے عرض میں ہو تو برہینے کٹ جانا جاننا اور اگر طول میں دیکھو مگر کئی جگہ نہ ہو تو شق یعنی چر جانا ماننا اور اگر طول میں بھی ہو اور کئی جگہ پاؤ تو اس کو شق یعنی کھل جانا بتاؤ اور اگر عضلہ کے کنارے پر ہو تو وہ ہینک یعنی پردہ درسی ہے یعنی عضلہ کے ابرو نہ ہے خواہ چھا ہو خواہ وتر ہو مختصر یہ ہے کہ عضلہ کے کنارے پر ہو اور اگر عضلہ کے عرض میں ہو تو اس کو جڑ یعنی جدا ہو جانا کہیں گے اور اگر طول میں ہو اور نہایت گہرا ہو اور عدد میں کم ہو اس کو فوٹ یعنی کھل جانا کہیں گے اور اگر اس کے بہت سے اجزاء ہوں اور ظاہر ہو یا ہوں تو اس کو رض و فسخ یعنی ریزہ ریزہ ہو جانا اور کس جانا کہتے ہیں اور اکثر ہر قسم کے زخم کو جو عضلہ کے درمیلین میں شق و رض و فسخ یعنی چر ہو جانا اور کس جانا کہا کرتے ہیں یعنی ہر قسم کو ان میں سے اس زخم پر استمال کیا کرتے ہیں اور اگر شراہین میں کوئی زخم پیدا ہو تو وہ زخم ام الدم کہلاتا ہے اور اگر آوردہ میں ہو تو انشیر یعنی پھٹ جانا نام پاسے گا اور اگر کسی رگ جہنہ یا خیر جہنہ کے عرض میں ہو تو اس کو قطع و فصل یعنی رگ کا کٹ جانا اور جدا ہو جانا کہیں گے۔ اور اگر رگ کے طول میں ہو تو صدمہ یعنی پھٹ جانا بولیں گے اور اگر کسی رگ کا موٹہ کھل جائے تو اس کا نام شق ہے اور اگر مچلی یا پردے میں ہو تو وہ قیق ہے اور اگر کسی عضو مرکب کے دونوں جڑوں میں کوئی زخم ایسا پیدا ہو کہ ایک جڑ کو دوسرے سے جدا کرنا ہو بغیر اس کے کہ عضو مثلاً بہ الازہ میں تفرق الانفصال ہو یا اس کو انفصال اور قطع یعنی جدا ہونا اور اکھڑ جانا کہیں گے اور اگر کسی پٹھے میں ایسا ہو کہ وہ اپنی جگہ سے پٹ گیا ہو تو اس کو فک یعنی پھٹ جانا سمجھیں گے۔

**سوال** ۱۹ وہ کتنی عضلیں ہیں جو قبل تطہیر رہنے غصے کے، کبھی ماتی ہیں اور بعد تطہیر کے بھی غور کجاتی ہیں

**جواب** احمد بن علی نے اپنے رسالے میں سات عضلیں لکھی ہیں اور اس تفصیل سے ذکر کی ہیں۔

**اول** یہ ہے کہ قبل تطہیر کے بن کو مادے سے پاک کریں۔

الثاني في الاغذية التي تصلح لمن تطهر الثالث في كيفية القطع والالة التي  
يكون بها القطع الرابع في الذورات التي تقطع الدم الخامس في المراهيم  
التي تصلح له خاصة السادس في المياه التي تغسل الاحليل السابع في  
دخول الحمام والوقت الذي يجب فيه

السؤال العشرون ما هو المهرم المخصوص بالاحليل عند التطهير وفي اي  
وقت يعمل الجواب من رساله السوسي في التطهير قال مرهم بدع التركيب  
يصلح لادان الصبيان والادان الرطبة ويعمل في اليوم الثاني من  
التطهير صفته دهن ورد نصف رطل مردنج ربع رطل يدق وتخل حتى  
يصير مثل الكحل ويطبخ مع الدهن حتى يصير كالشمع لا يبلط اليد وينزل  
عن النار ويطبق عليه عشرة دراهم شمع مقصورا بيض واوقية سمن بقري  
وعشر الدراهم اقا قيا محرقة مغسولة بماذا لورد دقوقة منخولة وسبع الدراهم  
صبر السقوطري ويطبخ بنار لينه ويحرك دائما حتى يصير كالشمع ويرفع-

رأهم  
رأهم



دوسری وہ غذائیں جو مناسب ہیں دیں۔

تیسری قطع کرنے کی کیفیت اور نیز آکہ کو جس سے قطع کریں سمجھ لیں۔

چوتھی ان چھڑکنے کی دواؤں کو جو خون کو بند کریں۔

پانچویں ان مرتبوں کو جو اس کے واسطے خاص ہیں بنائیں۔

چھٹی اس پانی کو دیکھیں جس سے سورخ و زکوک و حلوائیں۔

ساتویں حمام کے جانیکہ یعنی کب حمام میں لیجائیں اور اس وقت کو جس میں ضرور نہلائیں۔

**سوال** وہ کونسا مرتبہ ہے جو تطہیر کے وقت سورخ ذکر پر لکھا جاتا ہے اور کس وقت میں وہ مرتبہ کام میں آتا ہے۔

آتا ہے۔

**جواب** رسالہ سوسی میں تطہیر کے مقام میں یہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ نامہ ترکیب کا ایسا ہے جو لڑکوں

کے بدنوں کو سزاوار ہے اور زبدوں میں بھی مددگار ہے اور تطہیر کے دوسرے دن کام آتا ہے وہ مرتبہ یہ ہے

جواب لکھا جاتا ہے روغن گل نصف رطل لیا جائے اور مردار سنگ چہارم رطل کوٹا جائے اور چھان کر ایسا

کہ سرمہ سا ہو پھر مردار سنگ کو روغن گل میں ایسا پکا جس کہ اس کو موسم سنا بنائیں تاکہ وہ ہاتھ کو نہ لگے پھر وہ

آگ پر سے آتے پھر اس میں دس دم سم سفید اور ایک اوقیہ چربی گائے کی اور دس دم اتاقیا جلا ہوا

اور گلاب سے دھویا ہوا اور کوٹا چھاننا ہوا اور سات دم صبر قوطری لیں اور سکو باہم ملا کر نرم لے کر پکائیں

اور برابر سکو ہلاتے جائیں تاکہ وہ موسم سا ہو جائے اور تیار ہو کر کام میں آئے۔



## الباب التاسع

فيما يآل عنه الجبر وهو عشرون مسألة

السؤال الاول ما هو العضو الصغيب الانخلاع والعضو السهل الانخلاع والمتوسط الجواب من الكتاب الرابع من القانون حيث ليقول السهولة الانخلاع مثل مفصل الركبة سلاست رباطه وهو سهل الاتاذا ايضا ومفصل المنكب قريبا من ذلك في المبازيل والصعوبة الانخلاع مثل مفصل الاصابع فانها لا تتحرك بل تنخلع قبل ان تنخلع مثل مفصل المرفق وكذلك روبا صعب واما المتوسط فمثل مفصل الورك فاصعب النخلع ما ينقطع معه رؤوس شظايا العظم الذي يلزق عظاما بعظم وقل ما يرجع الى حالته الطبيعية وكشف ذلك في راس الورك ثم في راس العنق وفي راس القديمين عند الكسر.

السؤال الثاني ما هي علامات النخلع وما هي علامات الميل وما هي علامات طول المفصل من غير نخلع - الجواب النخلع يحدث في المفصل انخفاضا ونحو غير معروف مثل ما يعرف في مفصل الرجل واظهر من ذلك في

## نواں باب

اُن چیزوں میں سے جو شکستہ بندوں کو چھپی جاتی ہیں اور اس میں بیس ال ہیں

**سوال** وہ کونسا عضو ہے جو سختی سے اکھڑتا ہے اور کونسا نرمی سے اور وہ جان دونوں صدروں کے درمیان ہے یعنی اکھڑتا اُس کا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے۔

**جواب** قانون کی چھٹی کتاب میں ہے کہ کھٹنے کا جوڑ سہل اکھڑتا ہے کسو اسٹے کہ اُس کے رہانات ہمارے اور اسی لئے وہ جلد تر چڑھ بھی جاتا ہے اور دلوں کے نشانے کا جوڑ بھی ایسا ہی ہے یعنی وہ بڑی آسان اکھڑ سکتا ہے۔ اور انھکیوں کے جوڑوں کا اکھڑنا دشوار ہے اور کہنی کا جوڑ بھی ایسا ہی مضبوط اور سخت ہے اس واسطے کہ یہ جوڑ اکھڑنے نہیں پاتے بلکہ اکھڑنے سے پہلے ٹوٹ جاتے ہیں بلکہ مشکل سے اپنی جگہ پر پھرتے ہیں اور بڑی تکلیف دکھاتے ہیں اور وہ متوسط جوڑ جن کا اکھڑنا ان دونوں صورتوں کے درمیان ہے وہ ایسے ہیں جیسے کولے کا جوڑ ہے کہ اُس کا اکھڑنا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے پس اکھڑنے میں سخت تر وہ جوڑ ہیں جن کے ساتھ میں ان چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کے سرے ٹوٹ جائیں جو ہڈی کو ہڈی سے چپکاتے ہیں۔ اور ایسا کم ہوتا ہے کہ جو ایسے جوڑ بھی حالت پر آئیں اور یہ صورت اکثر کولے کے سرے پر اور بازو کے سرے پر اور دونوں ٹخنوں کے سروں میں ٹوٹنے کی حالت میں پیش آتی ہے کہ ایسی ٹوٹ پھوٹ بہت کم اصلی صورت سے بن جاتی ہے۔

**سوال** جوڑ کے اکھڑ جانے کی اور طر جائے کی اور بغیر وکھڑی دراز جو جائی کی علامتیں بتاؤ اور جدا جدا تفصیل سناؤ **جواب** اکھڑ جانے کی صورت میں تو جوڑ میں ہستی اور گہراؤ پیدا ہوتا ہے جو خلقت معنوی کے سوا ہوتا ہے جیسا کہ پاؤں کے جوڑ میں پایا جاتا ہے اور اس سے زیادہ گردن کے جوڑ کے

مفصل البفق والمقايضة مما يخرج احسرا جاصحيا وهو ان يعتبر العلية  
 باختها الصحيحة واذا رايت المفصل يتحرك حركته الى جميع جهاته فليس به علة  
 متعلقة بالزوال واما علامات الميل فهو ان ترى تغيرا مع ثبوته في جانب  
 آخر مع ان بعض الحركة ممكنة واما علامات زيادة طول المفصل من غير خلع  
 فهو ان يكون كالمستعلق فاذا اوغمت ارتد الى موضعه الطبيعي من غير تكلف و  
 ان تركته عاد الى القدر العرضي وحدث غور ورجا دخل فيه الاصابع حيث  
 لا يكون اللحم شديدا لكثرة مثل المنكب -

نحو

القدر

السؤال الثالث كم هي انواع كسر القحف البسيط الجواب من الملكى ستة  
 حيث يقول ان الكسر الذي يعرض للقحف منه بسيط ومنه مركب وبسيط  
 منه ما هو في الراس ظاهر الى عمق الا انه لم ينفصل فيه العظم ولا زال عنه جزو لا  
 الى خارج ولا الى داخل ومنه شق يكون مع خروج العظم المكسور الى خارج  
 وقد يبرز العظم المكسور ومنه ما ينكسر القحف باجزاء كثيرة ويكون كسر العظام  
 قد صارت الى العمق فيما يلي الام الجافية ومنه ما يضر العظم المكسور الى اسفل  
 قريبا من الصفاق ومنه شق عظم الراس ومصيره مع دخول العظم الى داخل  
 ومنه النوع الشعري وهو شق وثيق يخفى عن الحس فلا يتبين رجا كان سببا للبلل

ينبر

اگر ٹوٹنے میں نظر آتا ہے اور صحیح عضو پر قیاس کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے یعنی ہمارے عضو کو جب تندرست عضو سے ملا کر دیکھیں تو مفہوم ہوتا ہے اور جب ہم کسی چور کو یہ دیکھو کہ وہ سب طرف کو حرکت کرتا ہے، تو یہ جانو کہ وہ کوئی علت اگھر جائے کی نہیں رکھتا ہے اور علامتیں مڑ جانے کی ہیں کہ اس جگہ پر گراؤ دیکھو اور اسکی دوسری طرف بلندی نظر آئیگی۔

اور باوجود اس کے بعض حرکت بھی ممکن ہوگی اور جوڑے دراز ہو جائیں گے اور انہیں لہر لہر چاہیے ہیں کہ وہ ٹکارتا پایا جائیگا اور اگر اسکو دبا میں گئے تو بے تکلف اپنی جگہ پر جائے گا اور اگر چھوڑ دیتے تو وہ اپنی جگہ پر نہیں آئے اور اس میں گڑھ بھی خود پیدا ہوگا بلکہ دبا سننے واسطہ کی انگلیاں بھی اٹھیں گی اور یہ عقوبت ایسی جائے پیش نہیں آتی کہ جس جگہ پر کوشش نہ ہوگا جیسے کا ندستے کا بڑھتے کہ اس کا یہی توڑ موٹے سوال۔

جواب۔ مٹی میں چھبھی ہیں اور اس تفصیل سے بیان کی ہیں کہ کھوہری کا ٹوٹنا یا سبب ہے یا مرکب ہے۔ کوئی اچھا ہوتا ہے اور کوئی موت کا سبب ہے پس سبب کی قسم ہے بعضی وہ ہے کہ سر پر چوٹ لگے اور اس میں تڑا جا ہو مگر نہ تو کوئی ہڈی ہوا ہو اور نہ کوئی جڑوں کا باہر کو یا اندر کو نکل آئے۔

اور بعضی ایسی چوٹ ہے کہ چوٹ جائے اور ہڈی ٹوٹ کر باہر نکلے۔ اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ کھوپڑی کے کئی اجزاء ہر گئے اور ہڈیاں کو بھی ایسی سنگست ہو کر ہر جافہ کے قریب اس کا گڑھا پھینچے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ ہڈی نیچے کی طرف ٹوٹے اور نزدیک ہر صفاق سے اور بعض رہے ہٹا ہے کہ سر کے اوپر آئے اور ہڈی ایسی ٹوٹے کہ اندر کو گھس جائے۔

اور بعض وہ چوٹ ہے کہ بال کی طرح باریک لگے گی اور دکھائی نہ دیگی اور نہ ظاہر ہوگی اکثر ایسی چوٹ ہلاکت پیدا کرے گی۔



السؤال الرابع ما هو التبرشم وعلى كم وجه يكون الجواب من الملكي حيث  
 يقول واما التبرشم فليس هو شق العظم ولكنه عطف العظم الى داخل  
 ويعقده من غير ان تفصل الصالة كالذي يعبر عن لآنية الرصاص والفضة  
 اذا صدها جرم اصلب منها وهو على وجهين وذلك انه اما ان تبرشم سكة  
 كلمة حتى انه كثيرا ما يدفع ام الدماغ واما ان يصعد عظم الراس لسطح الام  
 التي على الفتحف -

السؤال الخامس ايا اسرع علاجا واسهل لعظم المكسور المتبري او العظم  
 المكسور غير المتبري الجواب من الملكي المتبري اسهل وذلك لان  
 المتبري يمكن فيه المسك والمد والتسوية وورده الى شكله وغير المتبري لا يمكن فيه  
 السؤال السادس ايا اسرع برز في كسر الذراع كسر القصبة الغليظة او  
 الدقيقة او كسرهما الجواب من الملكي اما كسرهما معا فاصعب علاجا و  
 اشد نكايه ولا سيما ان اكسر في موضع واحد واما كسر الغليظ فهي البطاير  
 واما كسر الاوق فهو اسرع برز

السؤال السابع ما هو الخلع ما هو زوال المفصل الجواب من الملكي ان  
 الخلع هو خروج زائدة العظم من حفرة المركبة فيها فان كان الخروج

**سوال** بڑی کا دب جانا کیا ہے اور کس وجہ سے ہوتا ہے۔

**جواب** لمبی میں نکھایا ہے کہ دب جانا بڑی کا یہ ہے کہ بڑی نہ ٹوٹے لیکن اندر کی طرف کو مڑ جائے اور اس میں اگر ہڈی جائے مگر بڑی جدا نہ ہونے پائے جیسا کہ سب سے باجا ہندی کے خلاف میں گڑھا ہوا جاتا ہے جب کسی سخت چیز سے ٹکراتا ہے اور یہ دباؤ و صورت سے ہوتا ہے یا تو کھوپڑی کی تمام اونچائی ایسی دب جاتی ہے کہ امروغ کھوداتی ہے یا ایسی ہوتی ہے کہ بڑی سر کی مٹھتی سے جو قف کے اوپر ہے پڑھ جاتی ہے اور تکلیف پڑھ جاتی ہے پس اول صورت کو توڑ دھکیا اور دوسری صورت کو گھڑا کہتے ہیں۔

**سوال** کس کا علاج جلد اور آسان تر ہے یا اس کا جو ٹوٹے اور شکستہ کی نوبت نہ آئے۔

**جواب** اس کا جواب لمبی سے عیاں ہے کہ کئی ہوئی بڑی کا علاج آسان ہے اس لیے کہ اس میں پہلے اور کھینچنے اور برابر کر کے کا اور اپنی اصلی شکل کی طرف پھیرنے کا امکان ہے اور بڑی جو کٹی ہوئی نہ ہو اس میں یہ امور ناممکن سمجھو۔

**سوال** ہاتھ کی بڑی ٹوٹ جانے میں کونسی جلد تراچی ہو جائیگی یا مٹھی بڑی ٹوٹی یا باریک یا دونوں کا مٹھنا

**جواب** لمبی میں لکھا ہے کہ دونوں ہڈیوں کی شکست کا علاج بہت سخت ہوتا ہے اور تکلیف بھی بہت دیتا ہے خصوصاً جب وہ دونوں ایک ہی جگہ سے ٹوٹ جائیں تو بہت مشکل سے جڑیں اور بہت ایذا دیں اور اگر مٹھی بڑی ٹوٹے تو دیر میں جڑے اور اگر باریک بڑی ٹوٹ گئی ہو تو بہت جلد چھی ہو۔

**سوال** اکھڑنا جوڑ کا کیا ہے اور ہٹ جانا کیا ہے۔

**جواب** لمبی میں لکھا ہے کہ اکھڑی ہوئی بڑی جب ہوگی کہ چول سے بالکل باہر نکل آئیگی۔

يسيرا ولم يبرز من الحفرة لا يقال له خلع لكن يقال له زوال المفصل  
السؤال الثامن ما الذي يعرض من انخلاع عظمي الفك اذا تركا واهللا  
الجواب قال صاحب الملكي فانه ان تركا ولم يُرَوا حدث عن ذلك  
اعراض روية منها حميات دائمة وصداع دائم وذلك ان عضل الفكين  
اذا تغيب عن موضعه تمدد وجذب معه عضل الصدغين ودهما وعرض  
من الصداع الشديد ويحدث لصاحب هذه الحال اسهال وسقي  
مرتين صرنيين وكثيرا ما يموت في العاشر.

السؤال التاسع كم هي الوجود الاكثرية التي يخرج مفصل الورك اليها -  
الجواب من الملكي اربعة احوال ان ينتقل عن موضعه الى داخل الثاني ان  
ينتقل عن موضع الى خارج الثالث ان ينتقل الى قدام الرابع الى  
خلف وانتقاله الى قدام اقل ما يكون والى داخل اكثر ما يكون -

السؤال العاشر كم هي اوجه الخلع التي تعرض لمفصل الركبة -

الجواب من الملكي ثلثة احوال ان يخلع الى داخل والثاني الى خارج  
الثالث الى خلف وليس يخلع الى قدام لان فكلته الركبة تمنعه من ذلك  
السؤال الحادي عشر ما الذي يجيب على المحب ان يتأمله -

اور اگر کچھ کم ٹھکی ہو تو وہ اتنی کہلائی گئی اکھڑی ہوئی بنیں کہلائی گئی۔

**سوال** کیا کیا باتیں پیش نہیں آکر جڑ سے کی دونوں ٹڈیاں اکھڑ جائیں اور ان کے علاج میں کمی نہ کریں

اور علاج چھوڑ دیں۔

**جواب** صاحب ملکی نے لکھا ہے کہ اگر جڑ کی ٹڈیوں کو چھوڑ دیں اور ان کی اصلی جگہ کی طرف نہ ہیریں

تو برس برس عارضے پہاڑوں اور ٹھیکیں چھوڑ دیں جب ہمیشہ رہے در، سر بھی پہاڑ ہوتا رہے اس واسطے

کہ دونوں جڑوں کے غصے جب اپنی جگہ سے سرکس تو راز ہو جائیں گے اور اپنے مانڈ کپڑوں کے غصوں کو

بھی پہنچ لائیں گے اور اس سبب سے در و سر ہوا ورنے اور اسہال و غراومی باہر ہوا اور صاحب مرض ہرگز شفا

نہ پاسے اکثر دسویں دن مر جائے۔

**سوال** کوئلے کا جو کتنی صورتوں کی طرف نکلتا ہے جب اپنی اصلی جگہ سے ملتا ہے۔

**جواب** ملکی میں لکھا ہے کہ دو چار صورت ہر جگہ ہے ایک وہ ہے کہ جڑ اند کی طرف ٹھکی آئے جیسے تندرست

کوئلے کے سامنے پایا جائے دوسرے یہ کہ باہر کی جانب نکلتے جب اپنی جگہ سے ٹھکی اور باہر کی جانب وہ کہلاتی

ہے جو بدن سے دونوں طرف خالی پائی جاتی ہے تیسرے یہ ہے کہ جو آگے کو نکل آئے پچھلے پہلے کہ پچھلے

یعنی پشت کی جانب نکل جائے گرتے کی طرف کو کمتر نکلتا ہے اور پشت کی جانب اکثر

**سوال** غصے کا جڑ کے علاج سے اکھڑ جاتا ہے اور کس کس صورت سے نظر آتا ہے۔

**جواب** ملکی میں تین صورتیں لکھی ہیں اور تفصیل سے کہی ہیں۔

۱۔ یہ ہے کہ اندر کی طرف کو اکھڑ جاتا ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ باہر کی طرف نظر آتا ہے۔

۳۔ پشت کی جانب اکھڑ جاتا ہے مگر آگے کے رخ کبھی نہیں جوتا کہ اس واسطے کہ کھٹے کا آب مسکور و کتا ہے۔

**سوال** شکستہ بند پر کس کس چیز کا سوچنا واجب ہے اور کیا کیا سکون مناسپ ہے۔

الجواب من القانون قال ويحب على الجبر ان يتامل ميل العظم المكسور  
فانه يجد عند الجهة التي الميل اليها صدمة وعند الجهة المميل عنها تقعيبر او  
اكثر ما لفيطن لذلك باللس وايضا فان الوجع يشتد في الجهة التي اليها  
الميل ويحب عليه ان يميزه على موضع الكسر في كل حال امرار الى  
فوق والى اسفل بالرفق ولا يجب ان يعتبر بالاستواء المحسوس بالبصر قبل  
تمام العافية فان الورم قد يخفى كثيرا من الاعوجاج ويحب ان يبادر الى  
جبر ما كسر فيجده في يومه فانه كلما طال كان ادخاله اسر والآفات فيه  
اكثر وخصوصا العظام التي يحيط بها عضل -

السؤال الثاني عشر ما هو الوقت الذي يستعمل فيه الجبائر الجواب من  
القانون هو بعد ثمانية ايام وما فوقها الى ان يؤمن الآفات وكلما عظم العضو  
وجب ان يوضع الجبائر وكثير ما يجب الاستعجال في ذلك آفات  
لكن تجعل ما يقوم مقامها من جودة الرباط بالعصائب وجودة النضبة فان لم  
يكن ذلك فلا بد من الجبائر وفي اول الامر ويحب ان يلزم الجبائر الرباط  
الزاما محكما ويكون عند الكسر ويحب للضرورة ان تحل الرباطات في كل  
يومين في اول الامر وخصوصا ان حدثت حكة فاذا مضى السابيع <sup>الشر</sup>

**جواب** شیخ نے قانون میں کہا ہے کہ شکستہ بند پروا جب ہے کہ ٹوٹی بڑی کا رخ دیکھے کہ کدھر مڑا ہے جدھر ٹہری نے رخ کیا ہے وہ شکستہ بند بلند می پائے گا اور جہاں سے وہ بڑھی پھری ہے گرد با نظر بیگا اور یہ بلندی اور پستی جو پائی جاتی ہے ہاتھ لگانے سے ہاتھ آتی ہے اور نیز اُس طرف میں جدھر ٹہری نے رخ کیا ہوگا درد بھی نہایت سا ہوگا اور شکستہ بند یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی جگہ پر ہر حال میں ہاتھ بھی پھیرنا چاہئے اس طرح ہر کہ کبھی اوپر سے نیچے کو اور کبھی نیچے سے اوپر کو زحمت سے ہاتھ پھرتا آئے اور یہ واجب نہیں کہ اگر آنکھ سے اُس مقام کو نقلِ صحت کے برابر دیکھے تو اسکو معتبر سمجھے اس واسطے کہ دم اکثر خم کو چھپا دیتا ہے اور اُس جگہ کو برابر دکھا دیتا ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی بڑی کے باند بننے میں جلدی کو کام میں لائے اسی دن باندھے دیر نہ لگائے اس واسطے کہ جھنڈو دیر لگانے کا ڈی کا داخل کرنا دشوار ہو جائے گا اور بہت سی آفتیں پیش آئیں گی جو فتنیں لائیں گی خصوصاً اُن بڑیوں میں جنکو عضلوں نے گھیر رکھا ہے دیر کرنا بہت بُرا ہے۔

**سوال** وہ کونسا وقت ہے جب کھچیاں چڑھائیں۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ پانچ دن بلکہ اُن سے سوا کے بعد پٹیاں عمل میں لائیں یہاں تک کہ اور فتنوں سے امن پائیں اور جس قدر عضو کو بزرگ دکھیں واجب ہے کہ اسی قدر اُسپر کھچیاں پاندھیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھچیاں چڑھانے کی جلدی سے بہت آفتیں پیش آتی ہیں اور علاج میں از سرِ دقتیں دیکھتی ہیں پس کھچیاں چڑھانے میں جلدی نہ کرے اور اسکی بندش بند اور پٹیوں سے خوب کریں اور ٹوٹی بڑی کو ٹھکانے سے بچا دیں اگر غالی پٹیوں کے باندھنے سے بڑی کا بیٹھنا اپنی جگہ پر ممکن نہ سمجھو تو کھچیوں کا باندھنا ضرور ہے اگرچہ اول ہی وقت ہوا اور واجب ہے کہ کھچیوں کی بندش محکم باندھیں مگر ٹوٹنے کے وقت کریں جو کچھ کریں دیر کو اُس میں دخل نہ دیں۔

اور جب ہے کہ ہر دو دو دن کے بعد بندش کو شروع ہی سے کھولتے جائیں خصوصاً جب اُس مقام میں

خارش پائیں اور جب سات دن بندش پر گزر جائیں

فيخل في كل اربعته ايام او خمسة ويرحن قليلا من الرباط فان امكنك  
البقار الجبار ولو عشرين يوما ولم تكن مضرة فلا تحلبها-

السؤال الثالث عشر ما قاعدة الجبر الجواب من القانون الجبر قاعدة  
مد العضو بمقدار ما ينبغي فان الزيادة فيه تشنج وتولم ويحدث فيه حميات ووجع  
عرض منه استرخاء وذلك في الابدان الرطبة اقل ضرر لمواتاتها للمد و  
التقصان منه يمنع جودة الاستيام والتنظم وهذا في الخلع والكسر سوار  
ويجب ان يسكن العضو ما امكن الا احيانا بقدر ما يحتمل اذ لم يكن آفة او ورم  
لئلا يموت طبيعته العضو ويجب ان يحذر الايجاع الشديد عند المد والشدة في  
الكسر والخلع معا-

السؤال الرابع عشر ما من لعظام لا تثبت عليها وشبه الجواب من  
القانون في الكتاب الرابع في ذكر اصول الجبر والربط قال والمراد في  
اشتر الجبر حدوث الدشب فيما ليس لها حركة كعظام الراس فانها  
لا تثبت عليها وشبه-

السؤال الخامس عشر كيف يكون الشد اذا كان الكسر بالطول وهل هو  
مثل الشد اذا كان الكسر بالعرض ام لا الجواب من الكتاب الرابع

تو ہر چھ دن یا پانچ دن کھولیں اور اُس دن سے بندش کو منظور اذھیل کریں اگر کچھ چوں کا رکھنا  
میں دن تک ہو سکے اور کوئی مضرت بھی نہ دے تو پٹی نہ کھولے اور اسی طرح بندی رکھے۔

**سوال** بندش کا قاعدہ کیا ہے اور حکیموں نے کیونکر تجویز کیا ہے۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ قاعدہ بندش کا کھینچنے میں یہ ٹھیک ہے کہ اتنا کھینچے جتنا چاہیے ہے اس واسطے  
کہ زیادہ کھینچنے سے تشنج ہوتا ہے اور درد دیتا ہے اور تپ پیدا کرتا ہے اور اکثر اوقات استرخا بھی ہو جاتا ہے  
اور یہ زیادہ کھینچنا تریبوں میں کم ضرر پہنچاتا ہے اس واسطے کہ تریبوں میں آسانی سے کھینچا جاتا ہے اور  
بہت تکلیف نہیں پاتا ہے اسی طرح کھینچنے میں کمی کرنا اچھی طرح سے محرم کو نہیں جھڑاتا تو پٹی باندی کو درست نہیں کرتا  
اور یہ زیادتی اور نقصان کا نہ رٹوٹ جائے اور اکھڑ جائے میں برابر ہے پس اعتدال سے باندھنا ہر حال  
میں بہتر ہے اور واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کو جلد ممکن ہو سنگین سے ملے کسی وقت میں اُس قدر کہ جس کو ہمارا  
اٹھا سکے منظور یعنی بھی کرے جب کوئی آفت یا دم نہ دیکھے تاکہ سختی سے طبیعت عضو کو مر نہ جائے اور وجہ  
ہے کہ بہت دیر دینے سے کھینچنے اور باندھنے میں ڈنڈا رہے اور اس امر کو ٹوٹے اور اکھڑنے میں برابر سمجھے۔

**سوال** وہ کونسی ہڈی ہے جس پر دُش بد یعنی گرہ نہیں بندھتی۔

**جواب** قانون کی چوتھی کتاب میں اسی شکستہ بندی کے باب ذکر اصول جہر و ربط میں یہ لکھا ہے کہ  
مراد اثر جہر سے یہ ہے کہ اُس جگہ جہاں حرکت نہ ہو دُش بد پیدا ہو یعنی ایک گرہ سے مثل غصروں کے اُس جگہ جو بیاں  
جو سولے سر کی ہڈیوں کے کُآن میں وہ نہیں اُگتا ہے۔ اور سب جگہ پیدا ہوتا ہے۔

**سوال** جب کوئی ہڈی طول میں ٹوٹ جائے تو اُسکی بندش کو نکر عمل میں آئے یا اس کو اسی طرح سے  
بندھیں جیسے عزم کی ٹوٹی ہڈی کو باندھیں یا عرض کے خلاف بندش کریں۔

**جواب** قانون کی چوتھی کتاب میں۔



من القانون حيث يقول واما الكسر بالطول فيكتفى فيه ان يلزم الحشو  
 بشد شديد اشد مما في غيره ويبلغ في غمزه الى داخل واما الكسر الذي  
 في العرص فيجب ان يقوم العظمان على استقامة في غاية ما يمكن  
 ويراعى ذلك من جهة الاعضاء السليمة ونظير بل هي من هذا العظم مجاذية  
 لنظيرها من العظم الآخر ثم يحبس ويراعى الشظايا والزوائد وتلحم وتشد على حكم  
 السؤال السادس عشر ما هي الاشياء التي تصلب المشد

الجواب من القانون لابن سينا هي النطولات القابضة اللطيفة  
 والاضمة التي يشبهها مثل طينج الاس ووهنه والطلا بما روى الاس و  
 جبه وطينج شجرة القرط وطينج اصل الدر دار وطينج ورقه فانه ملحم مصلب  
 والضماد المتخذ من الماش وخصوصا اذا جعل فيه زعفران ومرعون بشر  
 ريحاني جيد جدا وقشور الطلع جيدة ايضا

السؤال السابع عشر هل مدة الانجبار في الاعضاء كلها مدة واحدة او هي مختلفة باختلاف  
 الاعضاء فالحكاية مختلفة فامثانها الجواب من القانون مدة الانجبار مختلفة فمن  
 ذلك ان الانف تجبر في عشرة ايام والضلوع في عشرين يوما والداغ وما يقرب منه  
 في ثلثين الى اربعين والفخذ في خمسين وربما امتدت اليد في الفخذ الى ثلثة اشهر او

یہ لکھا ہے جو شیخ الرشید نے کہا ہے کہ اگر کوئی بڑی طہل میں ڈسٹے تو لانا ہے کہ اس عضو کو جس کے باندھیں اور خوب سا اس کو اندر کی جانب دبا لیں اور اگر عرض میں ٹوٹی پائیں تو وجہ بندہ کہ وہ نوں پیریاں جہاں تک ہر بندہ سیدھی کچا لیں اور ان کو درست عضو کے مقابل کریں اور انکو سامنے کی پڑیوں سے ملا کر دیکھیں بجا ازاں بندہ باندھیں اور کنارہ وغیرہ کو بھی خوب غور کر لیں۔

**سوال** وہ چیزیں کون کونسی ہیں جو دشبند کو سخت کرتی ہیں۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ وہ لطیف اور قاضی تڑپ سے ہیں اور ایسے ہی ضما بھی ہوتے ہیں۔ بندہ جو شکیا ہوا اس اور اس کا روغن ہے اور طلاہ اس کی پتی اور اس کے تخم کا معین ہے اور جو شکیا ہوا دشت طہ اور جو شکیا ہوئی چڑورا کی اور اس کی پتی کہ ہر ایک ان میں سے گوشت اگاتی ہے اور اس جگہ کو سخت بناتی ہے اور وہ لپ جو مونگ کے آٹے سے بنا ہو خصوصاً جب زعفران اور مر اس میں ملا کر عمدہ شراب ریحانی سے خوب گوندھا ہو اور چھلکے شگوندہ خرا کے اس باب میں بہت اچھے ہیں جلد تر نفع دیتے ہیں۔

**سوال** ایامت بندش سب اعضا کی ایک ہی ہے یا ہر جگہ کی جدا جدا ہے اگر جدا جدا ہے تو اوکی مثال کیسے۔

**جواب** مدت بندش کی ہر عضو میں جدا جدا ہے چنانچہ قانون میں اس طرح لکھا ہے کہ اگر کسی کی ناک میں چوٹ آئے تو وہ دس دن تک باندھی جائے اگر پسلی میں چوٹ لگے تو وہ بیس روز تک بندھی رہے اور دماغ میں اور جڑا کے قریب ہوئیں یا چالیس روز تک بندھے اور ران میں پچاس دن تک بندش رہے اور کبھی ایسا ہو کہ ران کی بندش کی مدت تین مہینے تک یا چار مہینے تک کھینے اور کلائی اکثر اٹھائیس دن تک بندش پائے تب مریض کو کل آئے

الرابعة والسابعة بما انجز في ثمانية عشر من يوم او قد ذكر ذلك في كسر الساعد.  
 السؤال الثامن عشر ما هي الاسباب التي لاجلها يعسر جبر العظم الجواب كثرة  
 التشنج او كثرة صل الرباطات وريطها او الاستعمال للحركة او قلة الدم  
 اللدج في البدن او قلة الدم مطلقا ولذلك يقبل انجبار العظام في الممرتين  
 (المنهولين)  
 والناقبين -

السؤال التاسع عشر ما تقول في كسر العقب - الجواب من القانون  
 انكسار العقب صعب وعلاجه عسر واكثر ما ينكسر اذا سقط الانسان من  
 موضع عال وربما عرض رض عظيم مع سيلان دم الى بطون العضل  
 يجر فيها ويودي الى عسر ارض عظيمة فاذا انجز العقب كان المشي عليه  
 موجعا واذا لم انجز العقب على ما ينبغي لطل الانتفاع به -

السؤال العشرون كيف وضع العقب وما المنفعة به الجواب من القانون  
 هو موضوع تحت الكعب صلب مستدير الى خلف ليقاوم المصاكات والآفات فليس  
 الاضفل بحسن استواء الوطى وطباق القدم على المستقر عند القيام خلق مقدره الى العظم  
 ليستقل بعمل البدن خلق مثلنا الى الاستطالة يدق سير السير حتى ينتهي ويصيح عن الانحصر  
 الى الوحشي ليكون تغيير الانحصر متدرجا من خلف الى متوسطه

چنانچہ اسی کتاب میں اس باب میں بھی ذکر ہو چکا ہے جو جتنے یہاں لکھا ہے۔

**سوال** وہ کیا کیا سبب ہیں جسے ٹہی کا جڑنا بہت دشوار ہوتا ہے اور علاج اس کا ارس و کار ہوتا ہے۔

**جواب** کثرتِ نطول کی اور بہت کھولنا اور باندھنا اور حرکت دینے میں جلدی کرنا اور چپکے خون کا بہن میں کم ہونا بلکہ مطلق خون ہی کا کم ہونا بلدی کو جڑنے نہیں دیتا ہے اور اسی وجہ سے دُبلے پتلے آدمیوں میں ٹہی کا جڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

**سوال** کیا کہتے ہو ایڑی کے ٹوٹ جانے میں اور بعض کے تکلیف اٹھانے میں۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ ٹوٹنا ایڑی کا دشوار تر ہے اور علاج اس کا اس سے بھی ظہور کرے ایڑی اکثر تپ ٹوٹتی ہے جب انسان اونچی جگہ سے گر جاتا ہے اور کبھی ایڑی کا چوراہہ کر رہو بہت آہستہ یہاں تک کہ خون عضلاتوں کے اندر تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں مہم جاتا ہے اور بہت بڑے غارتوں میں لانا ہے پس جب ایڑی جڑ جاتی ہے تو چلتے میں درد دیتی رہتی ہے اور اگر نہ جڑی تو کام سے جاتی رہتی ہے۔

**سوال** ایڑی کی تعلقت بناؤ اور اسکی منفعت جتناؤ۔

**جواب** قانون میں لکھا ہے کہ خدا سے تعالیٰ نے ایڑی کو ٹخنے کے نیچے لکھا ہے اور سخت اور پیچھے کی طرف سے گول پیدا کیا ہے تاکہ جہاں جہاں پاؤں پڑتا جائے اور جو آفت کھٹ پاپہ پیش آئے اسکو اٹھائے اور نیچے سے صاف اور یکساں پیدا کی گئی تاکہ رفتار برابر ہو اور ہموار ہو اور کھڑے ہوئے وقت قدم قیام کا بہت اچھی طرح ہے۔ اور مقدار اسکی بڑی رکھی گئی ہے تاکہ بدن کا بوجھ اٹھانے میں مستحق رہے اور شدتِ مستطیل بنی ہے آگے کو تھوڑی تھوڑی پہلی ہوتی گئی ہے یہاں تک کہ انتہا کو نہ چمک پاؤں کے گز سے میں چھپ گئی ہے تاکہ تلوے کا گرہا پچھلے سے ہدیج درمیان میں آئے یعنی کم کم گڑھا پڑتا جائے چنانچہ دیکھو ایڑی کچھ اونچی ہے اس سے آگے کو کچھ نیچی اسی طرح نیچی ہوتی ہوئی گڑھے میں غائب ہو گئی ہے چھپ گئی تک ایڑی کی بڑی نہیں پہنچی بلکہ وہ غلط بروی ہے

## الباب العاشر

في مسائل من اصول هذه الصناعة هو عشرون مسألة

السؤال الاول ما حجة من قال ان الاسطقات ليست اكثر من احد الجوانب من اشغال ابن سينا انه لما رأى الاشياء الطبيعية تتغير بعضها الى بعض وكل متغير فان له شيئا ثابتا في التغير هو الذي يتغير من حال الى حال فيجب من ذلك ان يكون لجميع الاجسام الطبيعية شئ مشترك محفوظ هو عنصرها -

السؤال الثاني ما حجة الذين قالوا ان الاسطقس هو النار -

الجواب من الشفا وذلك انهم يرون ان النار كثيرة الجوهر ثم استحقوا حجم الارض والمار والهوار في جنبته اذ السموات المشقة والكواكب المضئية كلها عندهم نارية وحكموا بان الجرم الاكبر مقداره هو الاولى ان يكون عنصرا وخصوصا ولا جسم صرف في طبيعته من النار وان الحرارة هي المدبرة في الكائنات كلها وما الهوار الا نار متقترنة بهر والنجار وما البخار الا مار يتخلل وما المار الا نار متكثفة وهو الكثيف ولو كان للبرد عنصر تصوره ولم يكن له براد امر اضايع من ذلك العنصر لو اكد كان في العناصر بار وبرد في وزان شدة حر النار -

بشيء

بشيء

متقترنة

## وسوال باب

طب کے اصول کے بیان میں ہے وہ بھی بیس سوال ہیں

**سوال** اس شخص کی حجت کیا ہے جس کے نزدیک ایک ہی اقسط یعنی مادہ سب کا ایک ہی ہے اس پر یاد نہیں  
**جواب** ابن سینا نے شفا کے فن ثالث طبعیات کی تیسری فصل میں یوں لکھا ہے کہ جب ہم نے یہ دیکھا ہے  
کہ طبعی چیزیں جو بدل جاتی ہیں تو ایک سے دوسرے کی صورت پانی میں اور ہر شے میں ایک جنیفات و بحال جاتی  
ہے ہر ایک حال سے دوسرا حال پانی ہے پس واجب ہوا کہ تمام طبعی جسموں میں ایک چیز شے ایک محضہ ہوا ہر شے  
اور وہی ان اجسام کا عنصر ہے۔

**سوال** ان لوگوں کی حجت بتاؤ جو آگ ہی کو عنصر مانتے ہیں اور اس کے سوا کسی چیز کو مادہ نہیں جانتے ہیں۔  
**جواب** کتاب شفا سے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کو شہرہ المجرہ دیکھتے ہیں اور زمین اور پانی اور ہوا کو اس کے  
مقابلے میں بہت ہی کم جانتے ہیں اس لیے کہ آسمان شفاف اور روشن ستارے سب کے سب اس کے نزدیک  
ناری ہیں اور وہ کلمہ لگاتے ہیں کہ جس جسم کی مقدار زیادہ ہو اسی کو عنصر اور مہل ہونا چاہیے اور کوئی جسم اپنی  
میں آگ سے زیادہ خالص اور صرقت پر نہیں اور تمام کائنات میں آگ ہی پھیل ہوئی ہے۔ ہوا کیا ہے آگ ہی  
تو ہے جو ابھرت کی سردی سے ٹکئی۔ ابھرے کیا ہیں وہ پانی تحلیل شدہ ہے۔  
اور پانی کیا ہے وہ آگ شکست اور ہوا شکست ہے۔

اور اگر برووت کے لیے کوئی عنصر خاص ہوتا اور برووت ایک عارضی چیز نہ ہوتی جو ایک ہی عنصر کو یکے بعد  
دیگر عارض ہوتی ہے تو عناصر میں ایک عنصر ایسا بھی بار دیا جاتا کہ جسکی برووت آگ کی شدت حرارت کے  
مقابلے میں ہوتی۔

السؤال الثالث باحجة الذين قالوا ان الاسطقس واحد وهو الهواء الجواب  
من الشفاة انهم قالوا ان معنى الرطوبة اثبت في الهواء منه في النار فلذلك  
مطاعته للمعنى المذكور اشد وما النار الا هوار شكاث والمتكاثف اقرب  
الى ايمس منه اقرب الى التخلخل واما الارض فهو ما عرض له الشكاث الشديد  
كما تراه من انقعاك كثير من المياه الساكنة حجارة واما النار فلم يست هي الا هوار  
استندت به الحرارة فرام سموا-

السؤال الرابع باحجة من قال ان اسطقسات الاجسام هي اثنان وهما  
النار والارض الجواب من الشفاة لابن سينا قالوا ان سائر الاسطقسات  
تسبيل آخر الامر الى بدين الطرفين والطرفان لا يستحيلان الى اسطقسات  
اخرى خارجة عنها فيها اللذان نخل سائر ما بينهما ولا يخلان الى شئ آخر  
فيهما الاسطقسان ولذلك هما بالغان في الخفة والشغل والاخران يقصران  
عنها واذا حركت اسطقسية الاثنان فالاعلم في الاثنين هو الاسطقس  
والنار والارض بالقياس الى غيرهما اقلان ولا شئ اعلم منهما ثم الهواء  
نار جامدة منفردة مشبعة بالماء التبخر والمار ارض متخللة ساكنة خالطتها نارية  
فهي اخف من الارض-

**سوال** انکی حجت کیا ہے جنہوں نے نقطہ ہوا کو عنصر کہا ہے۔

**جواب** شفا میں لکھا ہے کہ ان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ چونکہ نشے رطوبت کے ہوا میں پانی کی رطوبت کے  
منے سے ہوا ہے جاتے ہیں پس وہ منے مطاوعت میں زیادہ تر کام میں آتے ہیں یعنی جس چیز میں  
رطوبت ہوا ہوگی وہ ہر چیز کے بنانے میں بہت کارروا ہوگی اور پانی کچھ بعد انہیں ہے بلکہ وہی ہوا ہے جو  
گڑھی کیفیت ہو کر پانی بن گئی ہے اور گڑھی چیز یہ نسبت تغافل کے خشکی سے بہت فریب ہوتی ہے پس زمین  
وہ وہی ہوا ہے جو پانی بنی اور پانی سے زمین ہو گئی ہے کیا کہ ہمارے مشابہ سے میں اکثر آتا ہے کہ رواں پانی ہم کو  
پتھر بن جاتا ہے اور آگ بھی وہی ہوا ہے کہ جب مارتے آگ میں شدت کی تو اسے آدہ کا قصد کیا۔

**سوال** ان لوگوں کی کیا حجت ہے جن کے نزدیک آگ اور خاک ہی دو عنصر جسم کے ہیں ان کے۔  
اور نہیں کہتے ہیں۔

**جواب** شفا میں لکھا ہے کہ جو مادہ بہ نسبت وہ آگ یا خاک ہی ہو جاتا ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ دونوں  
مادے ہر جسم کے ہیں اور تمیز کوئی نظر نہیں آتا ہے اور یہ دونوں خود کسی اور کے ساتھ بدل نہیں جاتے پس آگ  
سے یہی دو مادے ہر جسم کے نظر آتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ دونوں اپنی گرائی اور سبکی میں ایسے ہیں کہ ہوا  
اور پانی ان جیسے نہیں ہیں معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایسے نہیں اور نیز اس وجہ سے یہی دونوں مادے سمجھے  
جاتے ہیں کہ ان کے ہوا اور میں حرکت اظہت یہ نہیں پاتے پس حرکت اظہت انہیں دونوں میں اکثر ہے۔  
اور ہوا اور پانی میں کتر ہے کس واسطے کہ ہوا تو یکدم ہی ہوئی آگ سے جو گرم پانی کے سبب سے خود گرم اور جاری  
ہے اور پانی وہ ٹھیل ہوئی خاک سے جو جاری ہے اور آگ کی آمیزش سے ناری ہے پس اس وجہ سے زمین  
کی نسبت بہت ہلکا ہے یعنی آگ سے اس کو گھلا کر پتلا کر دیا ہے۔



السؤال الخامس ما حجة من قال ان الاسطقات اثنان وهما الارض  
 والماء الجواب يرون ان حاجة المركبات الى الرطب واليابس كما انها  
 تحتاج الى الرطب لتقبل التخليق كذلك تحتاج الى اليابس لحفظ التخليق  
 فان الرطب كما انه سهل القبول لذلك فهو ايضا سهل الخلع له واليابس  
 كما انه صعب القبول لذلك فهو ايضا صعب الخلع له فاذا تكرر اليابس  
 بالرطب استنفاد المركب من الرطب حتى يطاوعه للتخليق ومن اليابس  
 شدة استحقاقه فاليابس والرطب في المشاهدة هما الارض والماء لا غير  
 السؤال السادس ما هو الشئ الذي اذا اعتبر ظهر ان الاسطقات الاربعة تكون  
 بعضها من بعض الجواب من اشفار لابن سينا حيث يقول اذا اعتبر المقبر صاوف  
 النبات والحيوان المنكوب في غير الارض مستمدة من الارض ومن الماروس الهواء  
 ووجدت بما تحمها كالمضج والارض تفيد الكائن تماسكا وحفظا للتشكيل والتخطيط  
 والماء يفيد الكائن سهوله قبول التخليق وتشكيل وتمسك جوهر المار بعد سيلانه بنجاسة  
 الارضية وتتميم جوهر الارضية في شبهه بنجاسة الماء والهوار والنار كغيره ان صرفية  
 هذين ويفيدانها اعتدال الامتزاج والهوار يخلل ويفيد وجود المنافع والمسام  
 والنار تضج وتطبخ وتجمع فقد ظهر انها يتكون بعضها من بعض -



السؤال السابع ما هو المزاج الجواب من القانون حيث يقول المزاج  
كيفية يحدث من تفاعل كفاءات متضادة موجودة في عناصر متصغرة الاجزاء  
لتماس الكثر كل واحد منها اكثر الاخر اذا التفاعلت بقواها بعضها في بعض حدث  
من جانبها كيفية تشابهة في جميعها هي المزاج-

السؤال الثامن ما هو النضج وهل له اصناف ام لا الجواب من الشفار  
النضج هو حالة من الحرارة للجسم تسمى الرطوبة الى موافقة الغاية المقصودة و  
هذا على اصناف منه نضج نوع الشئ ومنه نضج الغذاء ومنه نضج الفضل وقد  
يقال لما كان بالصناعة ايضا نضج فاما نضج نوع الشئ فنضج الثمرة و  
الفاعل لهذا النضج موجود في جوهر النضج ويحل رطوبته الى قوم موافق للغاية المقصودة  
في كونه وانما يتم فيما يولد المثل ان يصير بحيث يولد المثل واما نضج الغذاء فليس  
هو على سبيل النضج الذي النوع الشئ وذلك لان نضج الغذاء ينسب جوهر الغذاء  
ويحيله الى مشاكلة طبيعته جوهر المغذي وفاعل هذا النضج ليس موجودا في جوهر  
ما ينضج بل في جوهر ما يتحول اليه لكنه مع ذلك احاله من الحرارة الى الرطوبة  
الى موافقة الغاية المقصودة التي هي افادة بدل ما يتحلل والاسم الخاص بهذا  
النضج هو الهضم فاما نضج الفضل من حيث هو فضل اعني من حيث لا يتنقص

من

**سوال** مزاج کیا ہے اور یہ نام کیوں رکھا ہے۔

**جواب** شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ مزاج نام اس کیفیت کا ہے جو ان متضادہ کیفیتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہے جو عناصر میں موجود ہیں در انحال کہ وہ عناصر سر جھوٹے جھوٹے اجزا ہوں جو اس اور جزو ذیابہ اور اکثر ہر ایک عنصر کا دوسرے عنصر کے جزو اکثر سے منس اور ملاقات کرے پس جب وہ اپنی اپنی قوتوں سے ایک دوسرے میں میں تو ان مجموع سے ایک کیفیت ایسی پیدا کریں کہ جس کا سبب میں امتزاج ہو یہی مزاج ہے اور مادہ اس کا مزج ہے جسے شے ملانے کے۔

**سوال** نفع کیا ہے یعنی غذا یا مادہ کیونکر پختا ہے اور کیا مٹھی بھی ہیں یا نہیں یعنی کئی صورتیں ہوتا ہوا نہیں

**جواب** شفا کے فن رابع میں مقالہ اول کی چھٹی فصل میں لکھا ہے کہ نفع جسم طب کا حرارت سے بہ لجاتا ہے اور جب قدر پختا مقصود ہو اس مقدار پختا ہے اور یہ پختا کئی طرح کا ہوتا ہے ایک تو پختا نوع شے کا ہے دوسرے پختا غذا کا تیسرے پختا فضلہ کا اور کبھی جو شے کسی صنعت سے تیار کیا جائے اسکو بھی نفع ہوتے ہیں پس پختا نوع شے کا وہ پختا ہے کہ جو اس چیز کو درکار ہو یا اس کے سبب سے وہ اپنی مراد پر تیار ہو جیسے پھلوں کا پختا ہے اور ایسے پختے کا پکانے والا اسی کے جوہر میں ہوتا ہے جو اسکی رطوبت کو اتنا پختا ہے کہ وہ عمل اپنی مراد پر پہنچ جائے اور اس میں اس کا تخم بھی تیار ہو جس سے وہ میوہ پھر دوسری بار ہو دوسرا پختا غذا کا ہے اور وہ اس طرح کا نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ پختا غذا کے جوہر کو لگاؤ کر غذا پانے والے عضو کی طبیعت کے موافق بنانا ہے اور اسکی پختا غذا غذا کے جوہر میں نہیں ہوتا بلکہ جس عضو کی غذا بنتی ہے اس میں پایا جاتا ہو لیکن یہ غذا کے جوہر کا بدلنا حرارت کے سبب سے رطوبت کی طرف اتنا ہوا کرتا ہے جتنا کہ بدلہ اس چیز کا جو تحلیل ہو گیا ہے تاکہ تیسے مثلاً غذا سے خون پیدا ہوتا ہے اور وہ سارے بدن کی غذا ہوتا ہے اور اس منفع کا نام ہضم ہے اسواسطے کہ اس نفع سے غذا بالکل بدل جاتی ہے اور جو جس عضو کے واسطے معین ہے اس کے کام آتی ہے۔

تیسرے نفع فضلہ کا ہے یعنی جو عضو کی غذا ہے جتنا ہے اور اس سے کسی عضو کو کچھ نفع نہیں پہنچتا ہے۔

به في ان يغزو فهو مفارق للنوعين الاولين فان هذا النضج احالة الرطوبة الى  
قوم و مزاج ليسهل به وفعها اما بتخليط قوامه ان كان المانع عن دفعه شدة  
سبلانه ورقته واما بترقيقه ان كان المانع عن دفعه شدة غلظه واما بتقطيعه و  
تفتيشه ان كان المانع عن الدفع شدة لزوجه -

تفتيشه

السؤال التاسع ما العلة ان فسطاط مصر قليل المطر كثيرا لهذا الجواب  
من كتاب النجاشي في المسائل قال ان البخار اذا صار الى مواضع عادية تكسب  
البخار ويحصيه وكتيفه فينتعدا البخار فاذا جاوزها الى موضع آخر حتى يلتقي ما يحصره  
وحبس متى كان موضعها منكشف من الجبال وارضه يجر بخار كثير القبولها  
لذلك من جهة الشمس فاذا غربت عنه الشمس برد فخلل بالليل ندا كثيرا  
وقد يكون موضعها عام البخار لانه لا يقبل ذلك ومواقع كثيرة البخار ولها جبال  
تخصر بخارها حتى يتكاثف فتكون كثيرة المطر وفسطاط مصر من جهة شمالها عام  
للجبال الشوامخ واكثر ما يميل اليها البخار من الجنوب الى الشمال من جهة  
مجر الخبشة وايضا فان نيل مصر يغني عن جميع ارضها ويقيم عليها زمانا فاذا نقص  
ارتد ذلك النفاصل من الزائد الى لطن الارض فتقبله تلك الارض لكثرة ثباته  
على وجهها فيكثر ما يرتفع من ارضها في كل يوم من البخار لحر الشمس فاذا غرب

پس یہ نفع اپنے فضلے کا کچنا پہلی دونوں قسموں سے جدا ہے اس وجہ سے یہ کچنا اس لیے ہے کہ فضلے کی رطوبت ایک تو اوم اور مزاج پاسے تاکہ آسانی سے وہ دفع کیا جائے اور یہ کچنا دوطرح سے ہے یا اُس فضلے کو کاٹ دیا کریں اگر قیقن اور جاری ہو یا اُس کو پست لاکریں اگر کاٹھا اور بھاری ہو یا اُسکو قطع کریں اگر چکیتا ہو تاکہ سبب تداویر نہ کورہ سکے وہ فضلہ سہولت دفع ہو سکے۔

**سوال** کیا سبب ہے کہ مصر میں مینکم بہ نسبتا ہے اور تری اُس ملک میں سوا ہے۔

**جواب** کتاب النجاء کے مسائل میں لکھا ہے کہ بخاریب ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں اُس کا حابس نہ پایا جائے اور اُسکو کاٹھا نہ بنائے تو وہ بخار وہاں سے گزر جاتا ہے اور اُس جگہ پڑتا ہے جہاں اُس چہرے سے جو اُسکو گھیرے اور بند کر لے پس جو جگہ کہ پہاڑوں سے کھلی ہوگی اُسکی زمین بھی بہت سے بخارات کو قبول کرتی ہوگی اس وجہ سے کہ گرمی آفتاب کی بہت باقی ہے پس جب آفتاب غروب ہوتا ہے سرد ہو جاتے ہیں اور تری شب کی اُس بخار کو پگھلا کر اوس بناتی ہے اور کوئی جگہ ایسی بھی ہوتی ہے جہاں بخار نہیں پاسے جاتے اس واسطے کہ وہ حرارت آفتاب کی شدت سے نہیں پائے اور بہت مقام لیے ہیں جہاں بخارات شدت سے ہوتے ہیں اور پہاڑ بھی ایسے ہوا کرتے ہیں جو ان بخارات کو گھیر کر کاٹھا بنا دیا کرتے ہیں پس ایسے مقاموں میں بارش سوا ہوتی ہے اور اکثر وہاں گھٹا ہوتی ہے پس شہر مصر میں شمال کی طرف اونچے اونچے پہاڑ نہیں یعنی بخارات کے روکنے اور بند کرنے کی آڑ نہیں اور اکثر وہاں بھی اُس میں جنوب سے شمال کو بہتے ہیں جو دریائے صلیب کی جانب سے آتے ہیں اور نیز دریائے نیل اکثر مصر کی تمام زمین پر پڑ جاتا ہے اور ایک مدت تک اُس زمین پر پانی رہ جاتا ہے پس جب وہ پانی کم ہونے پر آتا ہے تو چوبانی اُس میں سے نکلتا ہے اور قیام کرتا ہے زمین میں جذب ہو جاتا ہے اس وجہ سے آفتاب کی گرمی سے ہر روز اکثر بخارات اُس زمین سے بلند ہوتے جاتے ہیں جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔

عنها الشمس صار ذلك البخار غيما فيتحمل بالليل تخلصه وضعفه وقلة كثافته  
قال فبهذه العلة يقل مطرها وكمثر مداها-

السؤال العاشر كم هي الاشياء التي يتم ويحل بها صناعة الطب الجواب  
من المدخل الى علم الطب لقسطا بن لوقا حيث يقول انها عشرة الاول  
البحث عن الاصول التي كان منها بدن الانسان الثاني البحث عن  
الامراض والتركييب الثالث البحث عن عدد الاعضاء وخلقها وتركييبها  
الرابع البحث عن قواها وفعالها الخامس البحث عن منافعها الستة  
خلقت لها السدس البحث عن حفظ صحتها السابع البحث عما يحدث  
في واحد منها من الامراض والاعراض الثامن البحث عن علل الامراض  
حاوثة بها التاسع البحث عن العلامات الدالة عليها العاشر البحث  
عن التدابير المشفية لها الدافعة عنها الامراض الحادثة بها-

السؤال الحادي عشر كم هي اصناف الاعضاء المتشابهة الاجزاء الجواب  
من الملكي سبعة اصناف الاول صنف العظام والغضاريف الثاني صنف  
العصب والوتر الثالث صنف العروق غير الضواري الرابع صنف  
العروق الضواري الخامس صنف اللحم المفرد والغدد والشم السادس

تو وہ ہر تنک بن کر اپنے ضعف اور قلت کثافت سے شب میں تحلیل پاتے ہیں پس اسی سبب سے شیخ نے کہا ہے کہ وہاں مینہ کم ہے اور اُدس سوار

**سوال** وہ کنسی چیزیں ہیں جن سے صناعت طب تمام موحاتی ہے اور ان کے دریافت کرنے سے کمال پائی ہے۔

**جواب** کتاب بنی الی علم الطب و طابین نوفا میں اس طرح لکھا ہے: حکیم مذکر مصنف کتاب مسطور نے یہ کہا ہے کہ وہ دس چیزیں ہیں جن سے طب کمال پائی ہے اور ان کی معرفت سے تمام موحاتی ہے۔

اول گفتگو کرنی اصول بدن انسان میں

دوسری بحث کرنی مزاجوں اور ترکیبوں سے۔

تیسری بحث کرنی اعضاء کی شمار اور ان کی پیدائش اور ترکیب سے۔

چوتھی بحث کرنی ان کے قوی اور افعال سے۔

پانچویں بحث کرنی ان ضعفوں سے جن کے واسطے اعضاء پیدا ہوئے ہیں۔

چھٹی بحث کرنی حفظ صحت اعضاء سے۔

ساتویں بحث کرنی ان امراض و اعراض سے جو ہر عضو میں حادث ہوتے ہیں۔

آٹھویں ان امراض کی علت و اسباب سے گفتگو کرنی جو اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں۔

نویں ان علامات سے بحث کرنی جو ہر مرض کے واسطے ہیں۔

دسویں بحث کرنی ان تدبیروں سے جو اعضاء کو شفا دیتی ہیں اور امراض کو مٹانے اور کرتی ہیں۔

**سوال** وہ اعضاء متشابہ الاجزاء ہیں کتنے ہیں اور کیا ہیں۔

**جواب** لیکن نے سات قسمیں ان کی لکھی ہیں اور اس ترکیب سے کہی ہیں اول استخوان ہیں اور چھٹی ہڈیاں ہیں

دوسری رصوب و دتر تیسری غیر جہندہ رنگیں چوتھی چہنہ رنگیں پانچویں گوشہ تنہا اور ذرد

اور چربی ہے۔



الجلد والاعشية الساج صنف الاطفا وشعر-

السؤال الثاني عشر كم هي الافعال الضرورية في قوام الحيوان-

الجواب من طبيعيات الشفاثلثة فعل تغذية البدن ولبصد عن القوة الطبيعية وفعل ما يغذية الروح وتغذيلها ولبصد عن القوة الحيوانية وفعل الحس والحركة ولبصد عن القوة النفسانية

السؤال الثالث عشر ما هو السبب البادى والسابق والواصل الجواب من شرح غليقن على بن رضوان واما البادى فهو ما اثر في البدن اثرا ويطبل والسابق هو ما جمع في البدن مادة او فعل سور مزاج مثل كثرة الاغلاط عن التملى بالشراب والواصل ويسمى الماسك مثل عفونة الاغلاط فانها سبب ماسك للحمى يوم بدوامها-

السؤال الرابع عشر ما هو الفصل الرابع والخمسون من المقالة الرابعة من فصول بقراط وما معناه الجواب اما الفصل فيقول بقراط من عرض له حمى محرقة وسعال كثير يابس ثم كان تهيج له لسيير فانه لا يكا ويطيش فانه جالينوس السعال البابس قد يكون من خراج روى يحدث في آلات النفس قد يكون من خشونة في الحلق وقد يكون من رطوبة رقيقة لسييرة

چھٹی جلد اور جھلیاں ہیں

ساتویں ناخن اور بال ہیں کہ ان کے اپنے اجزاء آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

**سوال** وہ ضروری افعال کیا کیا ہیں جن سے ہر جاندار زندہ رہ سکتا ہے۔

**جواب** طبعیات شفا میں تین فعل لکھے ہیں جو ضروری سمجھے ہیں۔ (ایک) نو بدن کو غذا دینا ہے جس سے

بدن کی بنیاد ہے اور یہ کام تو طبیعت سے ہوتا ہے (دوسرے) تغذیہ اور تبدیل روح کی ہے اور یہ قوت

حیوانی سے علاوہ رکھتی ہے (تیسرے) حس و حرکت ہے اور یہ قوت انسانی کی بدولت ہے واضح ہو کہ قوت

طبعی کی جگہ جگہ جس کا تمام بدن میں اثر ہے یعنی جب تو طبیعتی مگر میں غذا پکاتی ہے تب تمام بدن کو وہ

طبعی ہے اور قوت حیوانی کی جگہ دل ہے جو زندگی پر مشتمل ہے روح وہاں سے تمام بدن میں جاتی ہے تب

زندگی کی صورت نظر آتی ہے اور قوت انسانی کا کھر و باغ ہے جو دریافت کرنے کا چارغ ہے اور اسی کے سبب

اعضایہ کو حرکت ہے کیونکہ اعصاب کی اسی سے خلقت ہے۔ **سوال** مادی سبب کیا ہے اور سابق کو نہا ہے

اور واصل کیا ہے ہر ایک میں فرقی کیا ہوتا ہے **جواب** علی بن رضوان نے مشیخ اخلاط میں لکھا ہے کہ مادی

سبب وہ کہلاتا ہے جو بدن میں اثر کرتا ہے اور حلیہ طبعی جاتا ہے اور سبب سابق وہ ہے جو مادے کو بدن میں اکٹھا

کرتا ہے یا سو مزاج پیدا کرتا ہے جیسے پیٹ بھر کر شراب پینے سے بہت سے اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور آخر کو وہ

بدن میں کچھ فساد لاتے ہیں اور سبب واصل کا اسم بھی نام ہے جس کو مرض کے ساتھ قیام ہے جیسے عفونت اخلاط

کی نپ چڑھانی ہے اور تپ کے ساتھ ہی جاتی ہے۔ **سوال** اصول القواط کی چوں میں فصل کیا ہے اور اس کا کیا

وعدی ہے **جواب** اس میں قول القواط ہے کہ جس شخص کو تپ سوزان ہو سکے، قہ بہت ہی خشک کھانسی بھی جائے بجز ازاں تھو اس میں

بھی پیدا ہوتا یا مریض کبھی بھی نہ پیدا ہو جائے اس نے اس قول کی یوں تفسیر کی ہے اور پاس نہ لگنے کی یہ وجہ بھی ہے

کہ خشک کھانسی تو اس کے بے پھوڑے سے ہوتی ہے جو آلات تنفس میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی خلق کی خشونت سے ہوتی

ہے یعنی خلق کھردرا ہو جاتا ہے اور کبھی غلو طبعی رقیق رطوبٹ ہو کرتی ہے جو خلق میں جاری رہ کر رہتی ہے

تجري فيه واتي هذه الاسباب كان فان قصبة الرية كانها تنبل به ولد لك  
يقل لعطش-

السؤال الخامس عشر ما هو الفصل الخامس وستون من المقالة الثانية الى مسته  
من فصول القراط ومغناه الجواب اما الفصل فهو اذا حدثت خراجات عظيمة  
نجيشة ثم لم يكن يظهر معها ورم فابلية عظيمة فسد جالينوس يعني بالخراجات  
النجيشة الكائنة في رؤس العضل او منتهاها وخاصة ما كان من العضل القاب  
عليه العصب لان رؤس العضل متصل بالعصب من اطرافها ينبت الاوتار  
وقوله بلية عظيمة لانه لا يؤمن ان يكون الاطلا التي ينصب الى الجراجات  
بسبب الوجع الحادث في القرحة يجري اليه لا محالة فيعظم الضرر-

السؤال السادس عشر كم هي القوانين التي يعرف منها علل الاعضاء الباطنة  
الجواب من المقالة الاولى من جوامع التعرف لجالينوس حيث يقول  
سته اولها ما ينال الافعال من المضار

الثاني الاشياء التي تبرز وتخرج-

الثالث الاورام الحادثة-

الرابع الوجع الخامس الاعراض الخاصة السادسة المشتركة في العلة

الامر من

بہر حال جو سبب ان اسباب میں سے پایا جائے گا وہ مقتضائے کو ترکے گا اور پیاس کم لگائے گا۔

**سوال** عضول بقولہ کی پانچویں مقالے کی پندرہویں فصل کیسے اور فصل میں کتنے لکھا ہے اس کا کیا مطلب ہے

**جواب** اس فصل میں جو بقراط نے لکھا ہے اس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ جب بدن میں بڑے بڑے اور بڑے بڑے

پھوٹے پیدا ہوں اور کٹے جڑا اور ام نہ ہو یا ہوں تو وہ بڑی بلا ہے جالیسنوس نے اسکویوں بیان کیا ہے کہ لاتعداد

لے ان پھوٹوں سے ان پھوٹوں کو مراد لیا ہے جو ان عضلوں کے سروں پر ٹھیں جو پھوٹوں سے ملے ہوئے ہیں

اور کٹے کناروں سے آؤتا مارگے ہوئے ہیں اور کٹے یہ جان کو بڑی بلا لکھا ہے اس سے یہ مدعی ہے کہ ان پھوٹوں

کی ایسی صورت میں اس امر سے امن نہیں ہو سکتا ہے کہ جو غلطی ان پھوٹوں کی طرف کرتا ہے وہ آں قرے کے

در کا باعث ہو جسکی جانب جاری ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ جب ان پھوٹوں میں درد پیدا ہوگا تو وہ درد بڑی بلا

ہوگا اور اس کا ضرر بھی بڑا ہوگا **سوال** وہ کتنے قانون ہیں جسے باطنی اعضا کی بیماریاں پہچانی جائیں اور انکے

مطابق تدبیریں عمل میں آئیں **جواب** جالیسنوس کی کتاب جامع اشعراف کے پہلے مقالے سے یہ جواب دیا

جاتا ہے وہ اس مقالے میں چھ قانون تفصیل سے بتاتا ہے (پہلا) یہ کہ ان افعال میں جو کسی باطنی عضو کے کام

ہیں کچھ ضرر پیدا ہو جس سے اس عضو کا حلیل ہونا یا بویا ہو جیسے دماغ کے اس میں فتورے یا جگر سے جھرم میں نعل

پایا جائے (دوسرا) یہ کہ جو چیزیں جس عضو سے نکلتی ہیں انے ان اعضا کا مرض پہچانا جاتا ہے جیسے بول و براہ ہے

کہ ہر ایک اپنے اپنے رنگ و قوام وغیرہ سے مرض باطنی کو بتاتا ہے (تیسرا) یہ ہے کہ جو درد پیدا ہوتے ہیں امراض باطنی

بتاتے ہیں یعنی لکھے سبب کہ وہ اعضا باطنی جو حلیل ہیں پہچانے جاتے ہیں (چوتھا) یہ ہے کہ دو خود اپنے موضع و مقام

کا نشان دیتا جو جس سے طبیب اس عضو کو پہچان لیتا ہے مثلاً درد جگر اور درد گردہ ہے کہ جس سے جگر گردہ آزر وہ ہے

(پانچواں) یہ کہ اول خاص اعراض سے امراض باطنی پہچانے جاتے ہیں جو کسی خاص عضو کی بیماری سے ظہور میں آتے ہیں

(چھٹا) یہ کہ اس عضو کو کچھیں جو کسی عضو سے بیماری میں شرکت رکھتا ہے یعنی اس کے مرض سے وہ دوسرا عضو بھی ملت

رکھتا ہے مثلاً صدر کے فساد سے درد سر ہو پس طبیب کو چاہیے کہ ان قوانین سے باخبر ہو

السؤال السابع عشر كم هي اصناف ما يعرض في البدن من الاشارة الخارجية  
عن الطبيعة الجواب من المقالة الثالثة من حيلة البر للجالينوس اربعة احداها  
نفس الفعل الذي نزلت به الآفة والصبر الثاني البنية والهيئة الفاعلة الثالث  
السبب الفاعل لهذه البنية والهيئة الرابع العرض اللازم التابع لهذه الهيئة  
والبنية تسمى البنية البدن وبنية المضروبة والعائقة للفعل مرضا ويسمى  
ما يتبع ذلك عرضا ويسمى اشئ الفاعل المتم لهذه البنية والهيئة سببا-

السؤال الثامن عشر كيف يستجن المار البارد وكيف يبر المار الحار الجواب  
من المقالة الاولى من الادوية المفردة للجالينوس حيث يقول المار  
البارد وكثيرا ما يكون سببا لتراجع الحرارة من طريق تبريد الخلط وجمعه اياه  
والمار الحار كثيرا ما يبر من طريق تحليله الخلط الذي سيخن-

الجلد

للخلط

اشترائط

السؤال التاسع عشر كم هي اشترائط الذي اذا اجتمعت اثر السبب  
البادى في البدن مرضا الجواب من الاصول لابن رضوان ثلثة احداها  
ان يكون البدن متهيئا لحدوث ذلك المرض اعني قابلا لتاثير ذلك  
السبب الثاني ان يكون مقدار السبب مقدارا كثيرا او قوته شديدة لكيكنه  
بذلك ان يغير البدن الثالث ان يبقى ملاقيا البدن زمانا في مثله يمكن

البدن

**سوال** ۱۸ وہ چیزیں جو بدن کو غاض ہو کرتی ہیں اور طبیعت سے جدا ہیں مفصل بناؤ کہ کتنی ہیں اور کیا ہیں۔

**جواب** جالینوس کی کتاب جیلۃ البصر کے تیسرے مقالے میں چار لکھی ہیں اور وہ چاروں میں تفصیل بیان کی ہیں (ایک) تو غاص و فاعل ہے جس سے بدن کو آفت اور مضرت پہنچی ہے (دوسرے) بدن کی بنا اور ہیئت فاعل ہے جو کسی آفت سے بگڑ گئی ہے (تیسرے) وہ سبب جو فاعل اس بنا اور بدن کا ہوا ہے (چوتھے) وہ عرض ہے جو بدن کو چٹا ہے اور اس ہیئت بدن کا تابع ہو رہا ہے پس یوں چھ بتے کہ بدن کی بنا اور ہیئت کو جو ضرر پائے ہوئی ہے اور بدن کے کام کو روکتی ہے مرض کہیں۔ اور جو چیز کہ اس ہیئت و بنا کی تابع ہے اس کو عرض کہیں اور اس چیز کو جو اس کا فاعل اور متمم ہے سبب جائیں اور ان چیزوں کو جو بیان ہوئیں اعضاء خارج از طبیعت نامیں مثلاً ایک شخص گر پڑا اور لنگڑا ہو گیا پس گرنا تو سبب ہے اور پاؤں کا ٹوٹنا سبب اور مرض ہے اور وہ ہیئت یعنی لنگڑا ناما عرض ہے اور اس سوال سے مسائل کی یہی غرض ہے

**سوال** ۱۹ سرد پانی کیونکہ گرمی پیدا کرتا ہے اور گرم پانی کس طرح سردی پیدا کرتا ہے۔

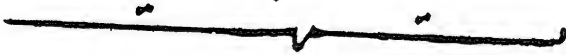
**جواب** جالینوس کی کتاب ادویہ مفردہ کے پہلے مقالے میں لکھا ہے کہ سرد پانی اکثر حرارت کے بار بار آنے کا سبب ہوتا ہے اسوجہ کہ پہلے جلد اس کے سبب ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے اور حرارت کو اکٹھا کرتی لاتی ہے اور گرم پانی اکثر اس وجہ سے ٹھنڈک پیدا کرتا جاتا ہے کہ وہ خلط جو سبب گرمی کا تھا وہ اسکو تحلیل کرتا ہے۔

**سوال** ۲۰ دہکتی شمرطیں کون کون سے اسم ہوں تو سبب بادی بدن میں اثر پیدا کرے اور اس اثر سے بدن میں کوئی مرض ہو پیدا کرے۔

**جواب** جو شرطیں ایسی ہیں ابن رضوان نے اصول میں تین لکھی ہیں (ایک) یہ کہ بدن اس مرض کے مدوٹ کے واسطے ہبیا ہو یعنی سبب بادی کا اثر قبول کر سکتا ہو (دوسرے) یہ کہ سبب مقدار میں بہت سا ہو یا بہت سی قوت رکھتا ہو تاکہ اپنا اثر بکھر سکے اور اس اثر سے بدن کو ضرر دے سکے (تیسرے) یہ کہ سبب بادی اتنی دیر تک رہے جتنی دیر میں تغیر دے سکے۔

ان تغيير عنة البدن -

السؤال العشرون كم هي الاسباب في قبول العضو القابل - الجواب  
سبعة الاول اجتماع فضلة في العضو الدافع الثاني قوة الدافع الثالث  
ضعف القابل الرابع سعة المجاري الخامس تخلخل جرم القابل اسفل  
فتمت بحمد الماددة الى اسفل السادس ضعف القوة العنافية  
السابع ضيق المجاري التي يدفع القابل فضوله فيها فنسأل الله  
المعظم ان يهبنا طاعته ويسكننا طرق فضاه  
في عبادته ويجمعنا واكرامته



**سوال** کے سبب سے عضو قابل اس مادے کو قبول کر لیتا ہے جو مادہ اس عضو کو اذیتا ہے۔

**جواب** وہ سات سبب ہیں جو یکدیگر نے بنائے ہیں اور اس تفصیل سے تحریر میں آئے ہیں۔

(اول) عضو دفع میں فضلہ کا جمع ہونا ہے یعنی اس عضو میں جو دوسرے عضو کی بوجہ دفع کرتا ہے۔

(دوسرے) عضو دفع کی قوت ہے جو عضو قابل کی طرف اشیاء کو پہنچاتا ہے یعنی اس عضو کے دباؤ سے عضو ضعیف پر مادہ آتا ہے

(دقیسے) عضو قابل ضعیف ہو جاتا ہے تب مادہ اس پر آتا ہے کسی سے کیا اچھا کہا ہے جو یہاں یاد آگیا ہے

کہ نزلہ بر ضعیف میر نزلہ یعنی نزلہ ضعیف پر گرتا ہے۔

(چوتھے) جاری یعنی رستوں کا چرچا ہونا ہے۔

پانچویں) متخلل ہونا جرم قابل اسفل کا ہے جو مادے کے گرنے کا بہانہ ہے کس واسطے کہ مادہ رواں جب کسی

جانب کو کشید ہوتا ہے تو خواہی خواہی اُدھر ہی گوتا ہے۔

(چھٹے) ضعف قوت کا ذیہ کا۔

رسالتیں ان رستوں کا تنگ ہونا ہے جسے عضو قابل قبول کو دفع کرتا ہے پس یہ ضیق جاری مادے کے

نکلنے کو منع کرتا ہے جیسا کہ مہری حب اٹ جاتی ہے تو کوئی چیز اس میں سے نکلنے نہیں پاتی ہے۔ اگرچہ یہ سب

سبب ہیں مگر ظاہری کے سبب ہیں ورنہ خدا مسبب الاسباب ہے اور وہی اسلم بالصواب ہے۔

اسی پر خاتمہ کتاب ہے جو تمام امور کا انتخاب ہے

ہذا ما حرره العبد المسکین محمد بدر الدین الدہلوی فی یوم الخمیس

من یثرب رمضان المبارک عمت برکاتہ من سنۃ ۱۲۸۵ھ

النسبی صلعم بعون اللہ تعالیٰ وعلیہ التکلیل



بندگی احوال و صفات خال تائی خودی حکیم محمد بدالدین جغتو تبرجم کتاب امتحان الباری کافہ الام  
کتبہ تہذیبہ حضرت صوفی محمد بیک لکھنؤ مزاج بیک صاحب مرحوم خٹک جغتو تبرجم کتاب امتحان الباری کافہ الام

خاکسار بعد حفظ کلام محمد بعد تحصیل علوم مرویہ و فرائض و صرف و نحو و معقول و منقول اپنے آبائی علم طب کی طرف متوجہ ہوا اور بعد تحصیل کتب و سیر فی ملک مصر و قی  
و غیرہ ملک پہنچا اس وقت جب کجباب والدہ ماجدہ فلیہ نابہ مستفادہ طب حضرت خدیوی کرمی و حیدر شاہ افلاطون او اس جناب حاجی حکیم محمد بدالدین خاں صاحب  
الازمت شمس افغانہ طاعتہ و بدو و شایستگی علی اوس الطالبین علی بن حاضر بکر زادہ سال فیض مطہرین معالجہ و بارہ گری مرغی سے مکتبہ فایز ہو کر  
اپنے مسکن یعنی جو صوبہ میں حاضر ہوا اور اپنے آبائی منصب پر مامور و ملازم بن چھوڑے جب نیاز مند وہلی میں تقاب اکثر کتب شہان الابرار کافہ الامطہ نقل  
و مقابلہ و تکمیل کی وزارت و تدبیر وغیرہ میں حاضر ہوا کرتا تھا اس پر چونکہ وہ کتاب فضل اقبی سے مکمل ہو گئی اور بہت تیار سے کتب کبھی اخباروں میں دیکھا گیا اس  
کثیرین تلامذہ کو دلی خواہش تھی اس امر پر کہ ایک حضرت مدوح شہرح کتاب کے کیس قدر حالات جو نیاز مند کو معلوم ہوتے ہے میں انکو کھڑکس کتاب کتب کتب  
طبع کرانیکی غرت حاصل کروں تاکہ ناظرین کتاب کو حضرت شہرح کے کو اہل ذوق و صفاتی سے کما حقہ آگاہی ہو۔

## اول شجرہ نسب و نسب جناب کا عرض کیا جاتا ہے

آپ کا اسم شریف حاجی محمد بدالدین خاں خلف الصدوق حکیم الملک قطب الدین علی محمد قطب الدین خاں مرحوم و ملاسلطو دوران حکیم محمد عارفان سہر و خلف اکل  
الکھار فضل خلفا عارف الزمان ص و دوران حکیم محمد عارفان مغفور ابن حکیم محمد حسن خاں ابن خواجہ محمد فضل بن خواجہ محمد قاسم بن خواجہ حاجی محمد شہ  
والہ خواجہ محمد مہدی ابن خواجہ محمد خورشید ابن خواجہ محمد فیروز ولد خواجہ محمد یوسف ابن خواجہ عبداللہ ابن حضرت عبد اللہ ارحام قطب بد خواجہ ناصر الدین ابن خواجہ  
شاہ محمد ابن خواجہ شہاب الدین ولد خواجہ محمد ابن خواجہ تاج الدین خلف خواجہ محمد و خواجہ محمد صاحب سے شوالہ و سطرہ نسب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
تعالی عنہ سے ہے۔ اور جانا جائیے کہ خواجہ علی لقب اولاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اور خان خطاب جو سلاطین و گاہیکہ کے دربار سے  
آپ کے بار و اجداد کو محنت ہوا ہے (شرح و رو و ہندوستان) جناب کے اجداد نواح بخارا شریف سے ہوا سلاطین غلبہ کے اس طرف تشریف  
لائے۔ اول انکے بزرگ اہلار و عارفی و عارفین خواجہ حاجی محمد قاسم صاحب علیہ الرحمۃ جو کاسم قاسم سے لوگ مشہور کرتے ہیں جسے اولیا کبار سے گزرتے  
ہیں انکا شمار پیرانوار و بزرگ آباد کن علاقہ دولت آباد کے موضع منیرہ میں ایک موجود ہے اور قاسم کی چوکی اور اپنی کی چوکی کے نام سے مشہور ہے اور موضع  
نذکر کی آمدنی قریب بارہ تیرہ سو روپیہ سالانہ کے مصارف دیکھا و شریف کے واسطے ریاست حیدر آباد دکن سے معاف ہوا و حضرت سے جبری جبری خرق عادت  
و کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔ اور چند بزرگ آپ کے مدراس کی طرف تشریف لے گئے چنانچہ تزل بھیڑی دروازہ پر کل والا پور میں مولوی قدرت اللہ و مولوی غلام اللہ  
جسے صاحب علم و دولت مشہور آفاق گزرتے ہیں کہ جبکہ اخلاف جو تکرر کے مکہ معظمہ مدینہ منورہ زوالہ تشریف و تعظیما تشریف لیکے اور باقی اجداد حضرت  
شہرح صاحب کے ہوا سلاطین غلبہ اگر وہ تک پہنچے اور فن طبابت میں اکل زمان و فضل اقران ہوئے اور یکے بعد دیگرے شاہان غلبہ کے معالج  
مقرر ہوتے رہے اور حضرت شاہجہاں بادشاہ انارکلیہ باند کے حکم کا اگر وہ سے وہلی میں آکر تھوٹن ہوئے خلاصہ یہ کہ دربار گورگانہ غلبہ سے قدیم  
تعلق آپ کے بزرگوں کا رہا ہے حتی کہ حکیم محمد عارف صاحب مغفور آپ کے جد بزرگوار معالج حضرت شاہ عالم بادشاہ وہلی کے رہے اور آپ کے والدہ ماجدہ خاں  
تاب قطب اللہ و حکیم محمد قطب الدین خاں صاحب نے علاوہ اپنے آبائی منصب کے اپنی کا عہدہ حضرت سراج الدین بہادر شاہ خاں سلاطین جہانگیر میں پایا  
حضرت استادی خودی کرمی مدظلہ العالی حکیم شہان العظمیٰ لکھنؤ کے خواجہ شہجہاں آباد میں متولد ہوئے۔ انہی آپ کی عمر تین سال کی بھی پوری ہوئی تھی  
کہ آپ کے والد ماجد قطب اللہ نے وفات پائی۔ اور آپ نے صغیر ہی سے اپنے آبائی علم کو نظر رغبت سے دیکھا اور بعد معرلی درسی کتب کے اول طب  
حضرت حکیم سید علیا صاحب خلف الصدوق حکیم دکان راہد خاں صاحب میرد میں تین سال تک استفادہ کر کے اپنے عمومی کرم بظاہر میں الزام حکیم غلام غفران صاحب  
صاحب مرحوم کے زیر سایہ کا طبع تربیت پا کر آپ کے طب میں مابا باقی نراں بعد چونکہ آپ کو تلمذ و استفادہ حاصل خاندان جناب حکیم دکان راہد خاں صاحب مرحوم  
سے مقدور میں بغیر شہرح صاحب مدظلہ العالی جالفت حضرت اصرام اللہ و عارف الزمان عمدة الکھار مغتدا الملک حکیم محمد حسن ابن الصدوق صاحب سہر و میں

تجلیل بائی اور وہ صداقت و لیاقت پیدا کی کہ مشہور آفاق اصد ہوئے۔ آپ کے معرکہ معالجات اطراف و کائنات میں مشہور ہیں۔ انجیل کے عرس اپنے فارسی و صرف  
 و نحو کی تفصیل جناب مولانا سید محمد طریحی صاحب پند و ہی سے کی اور مقبول اور یک قدر مطلب حکیم مرزا سید مصطفیٰ بنیاد ایمان علی اول صاحب الجہان  
 سے دیکھا اور نیز آغاز عرس قانوچ حکیم یوسف حسین صاحب نیرہ حکیم ذکا رند خالص صاحب نے چڑھایا اور موجر القالون آپ کے عری مالانہا طایمیر لڑنا  
 حکیم غلام نقش بند خان صاحب سے چڑھایا باقی کتب درسی فن طلب تا قانون شیخ علیہ الرحمۃ حضرت احترام ہندو حکیم محمد حسن اصفاں صاحب بلید حکیم ذکا  
 خان صاحب مصنف فرما دینا دکائی سے مٹا لکھیں اور انھیں کے مطب سے استفادہ کیا و مشق معالجہ کا ہونے حاصل کی۔ چنانچہ نقل مسند صالحہ حضرت  
 کوہ مستاد علیہ الرحمۃ نے عطا فرمائی اس تحریر کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اول آپ کسب انبیا میں بطور خود مطب میں اس قدر کیا م ہوئے کہ بعد وہ پہلی نیا  
 خود بھی استاد احترام الدو لہ مرحوم نے اپنی دلی خواہش سے آپ کی لیاقت و صداقت و فطانت کو دیکھ کر نابرجہ عالم رئیس ضلع یمنی پوری کے چچا آپ کو آپ مدت  
 تک اس رئیس کے معالج رہے پھر آپ کو نابرجہ چارہ گرمی ماموں صاحب نواب ٹونک یعنی صاحبزادہ محمد خاں صاحب مجنون کے آئینے کے ساتھ و غفور نے  
 روانہ فرمایا اور پانچ چارہ میں وہ معرکہ ہندو ایک ایک کل روسا سے باسعہ و عائد مع خواں ہیں بعد وہی ٹونک و انتقال پر ملال استاد علیہ الرحمۃ و انھیں  
 اپنے مولد وطن دہلی میں بطور خود مطب فرماتے رہے اور جب بھی حکیم محمد حسن اصفاں صاحب مرحوم کسی ریاست کو دہلی سے تشریف فرما ہوتے تھے استاد لگان پر  
 اعتماد تھا کہ خاص اپنا مطب آئینے سپرد فرما کر دکان ہونے لگے جس کو اکثر اہل دہلی بانٹتے ہیں اور اکثر کتب نواح و جہان میں بھی امرا و نواسا کے معالجہ کے  
 واسطے قدم بخیر فرما کر کامیاب ہوتے رہتے ہیں اب غرض سے ہمارا صاحب بہادر والی جید کے ہاں آپ کا تقریر دوا کی ہو گیا اور ایک حضرت معراج  
 جید کے ملازم ہیں اور اپنے آبائی مطب پھرتی مرفی وغیرہ و امرا میں بل و جان مصروف ہیں اور حسب ضرورت و طلب ہمارا صاحب بہادر و امرا لکھنؤ  
 میں تشریف لیا کرتے ہیں۔ جناب کی نہال کاہلی اصل چٹا کے ناما صاحب مرزا محمد غلام بیگ قوم ترکہ نایک تھے اور ان کے والد مرزا عبد اللہ بیگ کی اولاد  
 زندہ رہتی تھی جب ان کے اہل سعادت خان مندرجہ ہونے لگا تو ایک چٹان کی گود والا انھوں نے ان کا نام اس طور سعادت خان رکھا وہ زندہ رہے بعد  
 دوسرے مرزا محمد غلام بیگ جو سچا ناما مرحوم استاذی مگر تھے ان کا نام اپنے خاندان کے موافق رکھا گیا یہ سب صاحب تاج رہے اور نہایت نام آور  
 کاہلی شہر بازار کے رہنے والے تھے چنانچہ کاہل میں ان دونوں بھائیوں کی یعنی سعادت خان اور مرزا محمد غلام بیگ کی بنائی ہوئی مسجد ایک موجود ہے اور مشہور  
 و معروف ہے اور ان کا خاندان نہایت باعزت و دو تہذیب کاہل میں گزرا ہے۔ اور چنانچہ صاحب کے مشہور دہلی میں خاندان اطہار کے معروف و مشہور  
 فی الامان میں اور قدیم سے چلے آئے ہیں اول شریف خانی جسکی یاد کا رواق الملک حکیم عبد الحمید خاں صاحب وغیرہ ہیں و دوسرا اسحاق خانی یاد کا رواق خانی  
 جسکی یاد کا حکیم یوسف حسین خاں صاحب و حکیم شجاعت علیخان صاحب ہیں تیسرا علوی خانی جسکی یاد کا حکیم سید اشرف علی خاں صاحب ہیں چوتھا بٹخانی  
 جسکی بانشین حکیم حاجی لطیف حسین خاں صاحب و حکیم حاجی قیام الدین خاں صاحب ہیں۔ اور استاذی مجددی کے اجداد کا خاندان ہیں خانی کے لقب سے  
 موصوف رہا ہے مگر حضرت مگر کی کون تباہیت امن خانی و تہذیب کا رواق خانی حاصل ہے۔ لگیا شارادہ جناب کو علاج و معالجہ میں اپنے خاندانی آرائی نسخ  
 مجرب کا استفادہ اپنے عوی نبرہ گوار حکیم غلام نقش بند خان صاحب سے اور طریق معالجہ مرحوم صاحب ذکا رند خانی احترام الدو لہ مرحوم سے و اصل ہے۔  
 اور جناب کو ہمیشہ یہ خیال مرتسم خاطر رہا ہے کہ ۱۰ متاع نیک ازہر و کلاں کہ باشد نیک ست ۱۱ استاذی مگر کی کی شادی حکیم حسن خانیوں میں ہوئی  
 جس کا سلسلہ یہ حکیم محمد صادق علیخان صاحب مشہور حکیم غا جان صاحب معصوم ضرر مگر موصوف تلف حکیم محمد حسن خاں صاحب مرحوم ابن حکیم محمد حسن خاں صاحب  
 مبرور جن کا قدیم مسکن شہر دہلی بمقام فیض بانا قریب ہلی دروازہ کو چھ تاراجی کفرہ حکیم حسن خاں تھا جو زمانہ شاہجہاں بادشاہ سے چلا آتا ہے اور حکیم محمد حسن  
 اپنی سب میں قریب مسکن دفون ہیں۔

سلسلہ استاذہ طب استاذی مجددی حضرت خواجہ حاجی محمد بدر الدین خاں صاحب میں تلامذہ حضرت احترام الدو لہ عبد الکا متعمد  
 الملک عاوی الزمان حکیم محمد حسن اصفاں صاحب ثابت جنگ مرحوم عن حکیم ذکا رند خاں صاحب فرما دینا دکائی ابن حکیم اسحاق خاں صاحب خاتیم العبریم  
 خلف حکیم سبیل خاں الخی طبع بنقا خاں الاصغر مصنف فرما دینا بقائی ابن حکیم بقا خاں اعظم ابن حکیم عبد السلام خاں ابن حکیم صیب اللہ خاں ابن حکیم عیاض  
 ابن حکیم سجاد خاں تہجد ہما بغیرانہ ہا کہ حکیم باقی ساہویران نور ہند

العبد  
 محمد بیگ عفی عنہ

اسی طرح درجہ اولیٰ میں

نقل شد مطب حضرت استاد محمی عطیہ حرم الدہ حکیم محمد بن محمد بن خاں

منفوجہ کی اصل مزین بہرستان و حکیم پاس تبرکاً موجود ہے ہونہا

باعث تحریر آئندہ

چون بہر دار و نواز لا بصارت نشان حکیم محمد بن محمد بن خاں خلف الصدق برادر صاحب والا قدر حکیم محمد قطب الدین خاں مغفور بن خباب غفرلہ آقا  
حکیم محمد عابد خاں صاحب درایم طفلی بپرست لنگی بحسب شہادت یزدی بسبب وفات والد میر و زودش بحسبیت قیمی مبتلا گردیدہ اولاد از مریدان لغات برادر عزیز خاں  
حکیم غلام نقشبند خاں مرحوم کہ عموی حقیقی این سعادت مند ازلی بودہ بکے نظر تربیت اثرش باکتاب علوم ضروری پر و اختہ و بعد حصول استقامت و حصول رفوع و حصول  
قریب سن رشد بدین کتب فن موروثہ طیبہ و حضور مطب محمدان و مشق نسخہ زمینی سالہائے سال صرف اوقات ساختہ سرمایہ علم و عمل معتد بہ این فن و علم  
نیز بحکم رسانندہ چنانچہ نگاہ آزمائش نقد استقامت و مشق بمعالجہ اکثر مرضائے حاضر مطب کامل العیاد بہر آمدہ لاجرم بنابر معالجات بعض مرضائے سکنا سے  
بلا و در دست چوٹا بندس دانہا و سمان ضلع بکین پوری وغیرہ چند جا فرستادہ شدہ بعون غایت الہی کہ شفا بخش علیہ السلام مایوس العلج سست بظہور صحت  
بیماران آخجہ نیکامی مراجعت کردہ زیرا کہ طبیعت **فیض الرحمن القدس** از باز مدد فرمایند **دیگران کہ کہنہ ناچار سبب سبب** لہذا بنگام مدد الہی خود از دہلی بجا  
بیرونجات دو سال است کہ ایشان را در مطب دہشتہ علاج بیشتر مرضائے باعث معالجات مفوض برائے ایشان گرداشتہ میشود و چون نیک ملاحظہ شود اگر شہ را  
در حسن تدبیرات مجتوزہ آرام و صحت حاصل میگردد و ظہور این معنی دلالت صریح بر اصابت راس و تشخیص درست میکند و علاوہ از این از اہلیت ذاتی و صلاحات  
فطری طریقہ انفرادی را واجباً و تشیع رسم و راہ چہلان کہ صرف معالجاتہ با بیشتر میشود و لمحو خط مبداء لاجرم ایشان را بجای معالجات بطور غوغا و نمودہ است تا از بدیل  
سماعی در معالجات کافہ انام تجربہ زیادہ تر حصول ہوندد و ثواب اخروی مستند او گردد و او تعالی و قدس دست شفا و رغبت کتاب ثواب خدمت و غزبا  
تر زیادہ ازین عطا فرماید فقط

تحریر بتاریخ ہجری ۱۲۸۳ شہان المعظم ۱۲۸۳ ہجری  
مطابق سبت ششم و جماعت اولی



شیخ طبع ہمایوں صدکرای چار بالش سخن جانتی عہد حمین احسان دہلوی متخلص

بدریں خان حکیم کیتے	ترجمہ خوب ہی کیا ہے یہ
ملکہ اصل کتاب کا مضمون	سمجھے ہر ایک مدعا ہے یہ
پوچھا ہاتھ سے جبکہ سال تمام	ہو لایا خوب ترجمہ ہے یہ

از تہیج افکار جناب محمدرکریا خالص صاحب متخلص ذکی ارشد تلامذہ

بخندہ لہ اللہ خان غالب مغفور دہلوی

خان فرزانہ و ذی مرتبہ بدر الدین خان	ترجمہ کر دکتا ہے کہ در و گوہر سفت
نام او بدر جی کرد کہ تاریکے جہل	از رخ دہر جو آئینہ پاکیزہ رفت
سو حکیم فن طب عام نمودست ز طبع	این چنین فصل حکیمانہ کو بد کہ شغفت
فکر تاریخ ذکی داشت کہ از غیب سر و ش	سالش آئینہ آثار و علامات بگفت

از تہیج افکار جناب شفی قمع محمد صناکیا نوی اہل مدح علی ریاست جوہنور ملہ و متخلص

پے کو رطبعاں بدر الدبے	بشمہ او حکمت نمودہ سراج
مزین ز الفاظ شبہ و جود	منور منے سپہر مزاج
پے سال طبعش ز روئے طرب	ز ہاتھ نہا شد چہ انج علاج

ولہ

بدلی چو شد طبع بدر الدبے	کتابت بکلمت عجیب و غریب
--------------------------	-------------------------

بر عابد بنف موده هاتف که گو	ز روتے خدافت فروغ طیب
قطعه تاریخ از مولوی عبدالرحمن خان کصناپنشر رس کندر آباد ضلع بلند شہر ساکن دہلی	
<p>جدید مرعسہ زیر بنیاز کار ساز چشم و بزم کس ندیدہ روی و دست پای او عزت چین گویم اور ایست زہرہ قفا یوسف کنعان حکمت خان بدرالدین خان باغبان گلشن حکمت اگر خوانم بجاست ترجمہ درختہ فہرست و سال طبع ۱۰</p>	<p>بدرین یاد حسیم مصر اندر خواب ناز دست بزم کس نہ سبتہ بر رخ نقش طراز نے نے شد بدر الدجی بر رخ طلس جلوس ساز خفتہ را بیدار کرد و داد اور از گن ساز زانکہ آن شہر مردہ گل راز گن بوی داد باز گفت ہاتف از مدرس گوگل نوبانغ راز</p>
تاریخ اتمام طبع درختہ طبع برادر عزیز محمد نعمت اللہ خان مشہور حکیم نوبانغ خان سلیمان	
<p>بدریں خان کہ در فن حکمت مکتبہ بے بے فن طب عربی نقل کردش بہ اردو از تازی بہ تاریخ و سنہ چون کردم</p>	<p>گوئی سبقت بہرہ زامثالش کس ندیدہ بہرہ و متثالش گشتہ توضیح جملہ اجالش گل حکمت شگفت شد سالش</p>
<p>یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ عیسوی</p>	

صَحِّحْتُمْ نَامَةُ غُلَاطِ اِهْتِمَانِ الْاَبْيَارِ كَقَفَةِ الْاَطْبَارِ مَعَ تَرْجُمَةٍ دُوسَمِي

۴	عنبط	صحیح	۴	عنبط	صحیح	۴	عنبط	صحیح	۴	عنبط	صحیح
۱۵	لایت	لایت	۱۵	لایت	لایت	۱۵	لایت	لایت	۱۵	لایت	لایت
۴	تاج فرشتوں	تاج بادشاہوں	۴	تاج فرشتوں	تاج بادشاہوں	۴	تاج فرشتوں	تاج بادشاہوں	۴	تاج فرشتوں	تاج بادشاہوں
۱۶	اُسکے چہرہ	اُسکے آسمان پر	۱۶	اُسکے چہرہ	اُسکے آسمان پر	۱۶	اُسکے چہرہ	اُسکے آسمان پر	۱۶	اُسکے چہرہ	اُسکے آسمان پر
۱۰	نضارۃ عود	نضارۃ عود	۱۰	نضارۃ عود	نضارۃ عود	۱۰	نضارۃ عود	نضارۃ عود	۱۰	نضارۃ عود	نضارۃ عود
۲	اشعار میں	اشعار میں	۲	اشعار میں	اشعار میں	۲	اشعار میں	اشعار میں	۲	اشعار میں	اشعار میں
۳۰	صاحب کی	صاحب کی	۳۰	صاحب کی	صاحب کی	۳۰	صاحب کی	صاحب کی	۳۰	صاحب کی	صاحب کی
۱۱	بات سکے	بات سکے	۱۱	بات سکے	بات سکے	۱۱	بات سکے	بات سکے	۱۱	بات سکے	بات سکے
۱	الابل	الابل	۱	الابل	الابل	۱	الابل	الابل	۱	الابل	الابل
۳	پاڑہ	بارہ سنگا	۳	پاڑہ	بارہ سنگا	۳	پاڑہ	بارہ سنگا	۳	پاڑہ	بارہ سنگا

نمبر	عسلط	صحیح	نمبر	عسلط	صحیح	نمبر	عسلط	صحیح
۶۰	۱۳	نابہ یعنی ہرنو	۹۱	۱۵	بنایا جاتا ہے	۱۰	۱۹	شیرازی کی
۶۹	۸	کھانسی کے تپ کے بعد	۱۶	۱۴	اقفار	۱۰۳	۱	افخوان
		بعد تپ کا کھانسی کا	۹۶	۲	جیش	۱۱۲	۲	جوزروی
	۱۶	آتی ہے آتی ہے	۷	۷	دادی	۸	۸	ہنگشت
۷۱	۱۲	بابر	۷	۷	ہرلوہ	۷	۷	فونج فلعلمو
۷۲	۱۰	مغص	۸	۸	کرم عتب	۱۰	۱۰	شبث
۷۳	۱۶	کا کمر	۱۰	۱۰	فونج صوبہ	۷	۷	شیخ
۷۶	۴	وقد	۱۱	۱۱	خندروس	۱۳	۱۳	ٹافیا
۷۸	۱۳	لذک	۱۵	۱۵	ملوچ	۱۰۳	۱	افخوان
۷۹	۷	ساپوں	۹۷	۶	وادی	۷	۳	جوزروی
۸۴	۱۱	والکریکین	۷	۷	کیسون	۷	۴	خربل
	۱۴	المکونہ	۱۰	۱۰	خندروس	۷	۶	ہنگشت
۸۵	۱۵	گرنگین	۹۸	۳	باؤ آورو	۷	۷	فونج فلعلمو
۸۶	۲	اشرق	۱۰	۱۰	سوسن	۷	۸	شیخ
۹	۹	من الریق	۱۴	۱۴	حمام	۷	۱۴	قطر
۸۷	۲	شرق	۱۰۰	۸	امیر باریس	۷	۱۵	لوخرہ
۸۹	۴	مثل روئی	۱۰۱	۹	امیر باریس	۷	۷	نہائی ست
۹۰	۷	الحول	۱۴	۱۴	کماہ	۷	۷	فاسی کنگہ

نہا	عناط	صحیح	نہا	عناط	صحیح	نہا	عناط	صحیح	نہا	عناط	صحیح
۱۶	۱۰۳	لنگڑابی	ککڑابی	۲	۱۳۷	مگر جتنگ	مگر قدرے	۱	۱۵۶	اتھری	بیغری
۲	۱۰۹	فکٹا ہوا	ٹھوس			پیر میں نہ تو ایض کام	۱۷	۱۵۷	جہ پھٹ	بھینسی	
۱۲	۱۱۴	طبعیا	طبعیا	۶	۱۳۸	لا یحب	لا یحب	۲	۱۶۰	الجراتی	الجران
۷	۱۱۵	تفقیرہ	تفقیرہ	۷	۱۳۹	ولا یحب	ولا یحب	۷	۱۶۱	ارغیہ و غشہ	ارغیہ و غشہ
۷	۱۱۵	تفقیرہ	تفقیرہ	۸	۱۴۰	والثقل	والثقل	۶	۱۶۲	مالکغین	انکغین
۱۵	۱۱۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۸	۱۴۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۸	۱۶۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۸	۱۱۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۲	۱۴۲	الحماض	الحماض	۹	۱۶۴	الجمارک	الجمارک
۱۴	۱۱۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۳	۱۴۳	خا صکر جو	خا صکر جو	۱۵	۱۶۵	حافره	حافره
۱۳	۱۱۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲	۱۴۴	بھوک بند	بھوک بند	۷	۱۶۶	الصدید	الصدید
۱۳	۱۲۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳	۱۴۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳	۱۶۷	ماسور	ماسور
۱۹	۱۲۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۴	۱۴۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۲	۱۶۸	عصبہ خشک	عصبہ خشک
۱۲	۱۲۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳	۱۴۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۳	۱۶۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۲	۱۲۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۵	۱۴۸	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۵	۱۷۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۱	۱۲۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۲	۱۴۹	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۶	۱۷۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۵	۱۲۵	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۴	۱۵۰	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۸	۱۷۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۹	۱۲۶	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۵	۱۵۱	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۹	۱۷۳	مخرج طبعی	مخرج طبعی
۱۹	۱۲۷	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۲	۱۵۲	مخرج طبعی	مخرج طبعی	۱۰	۱۷۴	مخرج طبعی	مخرج طبعی



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۲	۱۲ فوج انشمار	۱۸۸	۲ فوج انشمار	۱۸۸	۲ فوج انشمار	۱۸۸	۲ فوج انشمار
۱۶۵	۳ جوین روئنگ	۱۸۹	۲ بیش	۱۸۹	۲ بیش	۱۸۹	۲ بیش
۱۶۵	۳ روغن زیت	۱۹۲	۱۰ دشبہ	۱۹۲	۱۰ دشبہ	۱۹۲	۱۰ دشبہ
۱۶۵	۳ میٹ و باربا	۱۹۲	۱۰ لائیت	۱۹۲	۱۰ لائیت	۱۹۲	۱۰ لائیت
۱۶۵	۳ زورور	۱۹۲	۱۰ اکثر الجبر	۱۹۲	۱۰ اکثر الجبر	۱۹۲	۱۰ اکثر الجبر
۱۶۵	۳ کراتابے	۱۹۲	۱۰ الدشبہ	۱۹۲	۱۰ الدشبہ	۱۹۲	۱۰ الدشبہ
۱۶۵	۳ کل جاتا ہے	۱۹۲	۱۰ لائیت علیہا	۱۹۲	۱۰ لائیت علیہا	۱۹۲	۱۰ لائیت علیہا
۱۶۶	۵ بتیعفن	۱۹۲	۱۰ دشبہ	۱۹۲	۱۰ دشبہ	۱۹۲	۱۰ دشبہ
۱۶۸	۲ عدو کثیرا	۱۹۳	۱۴ دشبہ	۱۹۳	۱۴ دشبہ	۱۹۳	۱۴ دشبہ
۱۶۸	۳ ظرف عضلہ	۱۹۴	۶ دشبہ	۱۹۴	۶ دشبہ	۱۹۴	۶ دشبہ
۱۶۸	۹ بفصل	۱۹۵	۵ بفصل	۱۹۵	۵ بفصل	۱۹۵	۵ بفصل
۱۶۹	۸ بکس طانا	۱۹۵	۷ قرظ	۱۹۵	۷ قرظ	۱۹۵	۷ قرظ
۱۶۹	۸ گھل جانا کہا	۱۹۶	۴ یقبل	۱۹۶	۴ یقبل	۱۹۶	۴ یقبل
۱۶۹	۸ کرتے ہیں	۱۹۸	۱۲ متحمل	۱۹۸	۱۲ متحمل	۱۹۸	۱۲ متحمل
۱۸۱	۱۱ مردارنگ	۲۰۰	۹ شعیل	۲۰۰	۹ شعیل	۲۰۰	۹ شعیل
۱۸۱	۱۲	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۱	۱۳ چینی گائی	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۴	۱۳ وقدر سبز	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۵	۱۳ باہر نکلی اور	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۵	۱۳ بعض	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید	۲۰۲	۱۳ تشمید
۱۸۶	۱۴ حاجت پڑے	۲۰۳	۱۴ سبب لخت	۲۰۳	۱۴ سبب لخت	۲۰۳	۱۴ سبب لخت
۱۸۶	۱۴ اور بعض	۲۰۳	۱۴ سبب لخت	۲۰۳	۱۴ سبب لخت	۲۰۳	۱۴ سبب لخت
۱۸۶	۱۴ المستبری	۲۰۳	۱۴ سبب لخت	۲۰۳	۱۴ سبب لخت	۲۰۳	۱۴ سبب لخت

